معاصر کا توضیحی اشاریہ

مرتب
ڈاکٹر محمد نور اسلام

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

معاصر کا توضیحی اشاریہ

ذخیرۂ کتب محمد اقبال مجددی لاہور

مرتب
ڈاکٹر محمد نور اسلام

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری ۔ پٹنہ

Marfat.com

اشاعت ۲۰۰۲ء

قیمت -/۱۰۰ روپے

غیر ممالک کے لیے ۵ ڈالر

طابع وناشر: خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ-۴

Marfat.com

حرفِ آغاز

اردو میں حوالہ جاتی ادب کی بڑی کمی ہے۔ ہمارے دانشوروں اور ادیبوں نے اس جانب بہت ہی کم توجہ مبذول کی ہے۔ اردو داں طبقہ میں ابھی تک نہ تو کتابیات کا صحیح ذوق پیدا ہوا ہے، نہ اشاریہ سازی اور نہ ترتیب متن میں تعلیقات نگاری کا۔ اس کا بنیادی سبب غالبًا یہ ہے کہ اس قسم کے کاموں کو ادبی نوعیت کا کام تصور نہیں کیا جاتا۔ اشاریہ سازی اور کتابیات کو خالص لائبریری سائنس کی ایک شاخ تصور کیا جاتا ہے اور چونکہ اردو داں طبقہ کو علم کتابخانہ سے ابھی تک کوئی خاص مناسبت پیدا نہیں ہوئی ہے، اس لیے اردو میں نہ صرف حوالہ جاتی ادب، بلکہ مجموعی طور پر علم کتابخانہ سے متعلق مواد کا ہی فقدان ہے۔ البتہ گزشتہ چند برسوں سے صورت حال میں کچھ بہتری کے آثار نظر آرہے ہیں۔ یہ ایک خوش آئند اور صحت مند رجحان ہے ادھر دیکھنے میں آرہا ہے کہ ہمارے مصنفین اس جانب بھی توجہ کررہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں چند اہم شخصیات سے متعلق کتابیات اور ادبی رسایل کے اشاریے مرتب شکل میں منظر عام پر آگئے ہیں۔ شخصیات میں مرزا غالب، سرسید احمد خاں، علامہ اقبال، مولانا حالی، ڈپٹی نذیر احمد، علامہ شبلی نعمانی، مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا عبدالسلام ندوی، مولانا ابوالکلام آزاد، ڈاکٹر ذاکر حسین وغیرہ سے متعلق کتابیات شایع ہوکر قبول عام حاصل کرچکی ہیں۔ اسی طرح سرسید کے رسالے تہذیب الاخلاق، مولانا ابوالکلام آزاد کے الہلال، مولوی عبدالحق کے سہ ماہی اردو، مولانا حسرت موہانی کے اردوے معلی، مولانا عبدالماجد دریابادی کے 'سچ'، مالک رام صاحب کے سہ ماہی تحریر، سہ ماہی صحیفہ لاہور، ماہنامہ آج کل دہلی اور ماہنامہ ایوان اردو، دہلی جیسے اہم رسالوں کے اشاریے بھی شایع ہوگئے ہیں۔ لیکن ان میں سے بیشتر لائبریری سائنس کے اصول وقواعد پر پورے نہیں اترتے۔

خوشی کی بات ہے کہ ہمارے دوست اور بہار کی معروف علمی شخصیت ڈاکٹر نوراسلام نے پٹنہ کے انتہائی اہم رسالے معاصر (ماہنامہ) کے مندرجات ومشمولات کا اشاریہ تیار کیا ہے جسے خدابخش لائبریری شایع کرنے کا فخر حاصل کررہی ہے۔ معاصر اب سے باسٹھ سال قبل

Marfat.com

نومبر ۱۹۴۰ء میں جاری ہوا تھا۔ یہ اصلاً دائرۂ ادب پٹنہ کا ترجمان تھا۔ اس میں اعلیٰ معیار کے ادبی، تحقیقی اور تنقیدی مضامین شائع ہوتے تھے۔ اس کے معیار کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کے مدیروں میں ڈاکٹر عظیم الدین احمد، پروفیسر کلیم الدین احمد اور پروفیسر عبدالمنان بیدل جیسی بلند پایہ ادبی شخصیات رہی ہیں۔ پروفیسر بیدل کی وفات (دسمبر ۱۹۸۳ء) کے بعد یہ رسالہ بند ہوگیا۔ اب اس کے شمارے عام طور پر دستیاب نہیں ہیں۔ خدا بخش لائبریری اور مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ میں اس کے بیشتر شمارے اب تک محفوظ ہیں۔ ڈاکٹر نوراسلام نے ان کی مدد سے یہ اشاریہ تیار کیا ہے جو ہر لحاظ سے مکمل اور جامع ہے۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ فاضل مرتب لائبریری سائنس کے طالب علم کبھی نہیں رہے، اس کے باوجود اس کی ترتیب وتہذیب میں انہوں نے اس کے اصول وقواعد کو پوری طرح ملحوظ رکھا ہے جس سے اردو کے اشاریاتی ادب میں اسے ایک منفرد مقام حاصل ہوگیا ہے۔ توقع ہے کہ خدا بخش لائبریری کی دیگر مطبوعات کی طرح اسے بھی حسن قبول حاصل ہوگا اور ہمارے محققین اس سے کما حقہ استفادہ کریں گے۔

محمد ضیاء الدین انصاری
ڈائرکٹر

Marfat.com

فہرست

مقدمہ		۱
اشاریہ-۱	موضوع وار	۲۵
اشاریہ-۲	مصنف وار	۱۷۳

Marfat.com

مصنف کا مختصر تعارف

نام	ڈاکٹر محمد نور اسلام (علیگ)
والد کا نام	الحاج ولی محمد (مرحوم)
تاریخ پیدائش	۳ر اگست ۱۹۶۴ء
مستقل پتہ	حاجی مارکیٹ سمری، کنسی سمری، دربھنگہ-847106
فون	06247-22209, 22281
موجودہ پتہ	کیر آف: جی۔ایم۔خالد
	نزد اربند پریس، راجہ بازار، پٹنہ-۸۰۰۰۱۴
فون	0612 - 282470
تعلیمی صلاحیت	۱۔ایم۔اے۔اردو، علی گڑھ، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ
	۲۔ایم۔اے۔سماجیات، ایل۔این۔ایم۔یو
	۳۔ایم۔فل۔علی گڑھ، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ
	۴۔پی۔ایچ ڈی، علی گڑھ، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ
	۵۔ادیب کامل، جامعہ اردو علی گڑھ
موجودہ مشغلہ	انسپکٹر آف مدارس۔(آل بہار)، بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ
	۸ر بی، شری کرشنا پوری، پٹنہ
مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابیں	۱۔دفتر مدرسہ بورڈ کے زیر اہتمام سمینار پر مشتمل "مجلّہ" کی اشاعت
	۲۔قاضی عبدالودود کی علمی اور ادبی خدمات
	۳۔'معاصر' کے اہم قلم کاروں کا مختصر تعارف
	۴۔مدارس ملحقہ کے نظم وضبط کے اجزائے ترکیبی
	۵۔'معاصر' کا توضیحی اشاریہ
	۶۔متعدد مقالات، مضامین مختلف رسائل میں شائع ہو چکے ہیں۔

Marfat.com

مقدمہ

صوبۂ بہار ہمیشہ سے علم وعرفان کا گہوارہ رہا ہے۔ ٹکسلا اور نالندہ کی تعلیم گاہیں قدیم ہندوستان کی تعلیمی اور علمی فضا پر آفتاب اور ماہتاب بن کر چمکتی رہیں۔ سیکڑوں سال گذر جانے کے بعد آج ان کے کارنامے قصۂ پارینہ بن گئے ہیں لیکن ہندوستان کے عام تعلیمی اور تدریسی ماحول پر ان کے اثرات نمایاں طور پر محسوس کیے جاسکتے ہیں۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستان کی سیاسی، سماجی، ادبی، مذہبی اور تعلیمی تاریخ میں صوبۂ بہار کو انفرادی اور نمایاں حیثیت حاصل رہی ہے۔ اس سرزمین سے ایسے اعلیٰ دانشور، مذہبی پیشوا، صوفیا، مصلح، شاعر، ادیب، محقق، اور ناقدین ادب پیدا ہوئے، جو نہ صرف فخر بہار تھے، بلکہ صحیح معنی میں فخر ہندوستان ہونے کا شرف رکھتے تھے۔ انھوں نے ملک کی عام فضا کو اپنے وجود سے منور اور اپنے افکار وافعال کی عطر بیزیوں سے معطر کیا۔ ان کے کارہائے نمایاں ہر زمانے میں لوگوں کے لیے مشعل ہدایت بنے رہے۔ ان کے فیوض وبرکات کے چشمے ہر طبقہ اور ہر مسلک کے افراد کے لیے جاری وساری رہے جن سے بلاامتیاز مذہب وملت تمام تشنگان حق مستفید ومستفیض ہوتے رہے۔

سرزمین بہار سے سیکڑوں دانشور اور ہزاروں صوفیاء پیدا ہوئے۔ ان کی مساعی سے جہاں عوام میں اصلاح وتبلیغ کے کام کو وسعت ملی، وہیں زبان وادب کی ترویج وترقی ہوئی۔ ہندوستان کے مختلف گوشوں سے علماء اور صوفیہ اس خطہ میں تشریف لائے اور اسے اپنی اصلاحی اور تجدیدی کاوشوں کا مرکز بنایا۔ اسی طرح ایسے لاتعداد صوفیہ اور علماء ہیں جو اسی خاک سے پیدا ہوئے اور یہیں رشد وہدایت کا سلسلہ شروع کیا اور یہیں جاری رکھا اور بالآخر یہیں آسودہ خواب ہوئے۔ یہ حضرات عربی اور فارسی کے عالم وفاضل تھے۔ عام طور پر فارسی زبان میں اظہار خیال فرماتے لیکن جب عوام سے تخاطب کرتے تو اپنے ارشادات کو سہل اور عام فہم بنانے کی غرض سے مقامی الفاظ کا استعمال کثرت سے کرتے۔ اس طرح بہار میں رفتہ رفتہ مشترکہ بہاری ریختہ اور پھر کھڑی بولی ریختہ کی بنیاد پڑی۔ ان ہی بولیوں نے معیاری اردو کی ابتدا اور ترقی میں بنیادی کردار ادا کیا۔ اردو کی ترویج وترقی میں مسلمانوں کے شانہ بہ شانہ غیر مسلم حضرات نے بھی اہم رول ادا کیا۔ ان حضرات کی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں۔

ہندوستان کے دیگر علاقوں، بالخصوص شمالی ہند دہلی اور لکھنؤ جیسے ادبی اور سیاسی مراکز کی

Marfat.com

مانند بہار کے ادب اور معاشرے پر ایرانی اثرات نمایاں تھے۔ اسی طرح اردو زبان و ادب پر بھی فارسی کے اثرات بہت غالب رہے۔ اس میں ملک کے سیاسی، سماجی نیز فارسی اور اردو کے لسانی روابط جیسے عوامل تو کارفرما تھے ہی، ایک اہم سبب یہ بھی تھا کہ فارسی شعرا صوبۂ بہار کی ادبی فضا پر چھائے ہوئے تھے۔ ان میں مقامی شعرا کے علاوہ ایک معتد بہ تعداد اُن شعرا کی بھی تھی جو ایران سے ہندوستان آئے تھے اور بہار کے مختلف علاقوں میں بود و باش اختیار کر لی تھی۔ ان شعرا میں حکیم عارف، مولانا نادم گیلانی، مولانا محمد معزالدین یزدی، مولانا عبدالشکور، مرزا قاسم امامی، میر یحیٰی قسمی، میر قاسم وغیرہم جیسی نادر روزگار شخصیات اور بلند پایہ شاعر بھی تھے جن کا علم و فضل و شاعرانہ کمال منتہائے کمال کو پہنچا ہوا تھا۔ اور جنہوں نے مسلسل کئی نسلوں کو اپنے تبحر علمی سے متاثر کیا تھا۔ ان ہی حضرات کے اثر سے بہار کا ادب فارسی ادب سے مغلوب رہا۔ مرزا محمد صادق اصفہانی جو ۱۰۲۹ھ/ ۱۶۲۰ء میں پٹنہ آیا اور چار سال قیام کر کے ۱۰۳۳ھ/ ۱۶۲۴ء میں واپس ہوا، اُس نے اپنی تالیف صبح صادق میں اپنے مشاہدات قلم بند کیے ہیں۔ اس نے یہاں کی ادبی اور معاشرتی ماحول کا جائزہ لیتے ہوئے لکھا ہے کہ یہاں کی ادبی فضا پر فارسی شعرا چھائے ہوئے ہیں اور ایرانی شعراء نے تو پٹنہ کو رشک ایران بنا دیا تھا۔

بہار میں اردو زبان و ادب نے سترہویں صدی کے نصف آخر سے ہی واضح شکل اختیار کرنی شروع کر دی تھی۔ اس طرح بہار نے اپنے لسانی رشتے کو ابتدا ہی سے ہندوستان کے بقیہ علاقوں سے استوار رکھا ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے اہم کتاب فقہ ہندی ہے جو ۱۰۷۵ھ/ ۱۶۶۵ء کی تصنیف ہے۔ اس میں فقہی مسائل کو نظم میں پیش کیا گیا ہے۔ کتاب کے آخر میں اس کے نام اور تاریخ تصنیف کی وضاحت ان الفاظ میں کی گئی ہے:

فقہ ہندی کوں موموناں کرو زباں پر یاد — مسائل آویں دین کے کبھو نہ ہوئے فساد
سنہ ہزار پچھتر بیچ ماہ رمضاں تمام — اورنگ شاہ کے دور میں نسخہ ہوا تمام

اس سلسلہ میں اردو کے مشہور محقق اور ناقد ڈاکٹر اختر اورینوی مرحوم کا فرمانا ہے:

”میں اپنی تازہ ترین تحقیقات کی بنا پر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ عہد اورنگ زیب عالمگیر (۱۰۶۸ھ/ ۱۶۵۸ء تا ۱۱۱۹ھ/ ۱۷۰۷ء) کے اختتام تک شمالی ہند میں لسانی یکسانی پھیل رہی تھی۔ اور اس کا اثر دکن اور گجرات پر بھی نمایاں طور سے پڑنے لگا تھا۔ اس امر میں ایک مذہبی کتاب، فقہ ہندی، کے چند نسخوں کی گواہی

Marfat.com

بہت اہمیت رکھتی ہے۔ ۱۳؍فروری ۱۹۵۴ء کو مجھے نقہ ہندی کے دو نسخے شاہ مجتبیٰ حسین صاحب، کے خاندانی کتب خانہ واقع بہار شریف ضلع پٹنہ میں ملے...میں اس نتیجہ پر پہنچتا ہوں کہ نقہ ہندی کے دونوں مذکورہ نسخے کسی قدیم تر بہاری نسخے سے منقول ہیں کیونکہ مثنوی کے ان نسخوں کی زبان پر بہاریت کا صاف اثر ہے۔ مثنوی نقہ ہندی عہد عالمگیر کی تصنیف ہے''(۱)۔

اسی سلسلہ کی ایک اور اہم کڑی 'آخرت نامہ' ہے۔ گجراتی میں اس کا نام 'آخرت گت ہے۔ یہ دراصل اس کا تاریخی نام ہے جس سے ۱۲۲۲ برآمد ہوتے ہیں۔ یہ ایک مذہبی مثنوی ہے جس کے مصنف ملا محمد رمضان ہیں جیسا کہ اس کے تاریخی نام سے ظاہر ہے یہ ۱۲۲۲ھ/۱۸۰۷ء کی تصنیف ہے اور بقول پروفیسر اختر اورینوی'' اس سے پتہ چلتا ہے کہ وسط تیرہویں صدی ہجری تک ادبی ولسانی لحاظ سے ہریانہ سے لے کر صوبہ بہار تک ایک وسیع دائرہ قائم ہو چکا تھا''(۲)۔

جہاں تک اردو زبان وادب کا تعلق ہے صوبہ بہار بلا شبہ ہندوستان کے دیگر علاقوں کے ہم دوش رہا ہے۔لیکن جہاں تک اردو صحافت کا تعلق ہے اس میں یہ صوبہ قدرے پیچھے رہا ہے۔ یہاں صحافت کی ابتدا کافی تاخیر سے ہوئی۔ ہندوستان میں صحافت کا آغاز صوبۂ بنگال سے ہوتا ہے۔ایسٹ انڈیا کمپنی کے ایک باغی ملازم جیمس آگسٹس ہکی (James August Hicky) نے ۲۹؍جنوری ۱۷۸۰ء کو ہکیز بنگال گزٹ یا کلکتہ ایڈورڈ ٹائزر کے نام سے چار صفحات پر مشتمل ایک انگریزی اخبار جاری کیا۔اس کا بنیادی مقصد ایسٹ انڈیا کمپنی کے افسران کے خلاف زہر اگلنا تھا اس لیے جلد ہی یہ عتاب کا شکار ہو گیا اور مارچ ۱۷۸۲ء میں بحق سرکار کمپنی بہادر ضبط کر لیا گیا۔

اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی انڈیا گزٹ (India Gazette) ہے جو نومبر ۱۷۸۰ء کو جاری ہوا۔ یہ بھی ہفت روزہ تھا اور اسے ہکیز بنگال گزٹ کا حریف سمجھا جاتا تھا۔اس کا بنیادی سبب یہ تھا کہ یہ ایسٹ انڈیا کمپنی کا وفادار تھا اور اس کی پالیسیوں کی پُرزور حمایت کرتا تھا۔

ہندوستانی صحافت کی طرح اردو صحافت میں بھی بنگال ہی کو اولیت کا شرف حاصل ہے۔چنانچہ جدید ترین تحقیق کے مطابق اردو کا سب سے پہلا اخبار'' جام جہاں نما' ہے جو ۲۷؍مارچ ۱۸۲۲ء کو کلکتہ سے جاری ہوا تھا۔اس کا دو تہائی حصہ فارسی میں اور ایک تہائی اردو زبان ہوتا تھا۔ڈاکٹر نادر علی خاں نے اس کی اولیت سے بحث کرتے ہوئے اپنے تحقیقی مقالے اردو صحافت کی تاریخ (۱۸۲۲۔۵۷ء) میں لکھا ہے:

Marfat.com

''عرصہ دراز تک اردو ادب، بالخصوص اردو صحافت کے محققین آزاد مرحوم کے اس دعوے کو بے چون و چرا تسلیم کرتے رہے کہ اردو زبان کا پہلا اخبار موصوف کے والد مولوی محمد باقر نے ۱۸۳۶ء میں دہلی سے جاری کیا تھا۔ لیکن دور جدید کے انکشافات سے معلوم ہوتا ہے کہ اردو کا سب سے پہلا اخبار 'جام جہاں نما' ہے جو ۲۷ / مارچ ۱۸۲۲ء کو کلکتے سے جاری کیا گیا تھا۔ یہ منشی سدا سکھ مرزا پوری کی ادارت میں جو پہلے ساچار چندریکا سے منسلک رہ چکے تھے، ولیم ہوپ کنس پیرس (۳) کے مطبع مشن پریس میں طبع ہو کر ہری ہردت کے اہتمام سے شائع ہوتا تھا۔ یہ ہفتہ وار اخبار تھا جو ابتداء میں ۸×۱۱ انچ تقطیع کے چھ صفحات پر طبع ہوتا تھا۔ ہر صفحہ پر دو کالم اور ہر کالم میں عموماً ۲۲ سطریں ہوتی تھیں''۔ (۴)

اس کا چونکہ زیادہ تر حصہ فارسی زبان میں ہوتا تھا اس لیے اسے فارسی کا ہی اخبار تسلیم کیا جاتا تھا۔ اس طرح مولانا محمد حسین آزاد کا یہ دعویٰ کہ اردو کا سب سے پہلا اخبار ان کے والد مولوی محمد باقر نے جاری کیا بڑی حد تک صداقت پر مبنی نظر آتا ہے۔ مولوی صاحب نے ۱۸۳۷ء میں دہلی اردو اخبار، جاری کیا۔ یہ ہفتہ وار اخبار تھا۔ اس کو اردو کا اولین مکمل جریدہ بجا طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کی ایک اہم خصوصیت یہ تھی کہ اس کے ہر شمارہ میں بادشاہ کی غزل لازماً شائع ہوتی تھی۔ ابتداء میں اس کا نام دہلی اخبار تھا، لیکن ۱۰/ مئی ۱۸۴۰ء کی اشاعت سے اس کا نام 'دہلی اردو اخبار، ہو گیا۔

مولوی محمد باقر کے والد مولوی محمد اکبر نے بھی 'مظہر الحق' نام سے ایک اردو اخبار جاری کیا تھا۔ یہ اگست ۱۸۴۳ء کو منظر عام پر آیا۔ اس کی حیثیت صرف اثناء عشری برادری کے ترجمان کی تھی۔ اسی لیے اس کی اشاعت بہت محدود رہی۔ ۱۸۵۰ء میں یہ بند ہو گیا۔

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستان کے مختلف حصوں میں اردو صحافت کا آغاز انیسویں صدی کے ربع اول تک ہو گیا تھا اور جلد ہی اس نے ترقی کے مدارج طے کر لیے تھے۔ لیکن بہار میں یہ لہر کافی تاخیر سے پہنچی۔ انیسویں صدی کے نصف اول تک یہاں کسی اخبار یا رسالہ کا پتہ نہیں چلتا۔ اب تک کی تحقیقات کے بموجب بہار کا اولین اخبار 'نور الانوار' ہے جو آرہ سے ۱۸۵۳ء میں جاری ہوا تھا۔ اس کے منتظم سید خورشید احمد اور مالک محمد ہاشم تھے یہ ہفت روزہ تھا اور اپنے زمانے میں اسے کافی مقبولیت حاصل ہوئی۔

انقلاب ۱۸۵۷ء سے قبل یہ صوبہ بہار کا واحد اخبار ہے 'نور الانوار' کی اشاعت کے بعد

Marfat.com

بارہ سال تک کسی اور رسالے کا پتہ نہیں چلتا۔اس طرح اردو صحافت بہار میں تعطل کا شکار رہی۔یہ تعطل ۱۸۶۵ء میں ٹوٹا جب ۱۵ر ستمبر ۱۸۶۵ء کو مظفر پور سے پندرہ روزہ 'اخبار الاخیار' جاری ہوا۔ بنیادی طور پر یہ سرسید احمد خاں (۱۸۱۷۔۱۸۹۸) کی قائم کردہ سائنٹیفک سوسائٹی (Scientific Society) کی بہار شاخ کا ترجمان تھا۔اسی لیے ادبیات سے زیادہ تعلیم کی طرف اس کا رجحان زیادہ تھا۔اس میں کالجوں اور دیگر تعلیمی اداروں کے جلسوں وغیرہ کی روئدادیں بھی خاص اہتمام سے شائع ہوتی تھیں۔ان کے علاوہ تاریخی مضامین بھی شامل اشاعت ہوتے۔

'اخبار الاخیار' کی اشاعت بہار میں اردو صحافت کے لیے بڑی مبارک اور مسعود ثابت ہوئی۔اس کے بعد وہاں اردو رسائل اور اخبارات کی اشاعت عام ہوئی اور جلد ہی مطلع صحافت پر متعدد رسائل نمودار ہو گئے۔انیسویں صدی کے اختتام تک کافی تعداد میں اعلیٰ اور معیاری رسالے جاری ہو گئے۔ان میں حسب ذیل خصوصیت سے قابل ذکر ہیں:

۱۔ اخبار الاخیار (پندرہ روزہ)۔مظفر پور سے ۱۵ر ستمبر ۱۸۶۵ء کو جاری ہوا۔بابو اجودھیا پرساد اس کے ایڈیٹر تھے۔اس کا تذکرہ سطور بالا میں گذر چکا ہے۔

۲۔ عظیم الاخبار (دو ماہی)۔پٹنہ سے ۱۸۶۷ء میں جاری ہوا۔

۳۔ نادر الاخبار (ہفت روزہ) ۱۸۷۲ء میں نکلا۔یہ مونگیر سے ہر چہار شنبہ کو شائع ہوتا تھا۔اس کے مالک منشی رام پرشاد تھے۔یہ شاعری کا اچھا ذوق رکھتے تھے۔خود شاعر تھے اور شاد تخلص کرتے تھے اور شاہ نصیر کے شاگرد تھے۔

۴۔ دینی بہار (روزنامہ)۔یہ آرہ سے ۱۸۷۶ء میں جاری ہوا۔

۵۔ انیس بہار (روزنامہ)۔یہ پٹنہ سے ۱۸۷۶ء میں جاری ہوا۔اس کے مالک سید اصغر علی اور مہتمم سید فضل علی تھے۔

۶۔ مجمع الفوائد (ہفت روزہ) یہ مونگیر سے کیم جولائی ۱۸۷۶ء کو جاری ہوا۔اس کی حیثیت نادر الاخلاق کے ضمیمہ کی تھی۔

۷۔ قاصد (ہفت روزہ) یہ ۲/۶/۱۸۷۶ء کو پٹنہ سے جاری ہوا۔ہر شنبہ کو شائع ہوتا تھا۔پٹنہ کے آنریری مجسٹریٹ راؤ امراؤ سنگھ اس کے مالک تھے۔

۸۔ بہار پنچ (ہفت روزہ) یہ ۲۶ر نومبر ۱۸۷۶ء کو پٹنہ سے جاری ہوا۔ہر جمعہ کو شائع ہوتا تھا۔محمد اکبر خان اس کے مالک اور نور علی شیدا مہتمم تھے۔

Marfat.com

۹۔ نسیم سحر (ہفت روزہ)۔ یہ پٹنہ سے جنوری ۱۸۷۷ء کو جاری ہوا۔ ہر جمعہ کو شائع ہوتا تھا۔ اس کے مدیر اردو کے مایۂ ناز اور سرزمین بہار کے عظیم ترین شاعر خان بہادر علی محمد شاد عظیم آبادی (۱۸۴۶۔۱۹۲۷) تھے۔

۱۰۔ مجموعہ نظائر ہند (ماہنامہ)۔ یہ قانونی رسالہ ۳۰ رجنوری ۱۸۷۸ء کو قصبہ صاحب گنج (ضلع گیا) سے جاری ہوا۔

۱۱۔ مشیر بہار (پٹنہ)۔ ہفت روزہ۔ یہ ۷ رجنوری ۱۸۸۰ء کو جاری ہوا۔ ہر پنج شنبہ کو شائع ہوتا تھا۔ اور اردو و ہندی دونوں زبانوں میں طبع ہوتا تھا۔

۱۲۔ صبح وطن (ہفت روزہ)۔ یہ یکم جون ۱۸۸۱ء کو پٹنہ سے جاری ہوا۔ ہر دوشنبہ کو شائع ہوتا تھا۔

۱۳۔ انڈین کرانیکل (سہ روزہ)۔ یہ یکم جولائی ۱۸۸۱ء کو محلہ باقر گنج پٹنہ سے جاری ہوا۔ یہ ہر شنبہ اور چہار شنبہ کو شائع ہوتا تھا۔ لیکن جلد ہی۔ یہ ہفت روزہ ہو گیا۔ اس کے ایڈیٹر منشی رحمت اللہ اور مہتمم بابو شمبر سنگھ تھے۔

۱۴۔ مہر منور (پندرہ روزہ)۔ یہ مظفر پور سے ۱۰ رجون ۱۸۸۴ء کو جاری ہوا۔

۱۵۔ الپنچ (ہفت روزہ) یہ ۵ رفروری ۱۸۸۵ء کو بانکی پور پٹنہ سے جاری ہوا۔ ہر پنج شنبہ کو شائع ہوتا تھا۔ اس پر طنز و مزاح کا رنگ غالب تھا۔ یہ منشی نول کشور کے مشہور زمانہ اخبار اودھ پنچ کے طرز پر شائع ہوتا تھا۔ ہم عصر پرچوں سے اس کے معرکے رہتے تھے۔

۱۶۔ نور الاسلام (ماہنامہ) یہ جولائی ۱۸۸۵ء کو پٹنہ سے جاری ہوا۔

۱۷۔ صدق (پندرہ روزہ) یہ ۱۴ جولائی ۱۸۸۵ء کو بہار شریف، محلہ خانقاہ ضلع پٹنہ سے جاری ہوا۔ بعد میں اس کا نام بوقلمونِ صدق ہو گیا۔

۱۸۔ نالۂ عشاق (ماہنامہ) یہ ۱۸۸۵ء میں جاری ہوا۔ نام کی مناسبت سے اس کے سرورق پر حسب ذیل شعر درج ہوتا تھا:

فریاد کی کوئی لے نہیں ہے
نالہ پابند نے نہیں ہے

۱۹۔ تحفۂ حنفیہ (ماہنامہ)۔ یہ پٹنہ سے ۱۸۸۷ء میں جاری ہوا۔ اس پر مذہبی رنگ غالب تھا۔

۲۰۔ انیس (ہفت روزہ)۔ یہ ۶ راگست ۱۸۸۷ء کو پٹنہ سے جاری ہوا۔ ہر شنبہ کو شائع ہوتا تھا۔

۲۱۔ الہادی (ماہنامہ) یہ انجمن اسلامیہ بانکی پور پٹنہ کا ترجمان تھا۔ ۱۸۹۶ء میں جاری ہوا۔

Marfat.com

۲۲۔ اصلاح (ماہنامہ)۔ یہ پٹنہ سے ۱۸۹۷ء میں جاری ہوا۔ اس پر سال اشاعت ہجری میں درج ہوتا تھا۔ ماہنامہ الہادی کی طرح یہ بھی بنیادی طور پر مذہبی رسالہ تھا۔

اس طرح بہار میں اردو صحافت نے کافی تیزی سے ارتقائی منازل طے کیے۔ ترقی کی یہی رفتار بیسویں صدی میں بھی جاری رہی۔ اب اس میں پختگی اور معیار میں بلندی بھی آ گئی۔ چنانچہ اس دور میں جو رسائل جاری ہوئے وہ ہندوستان کے کسی بھی رسالے سے معیار میں کم تر نہیں ہیں۔ انھیں ہم فخر کے ساتھ دوسرے رسالوں کے مقابلے پر رکھ سکتے ہیں۔ ان میں چند تو اس معیار کے ہیں کہ اُن کے ہم پلہ مشکل سے نکلیں گے۔ مثال کے طور پر 'ماہنامہ ندیم' گیا، جو ۱۹۳۱ء سے نکلنا شروع ہوا تھا۔ اور ۱۹۴۵ء تک نکلتا رہا۔ اگر چہ اس کی مدت اشاعت کچھ بہت زیادہ نہیں ہے۔ تاہم ادبی معیار کے لحاظ سے یہ بہت بلند ہے۔ دوسرا رسالہ 'معیار' ہے جسے ۱۹۳۶ء میں قاضی عبدالودود نے جاری کیا تھا۔ یہ ادبی اور تحقیقی رسالہ تھا۔ بنیادی طور پر یہ ادارۂ تحقیقات اردو پٹنہ کا ترجمان تھا۔ اس کے معیار کا اندازہ لگانے کے لیے اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ یہ قاضی عبدالودود کی نگرانی میں شائع ہوتا تھا۔ اسی ادارے سے ایک اور رسالہ 'تحقیق' بھی جاری ہوا۔ اس کو بھی قاضی صاحب کی ہی سرپرستی حاصل رہی۔

بہار سے شائع ہونے والے دیگر رسائل میں ماہنامہ 'صبح' بھی اپنے معیار کے لحاظ سے بہت اہم ثابت ہوا۔ اس نے ۱۹۵۹ء میں 'بہار نمبر' شائع کیا جس کی ادبی حلقوں میں بہت پذیرائی ہوئی۔ اسی طرح 'سہ ماہی کارواں' (سنتھال پرگنہ صاحب گنج) 'ماہنامہ نئی کرن'، دربھنگہ (۱۹۴۸) اور 'نئی کرن' (پٹنہ) کو بھی بہار کی اردو صحافت کی تاریخ میں اہم مقام حاصل ہے۔

موجودہ زمانے میں جو چند رسالے اعلیٰ معیار کو برقرار رکھتے ہوئے پابندی اوقات سے شائع ہو رہے ہیں ان میں 'سہیل' (گیا) 'آہنگ' (گیا) 'مریخ' (پٹنہ) اور 'زبان وادب' (پٹنہ) سرفہرست ہیں۔ یہ تقریباً مختلف نظریات کے ترجمان ہیں۔ ان میں 'ماہنامہ سہیل' ترقی پسند تحریک کی ترجمانی کرتا ہے۔ کلام حیدری صاحب کی ادارت میں نکلنے والا ماہنامہ 'آہنگ' جدید اردو ادب کا علم بردار ہے۔ یہ 'پروفیسر احتشام حسین' مرحوم اور 'اردو فکشن' پر دو خاص نمبر شائع کر چکا ہے۔ اردو کے مشہور ناقد اور انگریزی کے پروفیسر ڈاکٹر عبدالمغنی پٹنہ سے ماہنامہ 'مریخ' نکال رہے ہیں۔ یہ جدیدیت اور ترقی پسند تحریک جیسی دو متضاد لیکن طاقت ور تحریکوں کے درمیان غیر جانبدار رہ کر اردو ادب میں تیسری دنیا کے افکار کو فروغ دیتا ہے۔ عبدالمغنی صاحب کی تنقید پر مذہبی رنگ غالب ہے۔ مریخ میں شائع ہونے والے مضامین میں بھی یہی رنگ نمایاں نظر آتا ہے۔ سہ ماہی 'زبان وادب' پٹنہ

Marfat.com

بہار اردو اکیڈمی کا آرگن ہے۔

صوبہ بہار کے ادبی افق سے ۱۹۴۰ء میں 'معاصر' کے عنوان سے ایک اور ستارہ طلوع ہوا جو دیکھتے ہی دیکھتے انتہائی روشن اور تابناک بن گیا۔ غالباً بہار میں فلک صحافت پر نمودار ہونے والے کہکشاں میں سب سے زیادہ درخشاں ستارہ، معاصر ہی ہے۔ ادبی حیثیت سے اس کی داستان بڑی اہم ہے اس لیے اس کا تذکرہ تفصیل کا متقاضی ہے۔

۱۹۴۰ء کے اواسط میں چند ادبی شخصیتوں نے، جن میں پٹنہ کالج اور پٹنہ سائنس کالج کے اساتذہ بھی شامل تھے، 'دائرہ ادب' کے نام سے ایک علمی ادارہ قائم کیا۔ اس کی نشست ہر ماہ پابندی سے ہوتی تھی۔ ان ہی حضرات نے اس ادارہ کی جانب سے ایک ادبی رسالہ جاری کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ نومبر ۱۹۴۰ء کو اس کے ترجمان کی حیثیت سے ماہنامہ 'معاصر' جاری ہوا۔ ڈاکٹر عظیم الدین احمد اس کے مدیر مقرر ہوئے۔ پہلا شمارہ ستر (۷۰) صفحات پر مشتمل تھا۔ اور مجموعی طور پر بارہ مضامین تھے۔ مضمون نگاروں میں عظیم الدین احمد، کلیم الدین احمد، حافظ شمس الدین احمد اور پروفیسر اختر اورینوی شامل تھے۔

اغراض و مقاصد:

معاصر بنیادی طور پر تحقیقی اور تنقیدی پرچہ ہے۔ بہار کے ادبی ورثے کی بازیافت اس کے مقاصد میں شامل تھی۔ اسی لیے اس کے ہر شمارے میں بہار کے گمنام شعرا اور اُدباء کے رشحات اور ان سے متعلق مضامین لازماً شائع ہوتے۔ اس کے علاوہ اہم مخطوطات کے تعارف پر بھی خصوصی دھیان دیا جاتا۔ اسی کے ساتھ دیگر موضوعات اور ادب کی دوسری اصناف کے لیے بھی اس نے اپنے دروازے کبھی بند نہیں کیے۔ چنانچہ غزل، مثنوی، قصیدہ، اور تنظیم جیسی اصناف سخن کے دوش بہ دوش ناول اور افسانے بھی پابندی سے شائع ہوتے۔ ۱۹۵۱ء سے اس کے مقاصد میں تبدیلی اور وسعت عمل میں آئی۔ اب ان اغراض و مقاصد کی ایک واضح اور متعین شکل نکل کر سامنے آئی۔ ان مقاصد کی توضیح ان الفاظ میں کی گئی۔

۱۔ اردو ے معیاری تنقیدی مقالوں کی اشاعت۔
۲۔ اردو کے معیاری تحقیقی مضامین کی اشاعت۔
۳۔ اردو کے غیر مطبوعہ اہم مخطوطات کی اشاعت۔

Marfat.com

۴۔ اردو کے مختلف علمی اورادبی مسایل پر بحث وتمحیص۔

۵۔ اردو کے ایسے مقالوں کی اشاعت جن کا تعلق سماجی، ثقافتی اور تہذیبی مسایل سے ہے۔

اگر ہم معاصر کے مندرجات کا بالاستیعاب ومطالعہ کریں تو محسوس ہوگا کہ یہ اپنے مقاصد میں بڑی حد تک کامیاب رہا۔ یہ اس کی خوش نصیبی تھی کہ شروع سے ہی اسے عظیم الدین احمد، کلیم الدین احمد، قاضی عبدالودود، سید حسن عسکری، عطا کاکوی پروفیسر اختر اورینوی اور ڈاکٹر محمد محسن جیسی نابغۂ روزگار شخصیتوں کی سرپرستی حاصل رہی جنھوں نے اس کے ادبی، تحقیقی اور تنقیدی معیار کو بلند کرنے میں تاریخ ساز کردار ادا کیا۔

معاصر کے مدیر:

معاصر۔ پٹنہ کے سب سے پہلے مدیر ڈاکٹر عظیم الدین احمد تھے۔ آپ نومبر ۱۹۴۰ء سے مئی ۱۹۴۹ء تک اس کی ادارت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ۱۹ مئی ۱۹۴۹ء کو آپ کا انتقال ہوا۔ لیکن جون اور جولائی کے شماروں پر بھی بحیثیت مدیر آپ کا ہی نام درج ہے۔ اس کے بعد عنانِ ادارت ڈاکٹر عبدالمنان بیدل نے سنبھالی۔ اس کی اطلاع جولائی ۱۹۴۹ء کے شمارے میں ان الفاظ میں دی گئی:

> ''اول میں ادارت کے فرائض حضرت علامہ عظیم الدین احمد ہی پورا کرتے رہے۔ دور ثانی کو بھی یہ سعادت نصیب ہوئی کہ اس کا آغاز مرحوم کی ادارت سے ہی ہوا۔ دوسرے نمبر سے ادارت حضرت عبدالمنان بیدل عظیم آبادی نے سنبھالی ہے۔ آپ اردو کے جلیل القدر شاعر ہیں۔ مومن دہلوی، شاد عظیم آبادی اور حسرت موہانی کی روایات شاعری کے حامل۔ آپ اُسی دبستان فکر وخیال کے استاد ہیں جس نے عظیم آباد کو عظیم آباد بنایا... ہمیں توقع ہے کہ اہل فکر حضرات جناب بیدل عظیم آبادی سے تعاون کریں گے''۔

بیدل عظیم آبادی کی مدت ادارت کافی طویل رہی۔ ۱۹۷۲ء میں آپ نے انتقال فرمایا۔ اس طرح تقریباً ۲۳ سال تک آپ نے معاصر کی ادارت کے فرائض انتہائی کامیابی اور خوش اسلوبی سے انجام دیے۔ شارہ ۲ سے شمارہ ۲۱ تک آپ کی ادارت میں نکلا۔

بیدل عظیم آبادی کے انتقال کے بعد 'معاصر' کی ادارت جناب کلیم الدین احمد کے سپرد ہوئی۔ آپ تادم زیست اس کے مدیر رہے۔ آپ کے دور ادارت کا سب سے بڑا کارنامہ، معاصر

Marfat.com

کے'' قاضی عبدالودودنمبر' (شمارہ ۳۱۔ ۳۴) ۱۹۷۶۔۱۹۷۹ء کی اشاعت ہے۔ یہ ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ معاصر نے 'خصوصی شماروں' کی روایت نہیں ڈالی۔ قاضی عبدالودود نمبر اس کا واحد خصوصی شمارہ ہے۔ ادبی حلقوں میں اس نمبر کی فقید المثال پذیرائی ہوئی۔ کلیم الدین احمد کا دسمبر ۱۹۸۳ء کو انتقال ہوا۔ اس کے بعد رسالہ کی اشاعت بھی ممکن نہیں ہوسکی۔ کلیم الدین صاحب کی وفات اردو ادب کے لیے تو زبردست نقصان تھی ہی، بہار میں اردو صحافت کے لیے بھی عظیم ترین المیہ ثابت ہوئی۔ بظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ کلیم الدین صاحب کی وفات کے ساتھ ہی معاصر بھی ابدی نیند سو گیا۔

معاصر کا وقفۂ اشاعت:

معاصر نومبر ۱۹۴۰ء سے اکتوبر ۱۹۴۶ء تک (جلد ۱ تا جلد ۱۰، شمارہ ۱۰) پابندی سے شائع ہوتا رہا۔ اس وقت اس کا وقفۂ اشاعت ماہانہ تھا۔ اس کے بعد صوبہ میں فرقہ وارانہ فسادات اور ملک کی تقسیم کے منفی اثرات کے سبب کچھ عرصہ کے لیے معاصر کی اشاعت بند ہوگئی۔ کئی ماہ بعد اس کا ایک شمارہ شائع ہوا۔ اس کو نومبر ۱۹۴۶ء سے مارچ ۱۹۴۷ء تک کا شمارہ قرار دیا گیا۔ اس کے اداریے میں ان نامساعد حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے جناب ح۔م۔ اسلم لکھتے ہیں:

> '' حالات کی تند ناموافقت اور گہری نامطابقت کے باعث ادارہ رسالہ کی ماہانہ اشاعت سے بالکل مجبور ولاچار رہا۔ فساد کے اثرات کے ساتھ کاتبوں کی نایابی، پریس کی ہڑتال اور چند دوسری پریشانیاں راہ میں حائل ہوگئی تھیں۔ ستمبر ۱۹۴۶ء کے بعد آج مارچ ۱۹۴۷ء میں معاصر شائع ہو رہا ہے۔ اس طویل خاموشی اور سکوت سے ارباب معاصر کو جو شدید اذیتِ انتظار اور درد و یاس پہونچا ہے، اس کا ہمیں اعتراف ہے، دکھ ہے، ان تمام استفسارات کا جواب فرداً فرداً نہ دے پا سکا۔ ہم مراسلہ نگاروں سے مخاطب ہوتے ہوئے معذرت چاہتے ہیں اور اظہار تشکر بھی کرتے ہیں۔ ان خطوط میں خفگی و شکوہ، محبت و دلجوئی دونوں ہیں جو بلاشبہ اخلاص کا عکس ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اُجڑے دیار کے اس دیرینہ رسالہ کو جو چھ سالوں سے مسلسل خلوص اور خاموشی سے ادب وتمدن کی بساط بھر خدمت کر رہا ہے۔ بند نہ کریں۔ یہ جلد چھ ماہ کی مشترکہ اشاعت ہے۔ انشاء اللہ اپریل و مئی کا شمارہ اگلے مہینہ شائع ہو جائے گا''۔

ان تمام پرخلوص عزائم اور مساعی کے باوجود حالات نے معاصر کا ساتھ نہ دیا اور جولائی

Marfat.com

۱۹۴۷ء سے قبل اس کی اشاعت ممکن نہ ہو سکی۔ اس کے بعد اس کی اشاعت پھر معرض التوا میں پڑ گئی۔ صوبہ کی فرقہ وارانہ صورت حال نے ایک بار پھر خطرناک شکل اختیار کر لی۔ دوسرے رسالے کے مدیر جناب عظیم الدین احمد شدید علیل ہو گئے اور بالآخر ۱۹ر مئی ۱۹۴۹ء کو انھوں نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ اس طرح جولائی ۱۹۴۷ء کے بعد اگلا شمارہ مئی ۱۹۴۹ء میں شائع ہوا۔ یہاں سے معاصر کا دوسرا دور شروع ہوتا ہے۔ مئی ۱۹۴۹ء کے بعد جون اور جولائی کے شماروں پر بھی مدیر کی حیثیت سے نام ڈاکٹر عظیم الدین احمد کا ہی درج ہے۔ جولائی ۱۹۴۹ء کے شمارے کے اداریے میں جناب اختر اورینوی رقم طراز ہیں:

> ''معاصر کے مشکلات کا دوسالہ زمانہ گذر جانے کے بعد معاصر کا دور جدید شروع ہو چکا ہے۔ دور اول میں ادارت کے فرائض حضرت علامہ عظیم الدین احمد ہی پورا کرتے رہے۔ دورِ ثانی کو بھی یہ سعادت نصیب ہوئی کہ اس کا آغاز علامہ کی ہی ادارت سے ہوا''۔

عظیم الدین احمد صاحب کے اس دارِ فانی سے رخصت ہو جانے کے بعد ڈاکٹر عبدالمنان بیدلؔ نے ادارت کے فرائض سنبھالے۔ لیکن گوناگوں مشکلات کے سبب رسالے کو پابندی وقت سے شائع نہ کر سکے۔ مجبوراً کئی ماہ کے شمارے یک جا نکالنے پڑتے۔ چنانچہ یہ طے کیا گیا کہ اسے ماہانہ کے بجائے سہ ماہی کر دیا جائے۔ لہٰذا مئی ۱۹۵۱ء سے یہ سہ ماہی ہو گیا۔ اب اس پر جلد نمبر درج نہیں ہوتا تھا، بلکہ صرف 'حصہ' درج ہوتا تھا۔ اور ماہ وسال کی وضاحت بھی نہیں ہوتی تھی۔ مئی ۱۹۵۱ء کے شمارے کو 'حصہ اول' قرار دیا گیا۔ لیکن مختلف وجوہ سے ہر شمارہ وقت کی پابندی سے شائع نہ ہو سکا۔ اور ۱۹۷۳ء تک بیدلؔ صاحب صرف ۲۱ حصے شائع کر سکے۔ اس کے بعد وہ انتقال فرما گئے۔

ڈاکٹر عبدالمنان بیدلؔ کے بعد اردو کے مایۂ ناز نقاد اور مشہور دانشور پروفیسر کلیم الدین احمد معاصر کے مدیر مقرر ہوئے۔ یوں تو شروع سے ہی آپ معاصر کی تحریک کے روح رواں اور رسالے کے سرپرستوں میں رہے، اب اس کی ادارت کی ذمہ داری سنبھال کر آپ اس کے انتظامی امور اور اشاعتی پروگرام کے سربراہ بھی بن گئے۔ آپ نے اپنی تمام تر توجہ اس کی بہتری کی طرف مبذول کی۔ آپ کے دورِ ادارت کا عظیم الشان کارنامہ رسالہ معاصر کے قاضی عبدالودود نمبر کی اشاعت ہے۔ یہ خصوصی شمارہ ایک طرف تو اردو کے بے مثال محقق اور فارسی زبان کے زبردست عالم قاضی عبدالودود صاحب کی علمی اور ادبی خدمات کو خراج تحسین ہے، تو دوسری جانب پوری اردو دنیا

Marfat.com

کے لیے ایک بہترین ادبی سوغات بھی۔

''معاصر کے اس نمبر کی اہمیت کئی وجوہ سے قابل ذکر ہے۔ جیسا کہ آپ نے دیکھا یہ ایک عظیم شخصیت کے لیے عظیم شخصیت کا ارمغان ہے۔ جس میں ہندوستان کے معروف ادیبوں مثلاً امتیاز علی عرشی، یوسف حسین خاں، مالک رام، محمد حسن، گیان چند، رشید حسن خاں، ممتاز الدین احمد، دوارکا داس شعلہ، سید حسن عسکری، سید شاہ عطاء الرحمٰن، سید حسن، سید محمد حسین، عابد رضا بیدار، کلیم الدین احمد اور کئی دوسرے اصحاب کے گرانقدر مقالے شامل ہیں۔ مجھے یہ کہتے ہوئے خوشی ہوتی ہے کہ اس نمبر کا افتتاحیہ مضمون سابق صدر جمہوریہ ہند جناب فخر الدین علی احمد مرحوم نے لکھا ہے۔ یہ محض رسمی افتتاحیہ نہیں، بلکہ پانچ صفحات پر مشتمل ایک مفید اور معلوماتی مقالہ ہے''۔

کلیم الدین احمد صاحب کا دسمبر ۱۹۸۳ء میں انتقال ہوا۔ آپ نے اپنے دورِ ادارت (۱۹۷۳ء تا ۱۹۸۳ء) میں ۱۷ شمارے (حصہ ۲۲ تا حصہ ۳۸) نکالے۔ کلیم الدین احمد صاحب کے بعد پروفیسر ممتاز احمد (صدر شعبۂ اردو۔ پٹنہ یونیورسٹی) کو ادارت کی ذمہ داری سونپی گئی لیکن آپ کی ادارت میں اب تک اس کا کوئی شمارہ نہیں نکلا۔

معاصر کے اداریے:

اداریے رسالہ کی جان ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ دراصل یہ ایسا پیمانہ ہوتے ہیں جن سے کسی بھی رسالے کے نظریات، اس کی حکمت عملی، اس کے اغراض و مقاصد اور نئے نئے مسائل کے سلسلہ میں اس کے موقف کا پتہ چلتا ہے۔ اداریے اس بات کے بھی غماز ہوتے ہیں کہ اس رسالے کا سماج اور اس سے بڑھ کر ملک وقوم اور بین الاقوامی رجحانات سے کیا رشتہ ہے۔ اس پس منظر میں اگر ہم 'معاصر' کے اداریوں کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ انھوں نے مندرجہ بالا مقاصد کو بحسن وخوبی پورا کیا ہے۔ ان میں ہمیں قومی، ملکی، ملی، بین الاقوامی، نیز اقتصادی، معاشرتی، مذہبی، سیاسی اور تعلیمی مسائل پر بے لاگ تبصرے ملتے ہیں۔

معاصر کے ابتدائی شماروں کے اداریے جناب کلیم الدین احمد کے زورِ قلم کا نتیجہ ہیں۔ یہ اداریے تقریب کے عنوان کے تحت لکھے گئے۔ اس کے بعد اداریہ نگاری کے فرائض جناب اختر اورینوی نے انجام دیے۔ آپ نے نومبر ۱۹۴۱ء سے دسمبر ۱۹۴۹ء تک ،گذارش، کے عنوان سے

Marfat.com

اداریے لکھے اس دوران اختر اورینوی کی علالت کے سبب کلیم الدین احمد صاحب نے کچھ اداریے 'عرض حال' کے عنوان سے سپرد قلم کیے۔اور آپ اس کے مدیر مقرر ہوئے تو 'حرف آغاز' اور 'حرفِ آخر' اور کبھی 'سخن ہائے گفتنی' کے عنوان کے تحت اداریے تحریر کیے۔اور اداریہ نگار کے مکمل نام کی جگہ اس کے مخففات 'ک۔ا' اور جناب اختر اورینوی سے س۔ا۔ا۔ استعمال کیے۔ان اداریوں سے ان حضرات کی وسعت نظر،مطالعے کی گہرائی اور ملکی و بین الاقوامی مسائل سے ان کی گہری دلچسپی کا پتہ چلتا ہے۔جناب اورینوی کے تحریر کردہ اداریوں کی قدر و قیمت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ بہار اردو اکیڈمی نے انھیں کتابی شکل میں شائع کرادیا ہے۔

معاصر کی یہ خصوصیت رہی ہے کہ اس کے اداریے مختلف دانشوروں نے قلم بند کیے۔دوسرے رسالوں اور اخباروں کی طرح اس کے اداریوں کی ذمہ داری صرف اس کے مدیر ہی پر نہیں رہتی تھی۔ بلکہ اداریے سے متعلق جملہ حضرات حسب موقع اس کی ذمہ داری سنبھالتے تھے۔ چنانچہ عظیم الدین احمد صاحب کی ادارت کے زمانے میں جناب کلیم الدین احمد نے اداریے تحریر کیے ۔ان کے علاوہ جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا۔ جناب اختر اورینوی نے بھی اداریے قلم بند کیے یہ اداریے ''گذارش'' کے عنوان کے تحت لکھے گئے اور نومبر ۱۹۴۱ء سے دسمبر ۱۹۴۹ء کے دور کو محیط ہیں۔ یہ اداریے انھوں نے اپنے نام سید اختر اورینوی کے مخففات س۔ا۔ا۔ کے تحت لکھے ۔اختر اورینوی صاحب کا تمام تر زور مذہبی تعلیمات کی پیروی اور اخلاقی اقدار کو اپنانے پر ہوتا تھا۔ انھوں نے دوسری عالمگیر جنگ کے سلسلہ میں متعدد اداریے تحریر کیے۔ان سب کا لب لباب یہی ہے کہ اقوام عالم اگر اسلامی تعلیمات پر عمل کریں اور اس نے بین الاقوامی اخوت اور مساوات کا جو سبق دیا ہے اس پر عمل پیرا ہوں تو دنیا جنگ و جدال کی ہولناک تباہکاریوں سے محفوظ رہ سکتی ہے۔انھوں نے سیاسی،سماجی اقتصادی،مذہبی سائنسی تعلیمی،غرض تمام اہم امور پر قلم اٹھایا اور اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔اس سلسلہ میں یہ بات خاص طور پر اہم اور قابل ذکر ہے کہ انھوں نے اپنے تمام افکار و نظریات کی بنیاد مذہبی تعلیمات پر رکھی۔

اختر اورینوی کے اداریوں کی دوسری اہم خصوصیت اعتدال پسندی ہے۔ وہ ہر مسئلہ کے مثبت اور منفی دونوں پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں میانہ روی کا درس دیتے ہیں۔ وہ جادۂ اعتدال سے کبھی نہیں ہٹتے ۔اس کی بہترین مثال اُن کے وہ اداریے ہیں جن میں انھوں نے سائنسی ایجادات اور ایٹم کے خطرناک استعمال سے بحث کی ہے اور ان کے منفی اثرات سے عوام کو متنبہ کیا ہے۔ مثال

Marfat.com

کے طور پر اکتوبر ۱۹۴۳ء کے اداریے کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو۔ اس میں انھوں نے سائنسی ایجادات کے کثرت استعمال اور ایٹم کی طاقت پر بیجا انحصار کے مضر اثرات سے مدلل اور مفصل بحث کی ہے۔فرماتے ہیں:

''لیکن ان علمی انکشافات سے پُر پیچ تکنیکیاتی صنعتی، اقتصادی اور سماجی مسئلے پیدا ہوں گے۔سائنس کی نئی ایجادیں کبھی مزدوروں کی بیکاری میں اضافہ کرتی ہیں اور کبھی ایسی انقلابی ایجاد بھی ہوتی ہے جو روزگار کو بے حد بڑھا دیتی ہے۔اس کے علاوہ جب خوردوں (Atoms) کی دور از قیاس طاقت انسان کے قبضۂ قدرت میں آجائے گی تو پھر وہ اپنی بنائی ہوئی جنت کو سینچنے کے بجائے اپنے بھائیوں کا خون بھی بڑے پیانے پر بہا سکے گا۔الغرض جدید انکشافات علمیہ کتنی امیدیں اور کتنے خوف پیدا کرتی ہیں۔سائنس کے ایک ہاتھ میں دوزخ ہے اور دوسرے میں جنت''۔

دوسری جنگ عظیم کے خاتمہ پر اختر اورینوی نے اگست۔دسمبر ۱۹۴۵ء کے شمارہ میں جو اداریہ تحریر فرمایا، اس سے ان کے علمی تبحر اور دانشوری کا اندازہ ہوتا ہے۔اس میں انھوں نے ایٹمی انکشافات اور تحقیقات پر نہایت حکیمانہ بحث کی ہے ۴ اور جوہری توانائی کے استعمال کے مثبت اور منفی اثرات کا تجزیہ اس طرح کیا ہے جیسے کوئی ماہر علم طبیعات کرتا ہے۔انھوں نے ایٹمی طاقت کے منفی استعمال کے ہولناک نتیجہ سے نہ صرف آگاہ کیا بلکہ اس کے تعمیری امکانات پر بھی روشنی ڈالی اور اس بات پر زور دیا کہ سائنسی ترقیات پر اخلاقی لگام دی جائے۔ملاحظہ ہو فرماتے ہیں:

''دیکھنے والی آنکھیں دیکھتی، سننے والے کان سنتے اور سوچنے والے دماغ سوچتے ہیں کہ آدم کی اولاد اس مقام پر پہنچ گئی ہے جہاں پر اُسے خودغرضانہ مادی قوانین کو ترک کر کے اخلاقی قانون کی حکمت قبول کر لینی چاہیے۔سائنس کی آوارگی اب صرف زمام اخلاق سے رُک سکتی ہے۔غیر صالح سائنس ایک عذاب ہے۔عذاب کا صحیح علاج تزکیہ قلب و اصلاح نفس ہی ہے۔اہل عالم کو ایسی طاقت کی جستجو کرنی پڑے گی جو دنیاوی حکومتوں سے بالاتر ہو، جس کا اخلاقی معیار اور روحانی نصب العین مسلم ہو۔جنگ کو علاج کی حیثیت سے استعمال کرنے کا دور گذر گیا... مستقبل کی جنگ کو صرف اخلاق کی سرداری روک سکتی ہے۔مگر فرسکو کے دیوتاؤں اور پوسٹڈام

Marfat.com

تثلیث نے بھی ابھی تک انسانیت کی فلاح کا اخلاقی نظریہ پیش نہیں کیا اور ان کا عمل تو رسوا سر بازار ہے۔ ان کی حرکتوں سے المناک مضحکہ خیزی ظاہر ہوتی ہے''۔

سائنسی ایجادات اور بین الاقوامی سیاست کے علاوہ جن موضوعات پر جناب اختر اوری‌نوی نے قلم اٹھایا ان میں تعلیمی مسائل بھی ہیں ۔ یہ اداریے ان کی بالغ نظری اور فکر و نظر کی جامعیت پر دلیل ہیں۔ ۱۹۴۴ء میں منعقد ہونے والی مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے موقع پر جو انھوں نے اداریہ سپرد قلم کیا وہ ہر لحاظ سے قابل یادگار ہے۔ اس میں انھوں نے ایک صالح تعلیمی نظام قائم کرنے پر زور دیا۔ ایسا تعلیمی نظام جس کی بنیاد صحت مند فلسفہ پر ہو۔ آپ نے اسلامی روایات اور اسلامی تہذیب کے حوالے سے تعلیم کے مقاصد کے تعین پر زور دیا۔ نئے تعلیمی نظام سے متعلق آپ نے جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے اُن سے تعلیم کی عالمگیر حیثیت (Universalisation of Education) کے نظریے کی توثیق ہوتی ہے۔ اپریل ۱۹۴۴ء کے شمارے کے اداریے کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں:

> ''تعلیم و تعلّم کے جدید ترین نظریات، کلچر، تہذیب و تمدن، سیاست اور اقتصادیات کے نئے وسیع بنیادی اصول سے وابستہ ہیں۔ خود یورپ اور امریکہ اُس دور زریں کے لیے بیتاب ہیں، جب علم پر سے طبقۂ اعلیٰ کی جاگیرداری اُٹھ جائیگی۔ جب علم سرمایہ کی آہنی زنجیریں توڑ کر آزاد ہو جائے گا اور جب ابن آدم تعلیم کے عالمگیر اور انسان دوست فلسفے اور تعلیم کے بے نظیر تکنک کی تنظیم نو کرے گا۔ انسانی دماغ اس آزادانہ حکمتی انداز میں غور و فکر کر سکے گا اور اس کی صحیح تربیت کائناتی بنیادوں پر ہو سکے گی اس عہد میں تعلیم سورج کی روشنی، تازہ ہوا اور شفاف و شیریں پانی کی طرح عام ہوگی۔ ساری انسانی برادری ایک عظیم الشان ذہنی دارالعلوم میں داخل ہو کر اپنی ذوقی اور روحانی بقا کے لیے بے روک غذا حاصل کر سکے گی''۔

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ معاصر کے اداریے اگر عصری موضوعات پر لکھے گئے، لیکن ان کی اہمیت آج بھی برقرار ہے۔ ان کی معنویت سدا بہار ہے۔ ان کی ادبی حیثیت بھی مسلّم ہے۔ اور اس لائق ہیں کہ انھیں یک جا کر کے کتابی شکل میں شائع کر دیا جائے۔

ناموں کے مخففات:

دیگر رسائل کی طرح معاصر کے قلم کاروں نے بھی اکثر مقامات پر اپنے ناموں کے

Marfat.com

بجائے اُن کے مخففات کا استعمال کیا ہے۔ یہ مخففات اداریوں اور مطبوعات پر تبصروں میں عام طور پر استعمال ہوئے ہیں۔ تبصروں میں تو عام قاعدہ یہی ہے کہ ان میں تبصرہ نگاروں کے نام کے مخففات ہی استعمال ہوتے ہیں، مکمل نام استعمال نہیں ہوتا۔ یہی قاعدہ انگریزی زبان میں بھی رائج ہے۔ اردو میں قاعدہ انگریزی کی ہی پیروی میں لیا گیا ہے۔ معاصر میں کہیں کہیں فرضی نام بھی استعمال ہوا ہے۔ ان سب کی تفصیل حسب ذیل ہے:

ک۔ا = کلیم الدین احمد

س۔ا۔ا = سید اختر اورینوی

ح۔م۔اسلم = محمد حسنین

ابجدی = قاضی عبدالودود

ابتث = (ا۔ب۔ت۔ث) = قاضی عبدالودود

س۔ح = سید حسن

ح۔م۔ا = (ح۔م۔اسلم) = سید محمد حسنین

معاصر کے ایک شمارے کی تنسیخ:

کلیم الدین احمد صاحب کی ادارت کے زمانے میں معاصر بحران کا شکار ہو گیا تھا۔ لیکن جلد معاملہ خوش اسلوبی سے طے ہو گیا۔ ہوا یوں کہ اس کے حصہ ۳۵ (۱۹۸۰) میں جناب کالی داس گپتا رضا کا مضمون ''مکاتیب معاشقہ'' (ص ۹۸-۷۲) شائع ہوا۔ اس میں نواب محمد یار خاں شوکت کے مسماۃ فرحت جان، منا جان، عمدہ جان، محبوب جان اور گیتی آرا بیگم وغیرہم کے نام عاشقانہ خطوط کو نقل کیا گیا تھا۔ (ملاحظہ ہو اندراج نمبر ۱۲۵)۔ ان خطوط میں بڑی حد تک عریانیت تھی۔ ادبی حلقوں میں اس 'جسارت' کو پسند نہیں کیا گیا چنانچہ معاصر کو ہدفِ تنقید بنایا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ادارہ کو معاصر کی اس اشاعت (حصہ ۳۵: ۱۹۸۰ء) کو واپس لے لینا پڑا۔ اور اس طرح معاصر کے وجود کو جو خطرہ پیدا ہو گیا تھا، وہ ٹل گیا۔ راقم الحروف کی نظر سے وہ شمارہ گزرا ہے جس پر کلیم الدین صاحب نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا ہے کہ اسے واپس لے لیا گیا۔

معاصر کی قیمت:

ابتداء میں معاصر کی قیمت فی شمارہ چھ آنے اور سالانہ چار روپے مقرر ہوئے۔ ۱۹۴٦ء تک یہی قیمت برقرار رہی۔ ۱۹۴۷ء میں اس کی قیمت میں معمولی اضافہ ہوا۔ اور قیمت فی پرچہ

Marfat.com

آنے سے بڑھا کر سات آنے کر دی گئی اور زر سالانہ پانچ روپے کر دیا گیا۔ ۱۹۴۹ء میں مزید اضافہ ہوا اور زر سالانہ بڑھا کر چھ روپے کر دیا گیا۔ اس دوران ۱۹۴۴ء میں شماروں پر قیمتیں شائع نہیں کی گئی بلکہ ہاتھ سے لکھی گئی۔ چنانچہ اپریل ۱۹۴۴ء کے شمارہ پر آٹھ آنے اور فروری و مارچ ۱۹۴۴ء کے مشترک شمارہ پر بارہ آنے لکھی ہوئی ہے۔ مئی ۱۹۴۴ء کے شمارے سے قیمت پھر فی شمارہ چھ آنے کر دی گئی اور سالانہ چندہ مبلغ چار روپے کر دیا گیا۔

۱۹۵۱ء میں معاصر کی اشاعت ایک سال میں چار بار کر دی گئی تو اس کے حجم اور ضخامت میں بھی اضافہ ہو گیا۔ اس لیے قیمت میں اضافہ ضروری ہوا۔ چنانچہ اب قیمت فی پرچہ دو روپے اور زر سالانہ مبلغ آٹھ روپے مقرر ہوا۔ یہ اضافہ معاصر کے دور ثانی کے حصہ اول (۱۹۵۱) سے عمل میں آیا۔ اس کے بعد جیسے جیسے ضروریات زندگی گراں ہوتی گئیں، معاصر کی فی پرچہ قیمت اور سالانہ چندے میں اضافہ ہوتا گیا۔ قاضی عبدالودود نمبر کی قیمت پچیس روپے ہے۔

معاصر کی ظاہری و معنوی خصوصیات:

مرزا غالب نے اپنے شاگرد رشید میرزا ہرگوپال تفتہ کی مثنوی 'سنبلستان' کی اشاعت پر لکھا تھا:

> "تم نے روپیہ بھی کھویا اور اپنی فکر کو اور میری اصلاح کو بھی ڈبویا۔ ہائے کیا بری کاپی ہے۔ اپنے اشعار کی اور اس کاپی کی مثال جب تم پر کھلتی کہ تم یہاں ہوتے اور بیگمات قلعہ کو پھرتے چلتے دیکھتے۔ صورت ماہ دو ہفتہ کی سی اور کپڑے میلے، پائچے لیر لیر، جوتی ٹوٹی، یہ مبالغہ نہیں بلکہ بے تکلف 'سنبلستان' ایک معشوق خوب رو ہے، بدلباس ہے"۔ (۹ / اپریل ۱۸۶۱)۔ (۵)

یہ بات معاصر پر بھی صد فی صد صادق آتی ہے۔ یہ بھی 'معشوق خوب رو' لیکن 'بدلباس' ہے۔ اس کے مضامین کا معیار جتنا بلند ہے، طباعت اور کتابت کا معیار اتنا ہی پست ہے۔ کوشش یہ کی جاتی تھی کہ کم سے کم جگہ میں زیادہ سے زیادہ عبارت لکھا دی جائے۔ چنانچہ حاشیہ اور بین السطور فصل کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا تھا۔ لہذا نہ جانبین حاشیہ چھوڑا جاتا تھا، نہ اوپر یا نیچے۔ سطروں کے درمیان فاصلہ بہت کم ہوتا ہے۔ جب صفحہ کا زیادہ استعمال کر لیا جائے گا تو قدرتی طور پر کتابت بھی معیاری نہیں ہو سکتی۔ پھر کاغذ بھی جب خراب قسم کا استعمال کیا جائے گا تو طباعت میں چمک بھی پیدا نہیں ہو سکتی۔ صرف قاضی عبدالودود نمبر کی کتابت اور طباعت ہر لحاظ سے معیاری ہے۔

Marfat.com

معاصر میں فوٹو شائع نہیں ہوتے تھے۔ صرف قاضی عبدالودود نمبر میں جناب فخر الدین علی احمد (صدر جمہوریہ ہند) اور جناب قاضی عبدالودود کا ایک ایک فوٹو شائع ہوا ہے۔

تقطیع کے سلسلہ میں بھی معاصر نے کسی معیار کو برقرار نہیں رکھا۔ مختلف اوقات میں یہ مختلف تقطیع اور مختلف ضخامت پر شائع ہوتا رہا۔ شروع میں یہ ڈیمائی سائز پر شائع ہوا۔ بعد میں یہ ۱۶-۱ کی تقطیع پر طبع ہوا۔ پھر جب اخباری کاغذ بحران کا شکار ہوگیا تو معاصر کا سائز اور بھی زیادہ چھوٹا ہوگیا۔

اس طرح معاصر ظاہری حسن کاری اور زیب وزیبائش سے ہمیشہ محروم رہا۔ لیکن اس بدنمائی اور کم روئی کے علی الرغم یہ باطنی حسن سے مالا مال معنویت سے لبریز ہے۔ اس کے مشمولات انتہائی معیاری اور بلند پایہ ہیں۔ ان کے معیار کو اردو کے معدودے چند رسالے ہی پہنچ سکتے ہیں۔ وہ تنقیدی یا تحقیقی مضامین ہوں یا تاریخی مقالات، منظومات ہوں یا افسانے وناول یا سوانحی تذکرے، معاصر کے تمام مندرجات ادبی معیار کی کسوٹی پر پورے اُترتے ہیں اور انھیں بلا تامل ادب العالیہ میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ معاصر کے مندرجات کے معیار کا اندازہ لگانے کے لیے صرف اتنا بتادینا کافی ہے کہ اس قلمی معاونین میں جناب عظیم الدین احمد، کلیم الدین احمد، قاضی عبدالودود، حافظ شمس الدین، سید حسن عسکری، عطاء الرحمٰن عطا کاکوی، مسعود حسن رضوی، آل احمد سرور اور معین الدین دردائی جیسی نادر روزگار اور عدیم المثال شخصیات شامل ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی حیثیت ایک انجمن اور ایک ادارے کی ہے۔ ان حضرات کے علاوہ جناب آرزو جلیلی، محترمہ شکیلہ اختر، سید محمد محسن، محمد فضل الرحمٰن، احمد حسن، علامہ جمیل مظہری، اشعر ملیح آبادی، تمنا عمادی، ابواللیث صدیقی، اور علی اکبر کاظمی کی بیشتر رشحات بھی اس میں شائع ہوئیں جن سے معاصر کا ادبی معیار بہت بلند ہوا۔

معاصر کی سب سے اہم خصوصیت تو یہ تھی کہ اس نے علاقائی ادب پر زور دیا۔ اس میں بہار کے غیر معروف ادیبوں اور شاعروں پر بالالتزام مضامین شائع ہوئے جن کی مدد سے صوبۂ بہار میں اردو ادب کی بہت سی گمشدہ کڑیوں کا سراغ لگایا جاسکا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ معاصر اس طرف توجہ نہ کرتا تو ہم اردو ادب کی بہت اہم شخصیتوں سے ناواقف رہتے۔ یہ معاصر کا ایسا کارنامہ ہے جسے کبھی فراموش نہ کیا جاسکے گا۔

معاصر کی دوسری خصوصیت مخطوطات کا تعارف ہے۔ اس کے تقریباً ہر شمارہ میں اہم مخطوطات پر تعارفی مضامین بالالتزام شائع ہوتے تھے۔ ان میں صوبہ بہار کے مختلف مقامات پر محفوظ قلمی نسخے بھی شامل ہیں اور حدود بہار کے باہر کے بھی۔ اس سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ چند

Marfat.com

مضامین میں ہندوستان سے باہر، مثلاً لندن، آکسفورڈ اور کیمبرج جیسے علمی مراکز کے کتابخانوں میں مخزونہ نادرونایاب مخطوطات کا بھی تعارف کرایا گیا ہے۔ تحقیقی کام کرنے والے حضرات کے لیے یہ بہترین علمی سوغات ہے۔

معاصر نے اردو زبان وادب کے دامن کو بہت وسیع کیا۔ اس نے وسیع پیمانے پر اور بہت اہتمام سے دوسری زبانوں کے ادب پاروں کو اردو کے قالب میں پیش کیا۔ ان میں فارسی اور ہندی زبانوں کے علاوہ انگریزی اور فرانسیسی وغیرہ مغربی زبانوں کے شہ پاروں کے تراجم بھی شامل ہیں۔ ان میں ادبی اور تحقیقی مقالوں کے علاوہ منظومات اور افسانوی ادب پر بھی توجہ دی گئی ہے۔ اس لیے طبعزاد تخلیقات کے علاوہ تراجم کے سلسلہ میں بھی معاصر کو اپنے ہم عصر رسالوں پر فوقیت حاصل ہے۔

معاصر یوں تو ایک ادبی پرچہ تھا۔ اسی لیے اس میں کثرت سے ادبی، تنقیدی اور تحقیقی مضامین شائع ہوئے لیکن دوسرے موضوعات کے لیے بھی اس نے اپنے دروازے ہمیشہ کھلے رکھے۔ اسی لیے اس کے مشمولات میں بڑی وسعت اور تنوع ہے۔ اردو اور فارسی ادبیات کے علاوہ جن موضوعات پر مضامین شامل اشاعت ہوئے ان میں سائنسی موضوعات، سماجیات، تعلیم، فلسفہ، تاریخ، جغرافیہ، سوانح، تذکرہ، اسلام، تصوف، لسانیات، نفسیات، اخلاقیات اور مخطوطات شناسی جیسے قدیم وجدید علوم سے متعلق اعلیٰ تحقیقی اور معیاری مضامین شامل ہیں۔ اس طرح اس کے موضوعات کا کینوس بہت وسیع بلکہ بڑی حد تک عالمگیر ہے۔ گویا معاصر ایک ایسا حسین وجمیل گلدستہ ہے جس میں ہر رنگ اور ہر قسم کی خوشبو کے پھول موجود ہیں جن کی مہک دور دور تک پھیلی ہوئی ہے۔

معاصر میں تازہ مطبوعات پر تبصرے بھی شائع ہوتے تھے۔ اس کے مختلف شماروں میں مجموعی طور پر ۲۷ کتابوں اور رسالوں پر تبصرے شائع ہوئے۔ تبصرے بہت جاندار ہیں۔ ان میں حسن اور قبح دونوں پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اردو میں تبصرہ نگاری کا معیار عام طور پر بلند نہیں ہے۔ تبصرے عام طور پر خوش عقیدگی پر مبنی ہوتے ہیں۔ جن میں تخلیق اور تخلیق کار دونوں کی خوبیوں کا تذکرہ ہوتا ہے۔ لیکن تصویر کا دوسرا رخ پیش نہیں کیا جاتا۔ اردو کے برخلاف دوسری زبانوں میں بالخصوص انگریزی زبان میں تبصرہ نگاری کا معیار بہت بلند اور ترقی یافتہ شکل میں ہے۔ وہاں بے لاگ تبصرے ہوتے ہیں اور مطبوعات کی خوبیوں اور خامیوں دونوں پر بھرپور روشنی ڈالی جاتی ہے۔ یہی خصوصیت معاصر میں شائع ہونے والے تبصروں میں بھی پائی جاتی ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ معاصر نے اردو میں تبصرہ نگاری کو ایک فن کی حیثیت دی تو کچھ مبالغہ نہ ہوگا۔ خصوصیت سے جو

Marfat.com

تبصرے جناب اختر اورینوی، قاضی عبدالودود، عبدالمنان بیدل اور عطا کاکوی نے تحریر کیے ہیں، وہ اپنی غیر جانبداری اور بے لاگ رائے کے سبب تو اہم ہیں ہی، ادبی اعتبار سے بھی ان کا مقام بہت اعلیٰ ہے۔ قاضی عبدالودود نے جس شرح وبسط سے زیر تبصرہ مطبوعات کی جزئیات تک پر روشنی ڈالی ہے وہ کم از کم اردو زبان میں تو نادر الوجود ہے۔ عموماً تبصروں کی اہمیت اور افادیت محض وقتی ہوتی ہے لیکن معاصر میں شائع شدہ تبصروں کی اہمیت دائمی ہے۔

معاصر کے اداریے بھی بہت اہم ہیں۔ ان کے بارے میں تفصیلی گفتگو گزشتہ اوراق میں کی جا چکی ہے۔

ان تمام خصوصیات کے باوجود معاصر کو وہ قبول عام نصیب نہیں ہوا جس کا یہ مستحق تھا۔ اس کا بنیادی سبب یہی ہے کہ، جیسا عرض کیا گیا، یہ ظاہری حسن سے محروم ہے۔ اس کی کتابت اور طباعت بہت خراب ہے، جس کے سبب اس کے مطالعہ کے لیے طبیعت کو آمادہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسی لیے عام قاری کو معلوم نہیں ہے کہ اس میں علم و معنیٰ کا کتنا زبردست خزانہ موجود ہے۔ اس کی حیثیت بحر ظلمات کی سی ہے جس کی تاریکیوں میں سے گزر کر چشمہ آب حیات تک پہنچا جاتا ہے۔ یہ ایک بحر بیکراں ہے، جس میں غوطہ زنی اور غواصی کر کے ہی گوہر مراد کو پایا جا سکتا ہے۔

معاصر کی ان ہی گوناگوں خصوصیات اور ادبی محاسن کے پیش نظر ضرورت محسوس کی گئی کہ اس کے تمام شماروں کے مندرجات اور مشمولات کا ایک جامع اور وضاحتی اشاریہ تیار کر دیا جائے تا کہ علمی حلقے ان سے واقف ہو سکیں اور ان پر ان کی اہمیت اور معنویت واضح ہو جائے۔ اور عام قاری کا اس کے سلسلہ میں جو عدم توجہی کا رد یہ ہے وہ ختم ہو نیز تحقیقی کام کرنے والے حضرات کو اس سے خاطر خواہ استفادہ کا موقع مل سکے۔

اردو میں اشاریہ سازی کی طرف عام طور پر توجہ نہیں دی گئی۔ اردو دنیا کا یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ اس میں حوالہ جاتی مواد (Reference Material) تقریباً بالکل نہیں ہے کتب لغات اور قاموس (Encyclopedia) جیسے روایتی حوالہ جاتی ماخذ کو چھوڑ کر دیگر حوالہ جاتی مواد مثلاً کتابیات (Bibliographies) سوانحی لغات (Biographical Dictionaries) اور کتب و رسائل کے اشاریے (Indexes) وغیرہ کا وجود نہ ہونے کے برابر ہے حالانکہ تحقیقی کام کرنے والے حضرات کے لیے اس قسم کا مواد بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

کسی بھی دانشور، ریسرچ اسکالر، یا ادیب و نقاد کے لیے رسائل سے استفادہ ناگزیر ہوتا

Marfat.com

ہے۔ لیکن سیکڑوں رسالوں کے ہزاروں شماروں کے مندرجات کا علم ہونا ممکن نہیں اور ہر رسالے کی ورق گردانی ناممکن سی بات ہے۔ اس کے لیے نہ تو وقت ساتھ دے سکتا ہے نہ وسائل فراہم ہو سکتے ہیں۔ اسکی بہترین یہی صورت ہو سکتی ہے کہ ایسے تمام اہم رسالوں کے مندرجات و مشمولات کے توضیحی اشاریے تیار کر دیے جائیں۔ اردو میں اس اہم کام کی جانب توجہ بہت ہی کم ہوئی ہے۔ اب تک صرف چند رسالوں کے اشاریے شائع ہوئے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے سہ ماہی اردو (اورنگ آباد۔ بعدہ، کراچی) کا اشاریہ قابل ذکر ہے۔ 'اردو' جنوری ۱۹۲۱ء میں انجمن ترقی اردو کے ترجمان کی حیثیت سے اورنگ آباد سے جاری ہوا۔ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے ساتھ انجمن ترقی اردو بھی دو حصوں میں منقسم ہو گئی۔ ایک حصہ پاکستان منتقل ہو گیا اور دوسرا حصہ ہندوستان میں رہ گیا۔ پاکستان میں کراچی اس کا صدر دفتر قرار پایا۔ وہاں سہ ماہی اردو کی اشاعت کو برقرار رکھا گیا۔ اور آزادی سے قبل کے اردو سے اس سلسلہ کو مربوط کیا گیا۔ ہندوستان کی انجمن ترقی اردو نے ۱۹۵۰ء سے سہ ماہی اردو ادب جاری کیا۔ سہ ماہی اردو کا اشاریہ ۱۹۷۶ء میں شائع ہوا۔ اس کے مرتب سید سرفراز علی رضوی ہیں اور انجمن ترقی اردو پاکستان (کراچی) اس کی ناشر۔ اس کی ضخامت ۱۴۰ صفحات ہے۔ اس میں ۱۹۲۱ء سے ۱۹۶۶ء تک کے شماروں کے مشمولات کی مصنف وار فہرست ہے۔ کام بہت مفید ہے لیکن نامکمل۔ اس میں تمام اندراجات کو مصنفین کے نام کے تحت ترتیب دیدیا گیا ہے حالانکہ اس قسم کے اشاریوں میں موضوع وار ترتیب کی زیادہ اہمیت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مندرجات کی توضیح بھی نہیں کی گئی ہے۔ اور محض صنف اور عنوان سے مضامین کے موضوع اور دیگر تفاصیل کے بارے میں واقفیت حاصل کرنا بسا اوقات مشکل ہو جاتا ہے۔

دوسرا اہم اشاریہ ماہنامہ 'آج کل' نئی دہلی کا ہے۔ اسے جمیل اختر صاحب نے مرتب اور دہلی اردو اکادمی نے ۱۹۸۸ء میں شائع کیا۔ یہ ۶۸۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں اندراجات کو موضوع کے اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے۔ ان موضوعات میں منظومات کے علاوہ حصہ نثر کے اندراجات کو مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت ترتیب دیا گیا ہے۔

اداریے	مضامین	مقالے	ناول و افسانے	ڈرامے	انشائیے
طنز و مزاح	خاکے	خطوط	خودنوشت	سفرنامے	مذاکرے
مباحثے/سمپوزیم	وفیات	روئداد		روزنامچے	خطبات
پیغامات	تاثرات	انٹرویو	تبصرے	وغیرہ	

Marfat.com

ابتدا میں رسالہ آج کل کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ان میں مدیران اور خصوصی شماروں کی تفصیلات بہت مفید ہیں۔لیکن اس میں بھی اندراجات کی توضیح نہیں ہے اس لیے اس کی افادیت بہت محدود ہوگئی ہے۔موجودہ جلد کو مکمل کام کی جلد اول قرار دیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ دوسری جلد میں تمام اندراجات مصنف وار ہوں گے لیکن یہ دوسری جلد ابھی منظر عام پر نہیں آئی ہے۔

اس سلسلہ کا تیسرا اہم کام 'اشاریہ مندرجات تہذیب الاخلاق' مرتبہ ڈاکٹر محمد ضیاء الدین انصاری ہے۔اسے ۱۹۸۷ء میں مولانا آزاد لائبریری، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے شائع کیا۔ تہذیب الاخلاق کو سرسید احمد خاں نے ۱۸۷۰ء میں اپنی تعلیمی اور اصلاحی تحریک کے ترجمان کے طور پر جاری کیا تھا۔یہ فروری ۱۸۹۷ء تک جاری رہا۔بیچ میں دوبار اس کی اشاعت منقطع بھی رہی۔اس میں سرسید کے علاوہ ان کے رفقاء میں مولوی سمیع اللہ، مولانا الطاف حسین حالی، نواب محسن الملک ،نواب وقار الملک، مولوی چراغ علی اور مولانا وحید الدین سلیم جیسی نابغۂ روزگار شخصیات کے مضامین شائع ہوتے تھے۔ان حضرات کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ چشم بصیرت کے لیے سرمہ کا حکم رکھتا ہے۔ان کی معنویت آج بھی برقرار ہے۔اس لئے اسکا اشاریہ تیار کرنا وقت کی اہم ضرورت تھی۔ جسے ڈاکٹر انصاری نے پورا کیا۔اس میں مندرجات کی حسب ضرورت توضیح بھی کر دی گئی ہے۔ان توضیحات کی سب سے بڑی خوبی اختصار لیکن جامعیت ہے۔کم سے کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کر کے مندرجات کا کافی وشافی تعارف کرا دیا گیا ہے۔یہ اشاریہ صحیح تکنیک اور اشاریہ سازی کے اصول پر مرتب کیا گیا اور تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے بے حد مفید ہے۔راقم نے بھی اپنے اس کام میں اس سے استفادہ کیا ہے۔

ان کے علاوہ چند اور رسالوں کے اشاریے تیار ہوئے ہیں لیکن وہ علیحدہ کتابی شکل میں شائع نہیں ہوئے بلکہ مختلف رسالوں میں مضامین کی شکل میں شائع ہوئے ہیں۔ان میں مولانا حسرت موہانی کے مشہور زمانہ رسالہ 'اردوے معلیٰ' کا اشاریہ ماہنامہ 'آج کل' نئی دہلی کے مولانا حسرت موہانی نمبر (۱۹۸۰) میں شائع ہوا۔سہ ماہی 'صحیفہ' لاہور کا اشاریہ ۱۹۸۲ء میں ماہنامہ جامعہ نئی دہلی میں قسط وار شائع ہوا۔ان کے علاوہ علمی مجلس دہلی کے سہ ماہی مجلّہ ''تحریر'' کے مشمولات کا اشاریہ 'مالک نامہ' میں شائع ہوا۔

یہ ہے اردو میں 'اشاریوں' کی کل کائنات۔انھیں کسی بھی طرح کافی وشافی نہیں کہا

138131

Marfat.com

جاسکتا۔ضرورت اس بات کی ہے کہ مزید رسالوں کے اشاریے تیار کیے جائیں۔خوشی کی بات ہے کہ ہمارے شعبۂ اردو کے ارباب اقتدار کی اس طرف توجہ ہوئی ہے اور اب ایم۔فل وغیرہ کے لیے اردو کے اہم رسالوں کے مندرجات کے اشاریوں کا کام دیا جارہا ہے۔اس سلسلہ میں اب تک ماہنامہ 'اردوے معلیٰ'، 'شاہراہ'، 'ماہنامہ مخزن'، 'ماہنامہ ساقی' وغیرہ کی اشاریہ سازی کے کام مختلف ریسرچ اسکالرز کو دیے جاچکے ہیں۔ان میں سے ماہنامہ 'شاہراہ' اور ماہنامہ 'اردوے معلیٰ' پر کام مکمل ہو چکا ہے۔باقی تکمیل کے مراحل میں ہیں۔زیرِ نظر کام بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

یوں تو اشاریہ سازی کا کام مشکل ہوتا ہے، معاصر کے اشاریہ کا کام دوہرا مشکل ہو گیا۔سب سے زیادہ پریشانی اس کے تمام شماروں کے حصول میں ہوئی۔مولانا آزاد لائبریری میں اس کا مکمل فائل نہیں ہے۔چنانچہ خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ میں محفوظ شماروں کی مدد لی گئی۔لیکن وہاں بھی تمام مطلوبہ شمارے دستیاب نہیں ہوئے۔کچھ جلدیں نگران محترم پروفیسر نورالحسن نقوی کے ذاتی ذخیرہ سے حاصل کی گئیں۔اس طرح کافی تگ و دو کے بعد تمام شماروں تک رسائی ممکن ہو سکی۔اسی دوران ایک دقت یہ بھی پیش آئی کہ معاصر کے بعض شماروں پر جلد، شمارہ اور ماہ درج نہیں، صرف سال اشاعت درج ہے۔اور مختلف شماروں کے درمیان میں وقفۂ اشاعت بھی کافی طویل ہو گیا ہے اس لیے یہ بات حتمی طور پر طے نہیں کی جاسکتی کہ اس وقفہ کے دوران کوئی شمارہ شایع ہوا یا نہیں۔

اشاریہ سازی کا دوسرا مرحلہ رسالہ کے مندرجات کا اندراج اور ان کی توضیحات ہوتی ہے۔معاصر کی اشاریہ سازی میں اس مرحلہ پر بھی کافی دقت پیش آئی۔اس سلسلہ میں سب سے زیادہ مشکل بات مضامین کے عنوانات کا تعین تھا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اکثر جگہ معاصر کے فہرست مندرجات میں درج عنوانات اور رسالہ کے اندر مضمون کے عنوان میں عدم مطابقت ہے یعنی کئی شماروں میں ایسا ہے کہ فہرست مندرجات میں مضمون کا جو عنوان دیا گیا ہے، وہ اس عنوان سے مختلف ہے جو مضمون کے شروع میں دیا گیا ہے۔مثلاً تذکرۃ الابرار فارسی میں اردو شعرا کا تذکرہ ہے۔قاضی عبدالودود صاحب نے اس کا خلاصہ پیش کیا ہے جو حصہ ۱۸، جولائی ۱۹۶۲ء میں شائع ہوا۔فہرست مندرجات میں اس کا عنوان 'خلاصہ تذکرۃ الابرار' درج ہے لیکن صفحہ ۱ پر جہاں سے اصل مضمون شروع ہوتا ہے وہاں اس کا عنوان 'خلاصۂ تذکرۃ الاکابر' لکھا ہوا ہے۔ایسی صورت میں دوسرے ماخذ سے مدد لے کر صحیح عنوان کا تعین کیا گیا ہے اور اندراج کرتے وقت اس کی توضیح کردی گئی ہے۔

اسی طرح جو مضامین قسط وار شائع ہوئے ہیں، ان کے عنوانات میں فرق ہے۔مختلف

Marfat.com

قسطوں کے مختلف عنوانات ہیں۔ مثال کے طور پر کلام رضا عظیم آبادی، دس قسطوں میں شائع ہوا ہے۔ اس کی پہلی قسط کا عنوان کلام رضا عظیم آبادی ہے، لیکن دوسری قسط سے نویں قسط کا عنوان دیوان رضا عظیم آبادی، ہے، جب کہ دسویں اور آخری قسط، جس میں رضا عظیم آبادی کے کلام پر تنقید وتجزیہ ہے اس کا عنوان ،مقدمہ دیوان رضا، تحریر کیا گیا ہے۔ اس قسم کی متعدد مثالیں موجود ہیں۔ ایسی صورت میں سب سے پہلی قسط کے عنوان کو منتخب کر کے تمام قسطوں کو اسی کے تحت درج کر دیا گیا ہے، اور توضیح میں اس کی تشریح کر دی گئی ہے۔

زیرنظر اشاریے کی ترتیب میں اس قسم کی بہت سی پیچیدگیوں اور دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن نگران محترم پروفیسر ڈاکٹر نورالحسن نقوی کی رہنمائی نے تمام مشکلات کو حل کرنے میں ناقابل بیان مدد فرمائی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ میری خوش نصیبی تھی کہ ڈاکٹر صاحب جیسے فاضل اور مشفق استاذ میرے کام کے نگراں مقرر ہوئے آپ کے تبحر علمی سے میں نے بےانتہا استفادہ کیا آپ نے قدم قدم پر میری دستگیری فرمائی اور حوصلہ شکن حالات میں میری حوصلہ افزائی کی۔ ڈاکٹر صاحب کی شفقتوں اور عنایتوں کا شکریہ ادا کرنا میرے اخلاقی فرائض میں شامل ہے اور یہ فرض میں محض رسمی طور پر نہیں بلکہ تحدیث نعمت کے طور پر ادا کرتا ہوں۔ اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ اگر آپ کی رہنمائی مجھے نصیب نہ ہوتی تو یہ کام کسی طرح بھی پایہ تکمیل کو نہ پہنچتا۔ ڈاکٹر صاحب کی رہنمائی میرے لیے خضر کی رہنمائی سے کم نہیں۔

محمد نوراسلام

Marfat.com

توضیح

رسالہ 'معاصر' کا زیرنظر توضیحی اشاریہ بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصہ میں تمام مندرجات کو موضوعات کے تحت درج کیا گیا ہے۔ان موضوعات کو متعین کرنے میں لائبریری سائنس کے اصول کی پیروی کی گئی ہے اس لیے کہ اشاریہ سازی کا کام اصلاً لائبریری سائنس سے ہی متعلق ہے اور اس کے تحت وضع کیے گئے اصول بین الاقوامی سطح پر تسلیم کیے جاتے ہیں ۔البتہ ان کی تعیین اور عنوانات کی تشکیل میں ادبی تقاضوں کو بھی نظرانداز نہیں کیا گیا ہے۔ان موضوعی عنوانات کو ابجدی ترتیب سے درج کیا گیا ہے ان کے تحت مضامین وغیرہ کی ذیلی ترتیب بھی ابجد کے اعتبار سے ہے۔موضوعات کی الفبائی ترتیب میں دو مقامات پر اصول سے انحراف کیا گیا ہے۔ 'ایک اداریے' کے اندراج میں اور دوسرے 'متفرقات' ، کے مقام کے تعین میں ۔اداریوں کو اُن کی مخصوص نوعیت کے پیش نظر سب سے پہلے جگہ دی گئی ہے۔ایسے مضامین جو بہت ہی عمومی نوعیت کے ہیں اور جو کسی بھی موضوع میں پوری طرح نہیں سموئے جاسکتے ،انھیں 'متفرقات' کے تحت درج کردیا گیا ہے اور انھیں سب سے آخر میں جگہ دی گئی ہے۔

دوسرے حصہ میں ان ہی تمام اندراجات کو مصنفین کے تحت درج کیا گیا ہے۔اور ذیلی ترتیب عنوانات کے تحت کی گئی ہے۔ یہاں بھی تمام اندراجات کے لیے ابجدی ترتیب کو ہی پیش نظر رکھا گیا ہے۔ یہ دونوں حصے مل کر ہی اشاریے کو مکمل اور قابل استفادہ بناتے ہیں۔

Marfat.com

اشاریہ موضوع وار

اداریے

نمبر شمار	عنوان مضمون	مضمون نگار	جلد۔شمارہ	ماہ۔سال	صفحات
۱۔	آپ بیتی	س۔۱۔۱	۱۔۳	نومبر ۱۹۴۱	۱۔۲
	گزشتہ سال کے دوران رسالہ کی کارگزاری کا جائزہ				
۲۔	اعتذار	س۔۱۔۱	۴۔۶	نومبر ۱۹۴۲	۱۔۲
	دوسری عالمگیر جنگ کی تباہ کاریوں کا تذکرہ۔ادب اور ادیب پر ان منفی اثرات کا جائزہ۔معاصر بھی ان سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔اس کی نشرواشاعت میں گوناں گوں مشکلات کا بیان۔لیکن اس کو بہر حال زندہ رکھنے کے عزم کا اعادہ۔				
۳۔	پیش لفظ	کلیم الدین احمد	۱۲۔x	x۔x	۱۔د
	معاصر ۱۹۴۰ء اور ۱۹۴۱ء میں شائع شدہ چند مضامین بالخصوص زبان کی تاریخ ،فلسفہ برگسوں اور روایات کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے ان کو دوبارہ شائع کرنے کا جواز پیش کیا گیا ہے۔				
۴۔	تعارف	کلیم الدین احمد	x۔x	مئی ۱۹۵۱	۱
	معاصر کے اغراض ومقاصد کی توضیح ،فرائڈ کے ادبی نظریے پر تنقید۔				
۵۔	تقریب	ک۔۱	۱۔۱	نومبر ۱۹۴۰	۱۔۳
	رسالہ معاصر کے اغراض و مقاصد کی وضاحت ،اس کی حکمت عملی کا اعلان اور اس عزم کا اظہار کہ یہ رسالہ نہ کسی کا مقلد ہوگا، نہ ہی حریف اور نہ ہی کسی کا بے جا طرفدار، بلکہ یہ ان تمام ناپسند باتوں سے پاک ہوگا۔اس میں اعلیٰ ادبی، تحقیقی اور تنقیدی مضامین شائع ہوا کریں گے۔				
۶۔	حرف آخر	کلیم الدین احمد	۳۱۔۳۴	۱۹۷۶ء۔۱۹۷۹ء	۴۲۱تا۴۳۶
	قاضی عبدالودود کی علمی وادبی خدمات کا جائزہ۔				
۷۔	حرف آغاز	کلیم الدین احمد	۳۱۔۳۴	۱۹۷۶ء۔۱۹۷۹ء	۱۔ج
	معاصر کا یہ پہلا خصوصی شمارہ ہے۔یہ قاضی عبدالودود مرحوم کے سوانح اور				

Marfat.com

فن کے جائزے کے لیے مختص ہے۔ اداریے میں قاضی صاحب کی
بحیثیت محقق جو اہمیت ہے اس پر روشنی ڈالتے ہوئے اس خصوصی شمارے
کی غرض وغایت بیان کی گئی ہے۔

۸۔ سخنہائے گفتنی ک۔ا x۔۲۳ x۔۱۹۷۲ ا۔۲
معاصر کی اشاعت میں بے ضابطگی پر اظہار افسوس۔ اس کی اشاعت
کے کام کو نو جوانوں کے سپرد کرنے کی تجویز۔ نئی مجلس مشاورت کی تشکیل
۔اردو زبان کی مقبولیت میں کمی پر اظہار تشویش اور یہ مشورہ کہ اردو
اکیڈیمیوں کو بند کر کے اسکولوں اور کالجوں میں اردو کی تعلیم کو ضروری
قرار دینے پر زور۔

۹۔ سخنہائے گفتنی ک۔ا x۔۲۵ x۱۹۷۳ ا۔ز
موجودہ صورت حال کا جائزہ لیتے ہوئے کہا ہے کہ قومی یک جہتی پر زور
دیا جارہا ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ مسلمانوں کو اپنی زبان اور
تہذیب کو ترک کرنے پر مجبور کیا جائے۔ اردو زبان کی اہمیت پر روشنی
ڈالتے ہوئے اس کی ترقی کے لیے مزید کوششیں کرنے پر زور۔

۱۰۔ سخنہائے گفتنی ک۔ا x۔۲۶ x۔۱۹۷۳ ا۔ر
اردو کے مستقبل کو تاریک بتایا ہے اور اس کی ذمہ داری حکومت پر ڈالی
ہے

۱۱۔ عرضِ حال م۔ف۔ر ۱۔۲ مئی ۱۹۴۱ ا۔۳
معاصر کے چھ شماروں کی اشاعت کے بعد اس کے معیار کو برقرار رکھنے
میں مشکلات کا تذکرہ۔ 'دیوان ہمایوں بادشاہ' اور 'پیکنگ کا پروفیسر' وغیرہ
مضامین کی اشاعت کو منقطع کرنے کی اطلاع۔ ان کے علاوہ چند دیگر
امور سے بحث۔

۱۲۔ عرض حال محمد فضل الرحمن x۔۱۲ x۔x ۱۰۹۔۱۱۳
مدیر معاصر کے نام خطوط کے جوابات اور رسالہ کے بنیادی معیار اور
مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کے عزم کا اعادہ۔ رسالہ کے معیار کو مزید بلند

Marfat.com

کرنے کے سلسلہ میں مشوروں پر اظہار تشکر۔

۱۳۔ عرضداشت مہتمم معاصر ×۔۵۔۶ ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹ ۱۱۹
رسالہ کی اشاعت میں تاخیر کی معذرت نیز ستمبر و اکتوبر کے شمارے یک جا شائع کرنے کی اطلاع۔

۱۴۔ گذارش س۔ا۔ا ۶-ا-۲ جولائی-اگست ۱۹۴۳ ا۔۳
دوسری عالمگیر جنگ کے نتیجہ میں یورپ کی تباہی پر اظہار افسوس۔ مادہ پرستی پر تنقید اور اسلام کی روحانی زندگی اپنانے کا مشورہ۔

۱۵۔ گذارش س۔ا۔ا ۶۔۳ ستمبر ۱۹۴۳ ا۔۳
دوسری عالمی جنگ کی تباہ کاریوں کا تذکرہ۔ نیز عالمی امن قائم کرنے کے لیے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کا مشورہ۔

۱۶۔ گذارش س۔ا۔ا ۶۔۴ اکتوبر ۱۹۴۳ ا۔۳
حالات حاضرہ پر تبصرہ

۱۷۔ گذارش ک۔ا ء ۶۔۵ نومبر ۱۹۴۳ ا۔۳
ادب کی موجودہ صورت حال کا جائزہ اور ادیبوں کو ادب کے جدید تقاضوں کو پورا کرنے کا مشورہ۔

۱۸۔ گذارش ک۔ا ۶۔۶ دسمبر ۱۹۴۳ ا۔۵
اردو ادب کی بدلتی ہوئی صورت کا جائزہ اور اس کے صحت مند عناصر کو اپنانے پر زور۔

۱۹۔ گذارش س۔ا۔ا ۷۔ا جنوری ۱۹۴۴ ا۔۶
دونوں عالم گیر جنگوں کی مذمت آخر میں ملک کے مختلف شہروں مثلاً ناگپور لاہور، پٹنہ وغیرہ میں منعقدہ اردو کانفرنسوں کا جائزہ۔

۲۰۔ گذارش س۔ا۔ا ۷-۲-۳ فروری۔مارچ ۱۹۴۴ ا
دنیائے ادب میں افادی رجحان کے بڑھتے ہوئے قدم کو بدلنے کے لیے ادب وفن کے جمالیاتی واخلاقی معیاروں کو مشرق و مغرب میں بلند کرنا ادیب کا ایک اہم فریضہ ہے۔ اس پہلو پر تبصرہ کرتے ہوئے صوبۂ

Marfat.com

بہار میں ادبی سرگرمیوں کا مختصر جائزہ پیش کیا ہے۔

۲۱۔ گذارش س۔ا۔ا ۷۔۴ اپریل ۱۹۴۴ ا۔۴

مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے مجوزہ ۱۶/ ۱۷/ ۱۸/ اپریل ۱۹۴۴ کے مجوزہ سالانہ اجلاس سے بہترین توقعات وابستہ کی گئی ہیں اور کہا ہے کہ خصوصاً مسلمانوں کے تعلیمی مسائل حل کرنے میں یہ ایک عہد ساز اجلاس ثابت ہوگا۔

۲۲۔ گذارش س۔ا۔ا ۷۔۵ مئی ۱۹۴۴ ا۔۴

سائنس اور ٹکنالوجی کے میدان میں روس کی ترقیات کا ذکر۔ روسی نظام تعلیم کا جائزہ۔ اس بات کا خصوصیت سے ذکر کہ روس اب مخلوط تعلیم کے مضر اثرات سے واقف ہو گیا ہے۔

اس لیے اسے ترک کردیا ہے۔ اسلام میں بھی مخلوط تعلیم ناپسندیدہ ہے۔ جدید تجربات بھی یہی بتاتے ہیں کہ یہ طرز تعلیم قومی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے۔

۲۳۔ گذارش س۔ا۔ا ۷۔۶ جون ۱۹۴۴ ا۔۵

اردو رسم الخط کی اصلاح پر زور۔ نستعلیق کو ترک کر کے نسخ کو اپنانے کا مشورہ۔ لیتھو کی جگہ ٹائپ کی طباعت کی وکالت پر زور۔

۲۴۔ گذارش س۔ا۔ا ۸۔۲ اگست ۱۹۴۴ ا۔۵

دوسری عالمگیر جنگ کی تباہ کاریوں کا تذکرہ۔ نظریۂ اشتراکیت کی تردید۔ نظام نو کی ضرورت پر زور۔ ایسے نظام کی وکالت جو اسلامی تعلیمات پر مبنی ہو۔

۲۵۔ گذارش س۔ا۔ا ۸، ۳۔۴ ستمبر اکتوبر ۱۹۴۴ ا۔۲

اردو کے فروغ اور اردو یونیورسٹی کے قیام کے امکانات پر ناگپور میں دانشوروں نے اظہار خیال کیا تھا، اس کو ایک مثبت قدم قرار دیتے ہوئے عثمانیہ یونیورسٹی، مسلم یونیورسٹی اور پنجاب یونیورسٹی سے استدعا کی گئی ہے کہ وہ اردو کے لیے مساعی کریں۔

Marfat.com

۲۶۔ گذارش س۔ا۔ا ۸۔۵ نومبر ۱۹۴۴ ا۔۲

بمبئی پلان سے بحث کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ اس میں ساری چمک موجود ہے جو ہٹلر کے ۱۹۳۳ء والے تعمیر نو کے پلان میں تھیں۔ آخر میں معاصر کو نیوز پرنٹ نہ ملنے پر نکتہ چینی۔

۲۷۔ گذارش س۔ا۔ا ۸۔۶ دسمبر ۱۹۴۴ ا۔۲

جان سارجنٹ مشیر تعلیم امریکہ کے اس بیان پر اظہار خیال کہ جنگ کے بعد بیس لاکھ معلمین کو خصوصی تربیت دی جائے گا۔

۲۸۔ گذارش س۔ا۔ا ۹۔ا جنوری ۱۹۴۵ ا

ہندوستان میں ڈراوڑی اور آریائی قوموں کے مظالم کا تذکرہ۔ دوسری جنگ عظیم میں ممالک حصہ لے رہے ہیں ان کی مذمت۔

۲۹۔ گذارش س۔ا۔ا ۹۔۲ فروری ۱۹۴۵ ا

ہندوستانی تہذیب کے اہم گوشوں پر روشنی اور اردو۔ ہندی مناقشے سے بحث۔

۳۰۔ گذارش س۔ا۔ا ۹۔۳ مارچ ۱۹۴۵ ا۔۲

اردو ادب میں بے راہ روی اور ابتری کے رجحان پر اظہار خیال۔ ایسے صحت مند عناصر کے فعال ہونے پر زور جو ایسے رجحانات کو بڑھنے سے روکیں۔ آخر میں معاصر کو کاغذ کا کوٹا ملنے پر حکومت کا شکریہ۔

۳۱۔ گذارش س۔ا۔ا ۹۔۴ اپریل ۱۹۴۵ ا۔۴

دوسری جنگ کے دوران ہٹلر کے رویے کی مذمت۔ حکومتِ ہند سماجی برادری کی ضرورتوں کو پورا نہیں کر رہی ہے، اس پر تنقید۔ آخر میں یہ اطلاع دی گئی ہے کہ بہار میں امتحانات کا نظم و نسق پٹنہ یونیورسٹی کو سونپا جارہا ہے۔

۳۲۔ گذارش س۔ا۔ا ۹-۵-۶ جون ۱۹۴۵ ا۔۴

دوسری جنگ عظیم کی تباہ کاریوں کا بیان۔ ایک صالح معاشرہ تعمیر کرنے کیلئے اسلامی تعلیمات کی پیروی کی ترغیب۔ چند ناگزیر حالات کے سبب معاصر

Marfat.com

کی اشاعت میں تاخیر کی معذرت۔

٣٣۔ گذارش س۔ا۔ا ٩۔٧ جولائی ١٩٤٥ ا۔٧

عالمی سیاسی صورت حال پر تبصرہ۔ ہندوستان کی آزادی کے مسئلہ کو عالمگیر مسئلہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ١٥/جون ١٩٤٥ء ہندوستان اور انگلستان کے تعلقات میں ایک اہم دن ہے کیونکہ لارڈ ویول نے دعوت صلح دی ہے۔

٣٤۔ گذارش س۔ا۔ا ٩-٨۔٩ اگست-ستمبر ١٩٤٥ء ا۔٧

دوسری جنگ عظیم کے خاتمہ پر اظہار اطمینان۔ یورینیم کے استعمال سے جو خوفناک نتائج برآمد ہوئے ہیں ان سے انتباہ۔ سائنس کی ایجادات کے بے جا استعمال سے نقصانات کا ذکر۔ روحانی اور اخلاقی اقدار پر زور۔

٣٥۔ گذارش س۔ا۔ا ٩۔١٠ اکتوبر ١٩٤٥ ا۔٧

فنون لطیفہ کی اہمیت پر زور۔ سائنس انسانی اقدار کو مٹا دیتی ہے اور انسان کے دل میں تنگ نظری اور تعصب پیدا کرتی ہے لیکن فنون لطیفہ قلب میں وسعت پیدا کرتے ہیں اور ہمدردی اور ترحم کے جذبات پیدا کرتے ہیں۔

٣٦۔ گذارش س۔ا۔ا ٩۔١١ نومبر ١٩٤٥ ا۔٥

بین الاقوامی صورت حال کا جائزہ۔ یورپ، بالخصوص انگلستان میں عوام کی بیداری پر تبصرہ۔ اعلیٰ انسانی اقدار پر زور۔

٣٧۔ گذارش س۔ا۔ا ٩۔١٢ دسمبر ١٩٤٥ ا۔٦

١٩٤٥ء کے تاریخی اور سیاسی حالات کا جائزہ۔ دوسری جنگ عظیم میں جاپان کی شکست، ہیروشیما پر ایٹم بم کا دھماکا، عرب لیگ کا ١٩٤٥ قیام، طرابلس میں آزادی، کمیونزم پر تنقید۔ آخر میں آل انڈیا ریڈیو نے اردو۔ہندی جھگڑے کا جو حل تلاش کیا، اس پر طنز۔

٣٨۔ گذارش س۔ا۔ا ١٠-ا۔٢ جنوری۔فروری ٤٦ ٢۔٦

Marfat.com

سرمایہ دارانہ نظام اور مغرب کی مادہ پرستی پر تنقید۔ اسلام کے روحانی نظام اور انسانی اقدار اپنانے پر زور۔

۳۹۔ گذارش س۔ا۔ا ۱۰-۳۔۴ مارچ۔اپریل ۱۹۴۶ ۲۔۹

ہندوستان کو آزادی مل جانے کی صورت میں اس کی اقتصادیات کا جائزہ۔ نیز موجودہ بدحالی کی ذمہ داری انگریزوں پر عاید کی گئی ہے۔

۴۰۔ گذارش س۔ا۔ا ۱۰۔۵ مئی ۱۹۴۶ ۱۔۶

"اُنس روحانی کی محرک وہ حسن جمال ہے جو مذہب، کلچر، حکمت وادب، فلسفہ، وفنون لطیفہ کے اندر جلوہ گر ہوتی ہے"۔ ساتھ ہی اُنس روحانی بھی انس حیوانی سے متاثر ہوتا رہتا ہے یہ وجہ ہے کہ فنون لطیفہ ثقافت اور مذہب میں بھی جنس کا پرتو نظر آتا ہے۔ انھیں امور سے اس اداریے میں بحث کی گئی ہے۔

۴۱۔ گذارش س۔ا۔ا ۱۰۔۶ جون ۱۹۴۶ ۱۔۴

دنیا کے مذاہب پر طائرانہ نظر۔ اسلام کی برتری کا دعویٰ۔ اور کہا ہے کہ اسلام تمام مذاہب اور ثقافتوں کا حسین گلدستہ ہے۔ اسلام سے انکار تہذیب وتمدن اور مذہب کی عالمگیر حقانیت اور اس کے صالح ارتقاء سے انکار ہے۔

۴۲۔ گذارش س۔ا۔ا ۱۰۔۷ جولائی ۱۹۴۶ ۱۔۵

عہد وسطیٰ کے مذہب، سماج نیز تہذیبی ذہنیت سے بحث۔ یورپی تہذیب کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے اور اس کے معائب کو اُجاگر کر کے اسلامی تہذیب کی برتری ثابت کی ہے۔ اسلام کو مذہب اور ثقافت کا حسین مجموعہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ روحانیت اور اخلاق کا تکملہ آنحضرتؐ پر ہوا۔ آخر میں دعویٰ کیا ہے کہ بالآخر اسلام تمام انسانیت کی روحانی تسکین کا مرکز بن جائے گا۔

۴۳۔ گذارش س۔ا۔ا ۱۰،۸۔۹ اگست، ستمبر ۱۹۴۶ ۱۔۵

مروجہ نظام تعلیم سے بحث۔ اس کی خامیوں کی نشاندہی۔ مذہبی تعلیم پر

Marfat.com

زور۔

۴۴۔ گذارش | س۔ا۔ا | x۔x | نومبر ۴۶۔ مارچ ۱۹۴۷ | ۳۔۵

عہد میر و غالب کا مختصر جائزہ سلطنت مغلیہ کے زوال کے بعد مسلمانوں کی تباہ حالی کے اسباب پر روشنی۔ نیز معاصر کی اشاعت میں تاخیر پر معذرت۔

۴۵۔ گذارش | س۔ا۔ا | x۔x | جولائی ۱۹۴۷ | ۳۔۷

روس اور امریکہ کی خارجہ پالیسی پر تنقید۔ اگر یہ دونوں اپنے رویہ میں تبدیلی نہیں لاتے تو تیسری عالمی جنگ کا شدید خطرہ

۴۶۔ گذارش | س۔ا۔ا | x۔۴ | اگست ۱۹۴۹ | ۳۔۶

ترقی پسند ادبی تحریک پر تنقید۔ زندگی اور فن کو زندہ رکھنے والی قوت توازن پر زور جو انفرادی اور اجتماعی میلانات کے امتزاج سے پیدا ہوتی ہے۔

۴۷۔ گذارش | س۔ا۔ا | x، ۵۔۶ | ستمبر۔ اکتوبر ۱۹۴۹ | ۳۔۹

جوہری ہتھیاروں کی تباہی سے محفوظ رہنے کے لیے اقوام متحدہ کی اہمیت پر زور۔ اس خیال کا اظہار بھی کیا ہے کہ مساوات، صحیح نصب العین اور پختہ ایمان کے بغیر ممکن نہیں۔ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو مکمل مساوات کا تصور پیش کرتا ہے۔ اس میں معاشی اور معاشرتی دونوں قسم کی مساوات شامل ہیں۔

آرٹ

۴۸۔ قومی آرٹ، مترجمہ کاظم حسین | شاہد سہروردی | ا۔۲ | دسمبر ۱۹۴۰ | ۵۴۔۵۸

۴۹۔ ایضاً (قسط ۲) | ایضاً | ۲۔ا | مئی ۱۹۴۱ | ۵۶۔۵۹

قومی آرٹ کی تعریف اور اس کی وسعت اور تنوع۔ ہر قوم کا آرٹ دوسرے قومی آرٹ سے مختلف ہوتا ہے۔ قومی آرٹ صرف اُسی وقت پُر اثر اور جاندار ہوسکتا ہے جب یہ آبادی سے قبل رونما ہونے والے تغیرات تصرفات اور غیر ملکی اثرات قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

Marfat.com

اخلاقیات

۵۰۔ دروغ گوئی زین العابدین ×۔۵۔۶ ستمبر-اکتوبر ۱۹۴۹ ۱۰۸۔۱۱۱

جھوٹ اور دروغ گوئی اخلاقی عیوب میں بدترین عیب ہے۔ لیکن فی زمانہ یہ اتنا ہی عام ہے۔ اس عیب کے مرتکب دراصل وہی لوگ ہوتے ہیں جو نفسیاتی اور، ذہنی طور پر مریض ہوتے ہیں۔ دروغ گوئی کی اقسام سے بحث کرتے ہوئے معاشرے پر اس کے خراب اثرات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

ادب۔تنقید

۵۱۔ آرٹ اور بے ربطی مجتبیٰ احمد ۹-۵-۶ مئی۔جون ۱۹۴۵ ۶۹۔۷۷

مضمون نگار کے خیال میں شاعری فن کی سب سے زیادہ ترقی یافتہ شکل ہے لیکن اس میں بے ربطی پائی جاتی ہے جس کا بنیادی سبب یہ بتایا ہے کہ ہمارے شاعر غیر ضروری الفاظ کا استعمال کثرت سے کرتے ہیں۔

۵۲۔ ادب اور افادیت پروفیسر محسن مئی۔جون ۱۹۴۹ ۱۶۔۱۹

ادب کی افادیت سے بحث کرتے ہوئے کہا ہے کہ علم کی تین اقسام ہیں (۱) سائنس، (۲) ادب، (۳) فلسفہ- ادب، سائنس اور فلسفہ وافادیت سے بحث کرتے ہوئے کہا ہے کہ ادب کی افادیت سے مراد ادب کا اجتماعی زندگی کے لیے مفید ہونا سمجھا جاتا ہے۔ ادب میں افادیت کے دخل نے ایک نئی صنف ادب کو جنم دیا ہے۔ مصنف موصوف کا کہنا ہے کہ ادب کا سب سے مفید مقصد ذہن انسانی کا ارتقا ہے اور جسے کلچر بھی کہا جاتا ہے ادب کا یہی ایک مقصد اسے سائنس اور فلسفہ کی افادیت سے علیٰحدہ کرتا ہے۔ اور جہاں تک سائنس اور فلسفہ کا تعلق ہے اس سے انفرادی نشوونما ہوتی ہے۔

Marfat.com

۵۳ ادب اور موجودہ انتشار سید سلطان احمد نومبر-دسمبر ۱۹۴۹ ۹-۱۲

ادب اور زندگی کے رشتے، تنقیدی ادب کی پیداوار اور ادب کے رجحانات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۵۴۔ اسلوب بیان اور شخصیت

مترجمہ ذکی الحق اختر زین العابدین x-۴ اگست ۱۹۴۹ ۵۸-۶۱

اسلوب نگارش اور شخصیت کا باہمی تعلق۔ اس خیال کی تردید کہ ''اسلوب بیان سے مصنف کی شخصیت کا پتہ لگانے کی کوشش لغو ہے''۔ مضمون نگار کا کہنا ہے کہ اسلوب کوئی ہر وقت حاصل ہونے والی میکانیکی شے نہیں ہے بلکہ ہر مصنف کا انداز بیان اس کی شخصیت کی مانند بتدریج ارتقا اور پختگی کے منازل طے کرتا ہے۔

۵۵ اشارات قاضی عبدالودود ۳-۴ فروری ۱۹۴۲ء ۵۳-۵۷

داستان اردو مولفہ خیالؔ اور مناظر احسن گیلانی کے مضمون پر اظہار خیال۔

۵۶۔ تبصرہ اسلم عظیم آبادی ۱۰-۵ مئی ۱۹۴۶ء ۵۲-۵۴

اردو ادب کی موجودہ صورت حال سے بحث کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ اب غزل کی فرسودگی اور پائمالی ختم ہو چکی ہے اور نظم کی ہیئت میں تبدیلیاں آ رہی ہیں۔ یہ ایک خوش آیند بات ہے بعد از اں ناول، افسانہ اور ڈراما کو بھی موضوع بحث بنایا گیا ہے۔

۵۷۔ ترقی پسند تنقید نواب کریم x-۳۰ ۱۹۷۵ء ۱۱۹-۱۳۰

کارل مارکس اور اینگلز کے معاشی اور اشتراکی نظریات سے بحث۔ ان نظریات کی تین حصوں- جاگیرداری، سرمایہ داری اور اشتراکی- میں تقسیم۔ ترقی پسند نقاد کے متعلق اس رائے کا اظہار کہ وہ مارکس کے مادی جدلیات کے اقتصادی فلسفہ کو حرف آخر سمجھ کر ادب کو بھی اسی کسوٹی پر جانچنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۵۸۔ تنقید اور نقاد احمد حسن ۹-۸،۹ اگست-ستمبر ۱۹۴۵ء ۱۲-۱۶

Marfat.com

۵۹۔ ایضاً (قسط ۲) ایضاً ۹۔۱۰ اکتوبر ۱۹۴۵ ۵۴۔۵۸

۶۰۔ تنقید اور نقاد (قسط ۳) احمد حسن ۹۔۱۱ نومبر ۱۹۴۵ ۶۔۸

اصول نقد اور نقاد کے فرائض سے تفصیلی بحث۔ فن تنقید اور نقاد کے منصب پر روشنی۔ اس خیال کا اظہار کہ قلم اٹھانے سے قبل نقاد اپنی تمام تر ذمہ داریوں کو پورا کر لے۔ ساتھ ہی اپنے اندر تحقیقی صلاحیت پیدا کرے تا کہ وہ اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے انجام دے سکے۔

۶۱۔ تنقید کیا ہے؟ کلیم الدین احمد مئی جون ۱۹۴۹ ۲۰۔۲۱

تنقید کیا ہے؟ کے عنوان سے آل احمد سرور صاحب کی مرتب کی ہوئی تنقیدی کتاب جس میں اسی عنوان کے تحت سرور صاحب کا ایک مضمون ہے۔ اس عنوان کے تحت مضمون میں سرور صاحب کے تنقیدی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ سرور صاحب کا قول ہے کہ ''تنقید اپنی ذات سے نہیں کسی دوسری چیز سے وابستہ ہے'' لیکن مصنف موصوف کا کہنا ہے کہ ''دوسری چیز'' پر ہی زیادہ زور دیتے ہیں حالانکہ دوسری چیز سے تنقید وابستہ ہے لیکن تنقید بذات خود بھی کوئی چیز ہے۔ نیز دیگر خیالات کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ادبی تنقید میدان ادب تک محدود نہیں ادب سے صحیح دلچسپی محض ادبی نہیں بلکہ سماجی، انصاف و تنظیم اور کلچر کی صحت سے وابستہ ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ادب کو عام ذہنی تربیت کا مرکز بنایا جا سکتا ہے۔

۶۲۔ تنقید کیا ہے؟ کلیم الدین احمد ×۔۴ اگست ۱۹۴۹ ۱۰۔۱۷

ادبی تنقید کی تعریف۔ اس کے معانی و مفاہیم سے استدلالی بحث اور اس کی افادیت، اہمیت اور ضرورت کا جائزہ۔

۶۳۔ تنقید کی ضرورت کلیم الدین احمد ۷۔۱ جنوری ۱۹۴۴ ۷۔۱۲

تنقید اور اصول تنقید سے بحث۔ تنقید کی افادیت اور اہمیت پر روشنی۔ تنقید سے انکار کو خودکشی کا مترادف قرار دیا ہے

۶۴۔ حواشی قاضی عبدالودود ×۔۱۸ جولائی ۱۹۶۲ ۱۴۶۔۱۵۲

Marfat.com

ترتیب متن اور حواشی کے فن اور اصول سے بحث۔ ساتھ ہی اس سلسلہ میں تذکرہ نگاروں کی غلطیوں کی نشاندہی۔

۶۵۔ خطبہ صدارت آل احمد سرور ۱۰-۱-۲ جنوری-فروری۱۹۴۶ ۷-۱۲

بزم ادب پٹنہ کے زیر اہتمام منعقدہ سمینار میں پڑھا گیا صدارتی خطبہ۔ موجودہ ادب پر طائرانہ نظر ڈالتے ہوئے کہا ہے کہ "اردو ادب نہ اب شعرا کی کمائی ہے اور نہ ہی دہلی و لکھنؤ کی جائداد۔ بیسویں صدی کے ادب میں وسعت ہے، گہرائی ہے"۔ علامہ اقبال کے کلام پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ان کے یہاں مغرب کے خلاف اعلان جنگ بہت واضح ہے، اس خیال کا اظہار بھی کیا ہے کہ جس طرح ایک زمانہ میں غزل مقبول تھی اسی طرح موجودہ زمانے میں افسانے مقبول ہیں۔

۶۶۔ روایات محمد فضل الرحمٰن ۳-۴ جولائی ۱۹۴۲ ۱-۱۲

ہماری شاعری کی شاندار اور عالی شان عمارت ماضی کی صحت مند روایات پر قائم ہے لہٰذا ادب کو پرکھتے وقت ماضی کی روایات کو بھی معیار نقد بنانا چاہیے۔ اسی سلسلہ میں مغربی اور مشرقی ادبیات سے استدلال پیش کیا گیا ہے۔

۶۷۔ روایات اور ذاتی صلاحیتیں سید فضل احمد ۷-۶ جون ۱۹۴۴ ۱۴-۱۷

ادب، اس کی تخلیق اور بقاء کے لیے روایات کی اہمیت اور افادیت سے بحث اور ان کی پاسداری پر زور۔

۶۸۔ فن اور ماحول اختر اورینوی ۳-۲ دسمبر ۱۹۴۱ ۱-۷

زندگی ماضی کی یادگار اور مستقبل کی پیامبر ہوتی ہے۔ تجربات فن کار کے حساس دل اور ذکی الحس دماغ میں ردعمل پیدا کرتے ہیں۔ فن بغیر صداقت اور تجربات کے ممکن نہیں۔ نیز اس رائے کا بھی اظہار کہ اردو ادب ابھی تک ماحول کا ترجمان نہیں ہوا ہے۔ البتہ ایسے آثار ضرور نظر

Marfat.com

آرہے ہیں۔

۶۹۔ مارکسیت اور ادب　کلیم الدین احمد　۱۰۔۵　مئی ۴۶　۷۔۱۴

مارکسی نظریہ کی تشریح۔ ہیگل اور مارکس کے نظریوں میں مماثلت۔ اس رائے کا اظہار کہ مارکس نے ادب میں نہایت قیمتی اضافے کیے ہیں البتہ اتنا ضرور ہے کہ مارکسیت اسباب و نتائج میں ہمیشہ خلط مبحث کرتی ہے۔

۷۰۔ مرکزی ادب　امام الدین رام نگری　۱۰۔ا۔۲　x۔x　۷۸۔۸۵

معاصر (اکتوبر ۱۹۴۵) کے اداریے بعنوان 'گذارش' پر تنقید و تبصرہ۔ ادب میں اشتراکی نقطۂ نظر پر تنقید اور اسلامی اقدار اپنانے پر زور۔ زیر نظر اداریے میں پیش کیے گئے خیالات سے مجموعی طور پر اتفاق۔

۷۱۔ مطالعات　قاضی عبدالودود　x۔۱۸　جولائی ۱۹۶۲　۶۶۔۱۰۰

'یادداشت' کتابی شکل اختیار کر چکی ہے۔ یہاں اسی کتاب سے کچھ اوراق پیش کیے گئے ہیں۔ ساتھ ہی غزلوں کے علاوہ دیگر اصناف سخن کا جائزہ۔ حاشیوں میں چند اغلاط کی نشاندہی۔

ادبی شخصیتیں۔ سوانح و انتقاد

۷۲۔ آل احمد سرور　کلیم الدین احمد　x۔۱۰　اگست ۱۹۵۷　۱۔۵۶

'اردو تنقید پر ایک نظر' کا ایک باب۔ اس میں پروفیسر آل احمد سرور کے تنقیدی شعور کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس خیال کا اظہار کہ سرور صاحب کے یہاں خودنمائی پائی جاتی ہے۔ اس قسم کی خودنمائی جارج برنارڈ شا کے یہاں بھی ملتی ہے لیکن وہ اسے زیب دیتی ہے۔ مضمون نگار کا یہ بھی کہنا ہے کہ سرور صاحب کے یہاں کوئی حتمی بات نہیں ملتی اُن کا فیصلہ 'ہاں' اور 'نہیں' کے درمیان معلق رہتا ہے۔

Marfat.com

۷۳۔ ابوالکلام آزاد کے
اسلوب کی چند خصوصیتیں عبدالمغنی ۱۵۔× ×۔× ۱۲۸۔۱۴۴

مولانا ابوالکلام آزاد کے منفرد اسلوب نگارش اور اُن کی جدت طرازی سے تفصیلی بحث۔ ان کی فطری تڑپ، ذہنی عبقریت اور علمی سوز نے انھیں اردو ادب میں نمایاں مقام عطا کیا ہے۔ نیز ان کے انانیتی اور الہامی ادب میں انسانی حسیات کی دھڑکن سنائی دیتی ہے۔

۷۴۔ استادِ محترم اقبال حسین ×۔۲۶ ×۱۹۷۳ ۳۵۔۵۰
عظیم الدین احمد کی شخصیت پر ایک تاثراتی مضمون۔

۷۵۔ افتتاحیہ فخر الدین علی احمد ×۔۳۱۔۳۴ ۷۶۔۱۹۷۹ ح۔د

قاضی عبدالودود کی خدمات کو سراہتے ہوئے اُن پر 'معاصر' کا خصوصی شمارہ شائع کرنے پر اظہارِ مسرت۔ ساتھ ہی قاضی صاحب سے اپنے ذاتی مراسم کا تذکرہ۔

۷۶۔ ایک خط رشید احمد صدیقی ۶۔۵۔× ستمبر-اکتوبر ۱۹۴۹ ۱۱۴

۲۳ر ستمبر ۱۹۴۹ء کا ایڈیٹر معاصر کے نام مکتوب جس میں عظیم الدین احمد کے انتقال پر تعزیت کی گئی ہے اور اُن سے اپنے مراسم کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

۷۷۔ ایک خط امتیاز علی خاں عرشی ×۔۳۱۔۳۴ ۷۶۔۱۹۷۹ ۳۱۔۳۲

مدیر معاصر کے نام مکتوب جس میں قاضی عبدالودود نمبر کے لیے مضمون لکھنے سے معذرت کا اظہار کیا گیا ہے اور ان کے لیے درازیٔ عمر کی دعا کی گئی ہے ساتھ ہی انھیں ''اردو زبان کے تمام تحقیقی خدمت انجام دینے والوں کا راہ نما'' قرار دیا ہے۔

۷۸۔ ایک قاموسی شخصیت محمد حسن ×۔۳۱۔۳۴ ۷۶۔۱۹۷۹ ۴۷۔۶۳

قاضی صاحب کی زندگی اور اُن کے علمی، ادبی اور تحقیقی کارناموں کا جائزہ لیتے ہوئے کہا ہے کہ قاضی عبدالودود دراصل شخص کا نام نہیں ایک طرزِ زندگی کا نام ہے اور یہ طرزِ زندگی ایسے منافق سماج اور

Marfat.com

مصلحت پرست ماحول میں بسر ہو رہا ہے جہاں سچائی کا اظہار سب سے بڑا جرم رہا ہے۔ ماحول اور شخصیت کا یہی تضاد قاضی صاحب کی عظمت کا راز ہے۔

۷۹۔ بت شکن محقق — گیان چند جین — ×-۳۱-۳۴ — ۷۶-۱۹۷۹ — ۶۴-۱۱۹

قاضی عبدالودود کو ایک عظیم محقق بتاتے ہوئے اس بات کا اعتراف کہ 'مثنویات' پر تحقیقی کام کے دوران قاضی صاحب سے بہت استفادہ کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ امتیاز علی خاں عرشی اور قاضی عبدالودود میں بحیثیت محقق بہت سی باتیں مشترک ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ عرشی صاحب کسی پر طنز نہیں کرتے جب کہ قاضی صاحب کی کوئی تحریر تیر و نشتر سے خالی نہیں ہوتی۔

۸۰۔ پروفیسر محفوظ الحق (مرحوم) — ح۔ع — ۱۰-۸-۹ — اگست تمبر ۱۹۴۶ — ۶-۸

پروفیسر محفوظ الحق کا تعلق پٹنہ سے تھا لیکن ملازمت کے سلسلہ میں زیادہ تر قیام کلکتہ میں رہا۔ مدتوں تک پریسیڈنسی کالج کلکتہ کے شعبۂ فارسی سے وابستہ رہے۔ شعبہ کے صدر بھی رہے۔ اس کے علاوہ ہسٹاریکل سوسائٹی آف بنگال کے رکن اور اس کے انگریزی جرنل کے نائب مدیر بھی رہے۔ پٹنہ میں انتقال ہوا۔ مضمون کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مضمون نگار سے پروفیسر مرحوم کے خصوصی مراسم تھے۔

۸۱۔ تحقیق کا معلم ثانی — رشید حسن خاں — ×-۳۱-۳۴ — ۱۹۷۶-۱۹۷۹ — ۱۲۰

قاضی عبدالودود کی تحقیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے انھیں تحقیق کا معلم ثانی قرار دیا ہے۔ مضمون نگار کے خیال میں محقق اول محمود شیرانی ہیں۔

۸۲۔ تعین زمانہ	قاضی عبدالودود	×-۱	مئی ۱۹۵۱	۱۵۸
۸۳۔ ایضاً (قسط ۲)	ایضاً	×-۲	جنوری ۱۹۵۲	۲۲-۲۵
۸۴۔ ایضاً (قسط ۳)	ایضاً	۲-۸	×-×	۱۰۱-۱۲۴
۸۵۔ ایضاً (قسط ۴)	ایضاً	×-۱۰	اگست ۱۹۵۷	۹۴

Marfat.com

۸۶۔ ایضاً (قسط ۵) ایضاً x۔۱۸ جولائی ۱۹۵۲ ۷ ۱۴۷۔۱۵۲

۸۷۔ ایضاً (قسط ۶) ایضاً x۔۲۳ x۔۱۹۷۲ ۱۰۲ ۱۰۲۔۱۰۷

تقریباً ۱۲۵ شعرا کا ان کے اشعار اور تذکروں کے حوالے سے تعین اور ان کے مختصر حالاتِ زندگی اور تاریخ ولادت و وفات کا تعین۔

۸۸۔ ڈاکٹر عظیم الدین احمد سے میرا تعارف بیدل عظیم آباد جولائی ۱۹۴۹ ۸-۹

بیدل عظیم آبادی کا ڈاکٹر عظیم الدین احمد کے انتقال پر ملال پر اپنا تاثر اور ان کی خصوصیات اور اپنی ملاقات کا مختصر تعارف پیش کیا ہے۔ بیدل کا کہنا ہے کہ ڈاکٹر عظیم الدین مرحوم نے نہایت خندہ پیشانی اور حد درجہ سادگی سے مجھ سے گفتگو شروع کی۔ انھوں نے اس کا احساس نہ ہونے دیا کہ میں ایک جید عالم، ماہر لسانیات اور ممتاز شاعر ہوں۔ ملاقات ہونے پر الہیات، سیاسیات، اقتصادیات، معاشیات اور مابعد الطبیعات کے مسائل پر گفتگو ہوا کرتی۔

۸۹۔ سعادت حسن منٹو کی افسانہ نگاری اختر اورینوی x۔۹ جنوری ۱۹۵۶ ۸۱۔۱۱۶

ترقی پسند تحریک کے پس منظر میں منٹو کی افسانہ نگاری کا تنقیدی تجزیہ۔ مضمون نگار منٹو کو عظیم فنکار تسلیم کرتے ہیں۔ آخر میں سید حسن عسکری کے اس قول کی تائید کی ہے کہ ''منٹو اردو کا سب سے بڑا افسانہ نگار ہے۔ منٹو اگر موپاساں تک نہیں پہنچ سکا تو اس میں اس کی نہیں بلکہ اسکے ادوار و ماحول کا قصور ہے''۔

۹۰۔ شاد عظیم آبادی اور قاضی عبدالودود محمد منصور عالم x-۳۱۔۳۴ ۷۶۔۱۹۷۹ ۳۱۴-۳۲۱

قاضی عبدالودود کو شاد عظیم آبادی سے خصوصی تعلق خاطر تھا۔ اسی سبب سے وہ شاد کا کلام اپنے ہی صرف خاص سے اپنی نگرانی میں شائع کرانا

Marfat.com

چاہتے تھے۔لیکن کسی وجہ سے شادان سے کبیدہ خاطر ہوگئے اس لیے
اشاعت کا کام انجام پذیر نہ ہوسکا۔اس کے علاوہ بھی متعدد واقعات
ہیں جو دونوں کے مراسم کو ظاہر کرتے ہیں۔زیر نظر مضمون میں ان سب
کی نشاندہی کی گئی ہے۔

۹۱۔ شاہ علی اکبر قاصد   سید محمد حسنین   x_۲۶   x_۱۹۷۳   ۵۸_۵۱

قاصد (۱۹۱۹ء۔۱۹۶۲ء) بہار کی ایک ادبی شخصیت تھے۔فن ترجمہ
میں مہارت رکھتے تھے،شاعر بھی تھے۔اس کے علاوہ ایک صاحب
طرز انشا پرداز بھی تھے۔زیر نظر مضمون میں ان کی ہمہ جہتی صفات کا
جائزہ لیا گیا ہے۔

۹۲۔ عبدالحق بحیثیت
محقق (قسط ۱)   قاضی عبدالودود   ۱۳   x_x   ۱۷۷_۸۹

۹۳۔ ایضاً (قسط ۲)   ایضاً   ۲۴   جولائی ۱۹۵۹   ۸۸_۳۳

انتخاب کلام میر،تمہ تبصرۂ ذکر میر،نکات الشعرا،خطبات گارسیں دتاسی
دیوان تاباں،اور عقد ثریا وغیرہ کی روشنی میں مولوی عبدالحق کے تحقیقی
کارناموں کا تنقیدی جائزہ۔اور ترتیب متن سے متعلق چند نقایص کی
نشاندہی۔

۹۴۔ علامہ عظیم الدین احمد   یوسف الدین احمد بلخی   x_۵_۶   ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹   ۱۱۵_۱۱۷

عظیم الدین احمد کے انتقال پر تعزیتی مضمون۔اس میں ان کے ادبی
ذوق کے علاوہ مذہبی عقائد پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

۹۵۔ قاضی صاحب   سید حسن   x-۳۱_۳۴   ۷۶_۱۹۷۹   ۲۷۰-۲۸۵

قاضی عبدالودود سے اپنے تعلقات کا ذکر جنکی ابتدا ۱۹۳۵ء میں
ہوئی۔نیز ان کے علمی اور تحقیقی کاموں کا جائزہ۔

۹۶۔ قاضی صاحب   محمد ذکی الحق   x-۳۱_۳۴   ۷۶-۱۹۷۹   ۱۵۱-۲۵۹

قاضی عبدالودود اور ان کے خاندان کے دیگر افراد کا تذکرہ۔قاضی
صاحب کے مذہبی خیالات سے بحث۔مضمون نگار کا کہنا ہے کہ قاضی

Marfat.com

صاحب سرسید کے نیچری افکار سے بے حد متاثر تھے۔ یہی وجہ ہے
کہ وہ حق پسند ہیں اور بغیر دلیل کوئی بات تسلیم نہیں کرتے۔

۹۷۔ قاضی صاحب جیسا
میں انھیں دیکھ سکا   صدرالدین فضا x-۱-۳۱-۳۴ ۷۶-۱۹۷۹ ۲۹۳-۲۸۶
قاضی عبدالودود کے تحقیقی کمالات کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے
کہ مولوی عبدالحق بھی اگرچہ محقق مانے جاتے ہیں لیکن وہ ہمیشہ تحقیق
سے اپنا دامن بچاتے رہے۔ جبکہ قاضی صاحب نے اردو میں تحقیق
کو ایک نیا انداز عطا کیا اور اسکے دامن کو وسیع کیا۔

۹۸۔ قاضی صاحب عالم
اور انسان   سید حسن عسکری x-۱-۳۱-۳۴ ۷۶-۱۹۷۹ ۲۰۷-۱۸۵
قاضی عبدالودود کے علمی و ادبی کارناموں کا تذکرہ۔ قاضی صاحب
سے اپنے روابط کا ذکر۔ مضمون نگار نے انھیں عظیم فنکار اور اعلیٰ
اقدار کا حامل انسان بتایا ہے۔ ان کے مذہبی افکار کے بارے میں
بتایا ہے کہ وہ نہ تو مذہبی شخص ہیں اور نہ ہی مذہب سے بیزار بلکہ ایک
آزاد خیال انسان ہیں۔

۹۹۔ قاضی عبدالودود   دوارکا داس شعلہ x-۱-۳۱-۳۴ ۷۶-۱۹۷۹ ۱۸۴-۱۷۰
قاضی صاحب کے علمی، ادبی اور تحقیقی کمالات کا جائزہ۔ اس رائے کا
اظہار کہ وہ ادب کے معاملہ میں ہی صاحب الرائے نہیں ہیں بلکہ نجی
معاملات میں بھی ان کی رائے وقیع ہوتی ہے البتہ اتنا ضرور ہے کہ
خطوط کا جواب دینے کے قطعاً پابند نہیں ہیں۔

۱۰۰۔ قاضی عبدالودود   مختارالدین احمد x-۱-۳۱-۳۴ ۷۶-۱۹۷۹ ۴۷-۴۳
قاضی صاحب کے سوانح حیات اور اُن کے ادبی رجحانات کا تجزیہ۔ اس
مضمون میں حقائق کی بہت سی غلطیاں در آگئی ہیں جن کی تصحیح خود قاضی
صاحب نے آئندہ شمارے میں کر دی ہے۔

۱۰۱۔ قاضی عبدالودود   یوسف حسین خاں x-۱-۳۱-۳۴ ۷۶-۱۹۷۹ ۴۷-۴۳

Marfat.com

قاضی عبدالودود سے اپنے تعلقات کا تذکرہ۔ ساتھ ہی اُن کے تحقیق اور تنقیدی کارناموں کا جائزہ۔ یوسف صاحب کا خیال ہے کہ قاضی صاحب کا انداز تحقیق مشہور فرانسیسی محقق 'سینٹ بوؤ' سے مشابہ ہے۔

۱۰۲۔ قاضی عبدالودود اور سیاسیات — انیس الرحمٰن — x-۳۱-۳۴ — ۱۹۷۹-۷۶ — ۴۰۶-۴۲۰

قاضی صاحب کے سیاسی نظریات کا تجزیہ۔ اردوے معلیٰ اور الہلال کے مطالعہ سے ان کے سیاسی شعور کی نشوونما۔ ان کی سیاسی دلچسپیوں کی تین حصوں میں تقسیم۔ تحریک آزادی اور کانگریس سے وابستگی، آزادی اور مسلم لیگ سے وابستگی اور بین الاقوامی سیاست۔

۱۰۳۔ قاضی عبدالودود صاحب — مالک رام — x-۳۱-۳۴ — ۱۹۷۹-۷۶ — ۳۸-۴۶

مضمون نگار کا خیال ہے کہ ''ان کی حیثیت فرد سے زیادہ ایک ادارے کی ہے۔'' وہ یورپی زبانوں میں انگریزی کے علاوہ فرانسیسی زبان بھی بہت اچھی جانتے تھے۔ وہ حافظِ قرآن بھی تھے۔

۱۰۴۔ قاضی عبدالودود کا ننھیالی خاندان — سید شاہ عطاء الرحمٰن — x-۳۱-۳۴ — ۱۹۷۹-۷۶ — ۲۰۸-۲۲۱

ابتدا میں قاضی صاحب کے ددھیالی خاندان کے بارے میں مختصر معلومات فراہم کر کے اُن کے ننھیالی خاندان کے متعلق تفصیلات پیش کی ہیں۔ مضمون نگار کا کہنا ہے کہ حضرت موسیٰ رضا کے واسطے سے یہ سلسلہ حضور اکرم تک منتہی ہوتا ہے۔ اسطرح قاضی صاحب کا تعلق سادات رضویہ سے ہوا۔

۱۰۵۔ کچھ قاضی صاحب کے بارے میں — عابد رضا بیدار — x-۳۱-۳۴ — ۱۹۷۹-۷۶ — ۲۹۳-۳۱۳

قاضی صاحب کا سلسلہ وار تذکرہ۔ اس بات پر اظہار افسوس کہ ان کی تحریروں کا مطالعہ بہت کم لوگ کرتے ہیں حالانکہ ان کی تحقیقات بہت دقیع ہیں۔ ان کے علاوہ آپ کا رسالہ ''معیار'' بھی اعلیٰ تحقیقی جریدہ

Marfat.com

ہے۔ نیز قاضی عبدالودود، پروفیسر کلیم الدین احمد اور سید حسن عسکری کا ایک ہی وقت میں پٹنہ میں جمع ہونا یقیناً فال نیک ہے۔ کسی ایک شہر میں ایک ہی وقت میں ایسی بلند پایہ ادبی اور تحقیقی معتبر شخصیات کا یک جا ہونا پٹنہ کے لیے باعث افتخار ہے۔

۱۰۶۔ کلام دل | قاضی عبدالودود | ۱-۶ | اپریل ۱۹۴۱ | ۳۱۔۳۲

شیخ محمد عابد دل عظیم آبادی اردو کے مشہور شاعر شیخ محمد روشن جوشش عظیم آبادی کے برادر بزرگ تھے۔لیکن ادبی دنیا میں اپنے برادر خورد کے مقابلے میں بہت کم مشہور ہوئے۔ان کے والد غیر مسلم تھے جن کا نام جسونت رائے ناگر تھا۔معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں بھائی مشرف بہ اسلام ہوئے۔دل عظیم آبادی کا شمار اپنے عہد کے عارفوں میں ہوتا تھا۔وہ صاحب دل اور عابد و زاہد انسان تھے۔دنیا و علائق دنیا سے بے نیاز و بے پروا۔اسی لیے بام شہرت پر نہ پہنچ سکے۔وہ اردو اور فارسی کے اچھے شاعر تھے۔قاضی صاحب نے تذکرۂ شورش سے اخذ کر کے یہاں انکے چند اشعار درج کردیے ہیں۔

۱۰۷۔ کلیم الدین احمد اردو

تنقید | سید سلطان احمد | مئی-جون ۱۹۴۹ | ۳۲ | ۳۲-۳۷

عطا محمد کا مضمون ''نئے نقاد کلیم الدین احمد'' کے عنوان سے رسالہ ''نیا دور'' کراچی میں شائع ہوا تھا۔اس مضمون میں کلیم الدین احمد کے انداز تنقید کو تخریبی اور منفی ثابت کیا گیا تھا۔اس کی تردید میں یہ مضمون لکھا گیا ہے۔اس مضمون میں اردو ادب و تنقید کے عام پس منظر کا جائزہ لیتے ہوئے کلیم الدین احمد کے تنقیدی رجحانات پر روشنی ڈالی گئی ہے،اور کہا گیا ہے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ کلیم الدین احمد نے اردو ادب کو انگریزی ادب کے اصولوں پر جانچنے اور پرکھنے کی کوشش کی ہے۔تو انہوں نے کلیم الدین کو سمجھا ہے اور نہ ہی ادب کی ماہیت سے واقف ہیں۔کلیم الدین احمد کی تنقید، سائنٹفک، ٹھوس

Marfat.com

ہوتی ہے اور وہ سطحی جذباتیت سے بلند ہو کر تنقید کرتے ہیں۔ان کی تنقید میں تعمیری پہلو موجود ہے۔عطا محمد ذاتیات میں الجھ کر رہ گئے ہیں۔

۱۰۸۔ کل من علیھا فان　　س۔ح　　جولائی ۱۹۴۹　　۳-۵

معاصر کے سابق ایڈیٹر ڈاکٹر عظیم الدین احمد محبوب حقیقی سے جا ملے۔ان کی وفات ۱۹ر مئی کو ہوئی۔اس کی اطلاع کے علاوہ ان کی مختصر سوانح عمری بھی پیش ہے۔

۱۰۹۔ کیچلیاں و بال جبریل　سید سلطان احمد　x۔۵۔۶　ستمبر۔اکتوبر　۳۰۔۳۵

جناب اختر اورینوی کے افسانے کیچلیاں اور بال جبریل، کا جائزہ۔مضمون نگار کا خیال ہے کہ اس میں کوئی نئی بات نہیں ہے۔اس موضوع کو مرزا غالب اور علامہ اقبال نظم کر چکے ہیں۔تاہم افسانوی ادب میں پہلی بار اس کو برتا گیا ہے لہذا یہ قابل قدر ہے۔

۱۱۰　لنکا سے ایک خط　اختر انام　x۔۴　اگست ۱۹۴۹　۶۳۔۶۴

عظیم الدین احمد کے انتقال پر مدیر معاصر کے نام تعزیتی خط

۱۱۱۔ ...لیکن تو چیزے دیگری　سید محمد حسنین　x-۳۱۔۳۴　۷۶۔۱۹۷۹　۲۲۲-۲۵۰

قاضی عبدالودود کو خراج عقیدت اس بات کا بھی اعتراف کہ مضمون نگار کے ایک مقالہ میں انھوں نے متعدد غلطیوں کی نشاندہی کی تھی جوان کیلیے باعث ہمت افزائی ہوا۔

۱۱۲۔ معاصر قاضی عبدالودود نمبر　قاضی عبدالودود　x۔۳۷　x۔۱۹۸۲　۱۔۲۹

معاصر پٹنہ کے قاضی عبدالودود نمبر (۱۹۷۶۔۱۹۷۹) میں شائع شدہ مضامین میں تسامحات کی نشاندہی۔بالخصوص مختارالدین احمد کے مضمون کے بارے میں اُن کا کہنا ہے کہ اس میں اتنی غلط باتیں لکھی گئی ہیں کہ اگر سب کی اصلاح کی جائے تو اس کے لیے کئی دفتر درکار ہوں گے۔

۱۱۳۔ میں کون ہوں، میں کیا ہوں　قاضی عبدالودود　x-۳۱۔۳۴　۷۶۔۱۹۷۹　۱۔۲۶

Marfat.com

خودنوشت حالات زندگی۔

۱۱۴۔ نیاز فتح پوری مناظر الاحسن سلیم پوری ۹۔۴ اپریل ۱۹۴۵ ۳۷۔۴۳

نیاز فتح پوری کی ادبی خدمات کا جائزہ

۱۱۵۔ ودود بھائی حمیدہ سلطان x-۳۱۔۳۴ ۷۶۔۱۹۷۹ ۲۷۔۳۰

قاضی عبدالودود پر تاثراتی مضمون۔ باہمی تعلقات کا ذکر۔ مضمون نگار کا کہنا ہے کہ اگر قاضی صاحب نہ ہوتے تو مضمون نگار کے ادبی ذوق کی صحیح رہنمائی نہیں ہوسکتی تھی۔

اردو ادب۔ تاریخ وتنقید

۱۱۶۔ آب حیات کے دو ماخذ قاضی عبدالودود x-۱ مئی ۱۹۵۱ء ۱۴۶

محمد حسین آزاد نے تذکرہ آب حیات کی تالیف میں متعدد کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔ ان میں سے فہرست اشپرنگر اور سعادت خاں ناصر کا تذکرہ خوش معرکۂ زیبا خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ لیکن آزاد نے ان کا کہیں حوالہ نہیں دیا۔ زیر نظر مضمون میں قاضی صاحب نے ان دونوں ماخذوں سے بحث کی ہے۔

۱۱۷۔ اردو تنقید پر ایک نظر	کلیم الدین احمد	۱۔۱	نومبر ۱۹۴۰	۵۔۱۱
۱۱۸۔ ایضاً (قسط ۲)	ایضاً	۱۔۲	دسمبر ۱۹۴۰	۲۔۷
۱۱۹۔ ایضاً (قسط ۳)	ایضاً	۱۔۳	جنوری ۱۹۴۱	۲۔۷
۱۲۰۔ ایضاً (قسط ۴)	ایضاً	۱۔۴	فروری ۱۹۴۱	۳۔۸
۱۲۱۔ ایضاً (قسط ۵)	ایضاً	۱۔۵	مارچ ۱۹۴۱	۲۔۹
۱۲۲۔ ایضاً (قسط ۶)	ایضاً	۱۔۶	اپریل ۱۹۴۱	۲۔۱۱
۱۲۳۔ ایضاً (قسط ۷)	ایضاً	۲۔۱	مئی ۱۹۴۱	۶۔۱۳
۱۲۴۔ ایضاً (قسط ۸)	ایضاً	۲۔۲	جون ۱۹۴۱	۱۔۱۳
۱۲۵۔ ایضاً (قسط ۹)	ایضاً	۲۔۳	جولائی ۱۹۴۱	۱۔۱۵
۱۲۶۔ ایضاً (قسط ۱۰)	ایضاً	۲۔۴	اگست ۱۹۴۱	۱۔۹

Marfat.com

۱۲۷۔ ایضاً (قسط ۱۱) ایضاً ۲۔۵ ستمبر ۱۹۴۱ ۱۔۶

ابتدا میں تنقید کے معانی و مفہوم سے بحث کی گئی ہے۔ اس کے بعد اردو میں تنقیدی سرمایہ کا جائزہ۔ مضمون نگار کا کہنا ہے کہ صحیح معنیٰ میں تنقید ہے ہی نہیں۔ دراصل اردو نقاد تنقید کی ماہیت، اس کے مقاصد اور فنی اصول سے آگاہ ہی نہیں۔ ناقدین کی بنیادی کمزوری انکا جانبدارانہ رویہ ہے۔ تنقید نگار اگر کسی کی تعریف و توصیف کرنا چاہتا ہے تو اسے عرش معلیٰ پر بٹھا دیتا ہے اور جب کسی کی خامیاں نکالتا ہے تو اُسے تحت الثریٰ میں پہنچا دیتا ہے۔ یعنی ہمارے ناقدین میں اعتدال کی کمی ہے۔ اس سلسلہ میں انھوں نے اردو شعرا کے تذکروں کا خصوصی ذکر کیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ان تذکرہ نگاروں کے پاس تنقیدی شعور قطعاً نہیں تھا۔ بعد میں یہ سلسلہ مضامین ''اردو تنقید پر ایک نظر'' کے عنوان سے ہی کتابی شکل میں شائع ہوا اور اب تک اس کے متعدد اڈیشن منظر عام پر آچکے ہیں۔

۱۲۸۔ استدراک۔ مفید الانشاء حبیب الرحمٰن ۵۔۵۔۶ مئی۔جون ۱۹۴۳ ۶۸۔۷۲

سید حسن عسکری کے مقالہ 'مفید الانشاء' پر تبصرہ اور عسکری صاحب کے خیالات کی وضاحت۔

۱۲۹۔ اشارات قاضی عبدالودود ۵۔۵۔۶ مئی۔جون ۱۹۴۳ ۷۳۔۷۴

پہلا اشارہ غزل سے متعلق نظم طباطبائی کی رائے پر دوسرا اشارہ میر قاسم کی اردو نثر پر اور تیسرا اشارہ تبصرہ بر امیر مینائی۔

۱۳۰۔ انگریزی ادب شائستہ اختر ۴۔۶ اکتوبر ۱۹۴۲ ۴۰۔۴۲

اردو ادب پر انگریزی ادب کے اثرات کا جائزہ۔

۱۳۱۔ بزم عالم قاضی عبدالودود

'بزم عالم' کے عنوان سے اورینٹل کالج میگزین اور 'اردو ادب' علیگڑھ میں شائع شدہ مقالوں پر ناقدانہ نظر۔ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کے مضمون 'مصحفی' پر اظہار خیال۔ ڈاکٹر محمد حسن کے مضمون 'اندر سبھا' (امانت) پر

Marfat.com

تنقید۔ رامائن اور عربی الفاظ از محمد مصطفیٰ خاں 'مداح' پر تاریخ کے نقطۂ نظر سے بحث۔ آخر میں 'بزم خاص' کے تحت معاصر میں طباعت و کتابت پر اظہار معذرت۔

۱۳۲۔ تاریخ ادب اردو از سکسینہ پر ایک نظر	غلام سرور	۴۔x	اگست ۱۹۴۹	۱۸۔۲۴

ڈاکٹر رام بابو سکسینہ کی انگریزی تالیف History of urdu Literature کے اردو ترجمہ پر تبصرہ۔ مضمون نگار کے خیال میں یہ تاریخ نامکمل ہے کیوں کہ اس میں صفیر بلگرامی، جوشش عظیم آبادی، راسخ عظیم آبادی اور صوبہ بہار کی دیگر اہم شخصیتوں کا تذکرہ بالتفصیل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ چند دیگر نقایص کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔

۱۳۳۔ تاریخ ادبیات ہندوی وہندوستانی	قاضی عبدالودود	۱۱۔x	دسمبر ۱۹۵۷	۴۶۔۱۳۴

مشہور مستشرق گارساں دتاسی کی ''تاریخ ادبیات ہندوی و ہندوستانی'' کا تنقیدی جائزہ اور بہت سے غلط خیالات کی تردید۔ ساتھ ہی اس بات کی بھی وضاحت کی ہے کہ دتاسی نے عدالتوں اور دفتروں میں فارسی کی جگہ اردو زبان کے استعمال پر زور دیا ہے۔

۱۳۴۔ تنقید کیا ہے؟	کلیم الدین احمد	x۔۵۔۶	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹	۱۰۔۱۶

لفظ نقد کے معانی و مفاہیم کی وضاحت۔ اس خیال کا اظہار کہ فنون لطیفہ کسی سائنسداں کا میدان نہیں ہوسکتا۔ یہ کام تو ایک ادیب کا ہے۔ جب وہ کسی مشکل سے دوچار ہوتا ہے تو اس کا تنقیدی شعور ہی اس کی مشکل کشائی کرتا ہے۔

اردو خطوط

۱۳۵۔ ایک خط	امتیاز علی خاں عرشی	x-۳۱۔۳۴ ۷۶۔۱۹۷۹	۳۱۔۳۲

توضیح کے لیے ملاحظہ ہو اندراج نمبر ۷۳۔

Marfat.com

۱۳۶۔ آزردہ کا خط　خواجہ احمد فاروقی　۳۔×　دسمبر ۱۹۷۳　۱۵۶۰

حکیم صدرالدین آزردہ کا یکم ذیقعدہ ۱۲۸۱ھ/ ۱۸۶۴ء کا مکتوبہ نواب رامپور کے نام خط جس میں انھوں نے تریاق فاروقی کی فرمائش کی ہے اس لیے کہ بازار میں اس نام سے جو دوا ملتی ہے وہ اصلی نہیں ہوتی۔ اصلی اور خالص دوا نواب صاحب کے پاس ہی دستیاب ہوسکتی ہے۔

۱۳۷۔ اکبرالٰہ آبادی کا ایک غیر مطبوعہ خط　خواجہ احمد فاروقی　۲۔۷　×۔×　۶۹۔۷۲

جناب پدم سنگھ شرما (م۔ ۱۹۳۳) کے نام ۹رفروری ۱۹۱۳ء کا مکتوبہ اکبرالٰہ آبادی کا ایک خط۔ شرما صاحب ہندی اور سنسکرت کے علاوہ اردو اور فارسی کا بھی اعلیٰ ذوق رکھتے تھے۔ کئی ہندی رسالوں کے ایڈیٹر رہے۔ اکبرالٰہ آبادی سے ان کے خصوصی مراسم تھے۔

۱۳۸۔ انور علی یاسؔ کا اردو خط　مختارالدین احمد　۲۔×　جنوری ۱۹۵۲　۷۸

انور علی یاسؔ آذری راسخؔ عظیم آبادی کے شاگرد تھے اُن کے فارسی خطوط کا ایک مجموعہ پھلواری شریف میں محفوظ ہے۔ اس میں اردو کا بھی ایک خط شامل ہے۔ اس پر تاریخ اور سنہ درج نہیں ہے۔ اس کے مکتوب الیہ کوئی رائے صاحب ہیں۔ مختار الدین صاحب نے اپنے مختصر تعارفی نوٹ کے ساتھ اس خط کو یہاں شائع کر دیا ہے۔

۱۳۹۔ ایک مغربی سیاح کے خطوط　جون کیمبل　۳۔۵　مارچ ۱۹۴۲　۲۶۔۳۲

ان خطوط کا اصل موضوع اردو ادب، بالخصوص مرزا غالب کی شاعری ہے۔

۱۴۰۔ چند غیر مطبوعہ خطوط　محمد سلمان صدیقی　۴۔۵　ستمبر ۱۹۴۲　۳۲۔۳۴

مولانا اشرف علی صادق پوری اور شمس العلماء مولانا امجد علی صادقپوری کے نام سرسید، علامہ شبلی اور اکبرالٰہ آبادی کے چند خطوط مع مختصر تعارف۔

۱۴۱۔ خطوط　قاضی عبدالودود　×-۱-۳-۴　۷۶۔۱۹۷۹　۳۳۲-۳۸۷

مختلف حضرات کے نام قاضی عبدالودود کے پچاس خطوط۔ ابتدا میں کلیم

Marfat.com

الدین احمد نے انکا تعارف کرایا ہے اور ان کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔

۱۴۲۔ لنکا سے خط — اختر امام — نومبر، دسمبر ۱۹۴۹ — ۸۸-۹۰

لنکا کے مسلمانوں کی مذہبی اعتبار سے تعریف۔

۱۴۳۔ مکاتیب معاشقہ — کالی داس گپتا رضا — x-۳۵ — x-۱۹۸۰ — ۷۲-۹۸

نواب محمد یار خاں شوکت (۱۸۴۳-۱۹۱۳) تلمیذ غالب کے ۹۴ خطوط جو انھوں نے مسماۃ فرحت جان، منا جان، عمدہ جان، گیتی آرا بیگم اور محبوب جان وغیرہم کے نام لکھے اور چند خطوط ان خواتین کے نواب شوکت کے نام۔

اردو داستان

۱۴۴۔ چندائن از ملا داؤد اور
سیناست از میاں سادھن — سید حسن عسکری — x-۱۶ — اپریل ۱۹۶۰ — ۶۵-۹۲

۱۴۵۔ ایضاً (قسط ۲) — ایضاً — x-۱۷ — جولائی ۱۹۶۰ — ۳۹-۶۹

مولانا داؤد کی چندائن اور میاں سادھن کی سنیاست اودھی زبان میں عشقیہ داستانیں ہیں۔ زیر نظر مضمون میں ان کا تعارف اور تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے اور ان کی تاریخی اور لسانی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۱۴۶۔ فسانۂ عجائب کی ایک — عطاء الرحمن عطا
قدیم اشاعت — کاکوی — x-۲۰ — ستمبر ۱۹۶۵ — ۷۲-۸۰

۱۲۶۷ رجب علی بیگ سرور کی تصنیف فسانۂ عجائب کی ایک قدیم اشاعت کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ اس کی اولین اشاعت سے قبل ہو چکی تھی۔ ساتھ ہی یہ بھی واضح کیا ہے کہ فسانۂ عجائب کا دوسرا حصہ 'شگوفہ محبت' کے عنوان سے ۱۲۶۲ھ میں لکھا گیا اور ۱۲۸۵ھ/۱۸۶۹ء میں شائع ہوا۔ بعد ازاں بالتحقیق یہ بتایا گیا ہے کہ رجب علی بیگ سرور کا انتقال مرزا غالب سے ایک سال بعد ۱۲۸۶ھ/ ۱۸۷۰ء میں ہوا۔

Marfat.com

اردو داستان ۔ تاریخ و تنقید

۱۴۷۔ اردو زبان اور فن

۱۴۷	داستان گوئی	کلیم الدین احمد	۴۔۲	جون ۱۹۴۲	۱۔۶
۱۴۸۔	ایضاً (قسط ۲)	ایضاً	۴۔۳	جولائی ۱۹۴۲	۱۳۔۱۹
۱۴۹۔	ایضاً (قسط ۳)	ایضاً	۴۔۵	ستمبر ۱۹۴۲	۲۔۱۷
۱۵۰۔	ایضاً (قسط ۴)	ایضاً	۴۔۶	اکتوبر ۱۹۴۲	۱۔۸
۱۵۱۔	ایضاً (قسط ۵)	ایضاً	۴۔۷	نومبر ۱۹۴۲	۳۔۱۱
۱۵۲۔	ایضاً (قسط ۶)	ایضاً	۵۔۱	جنوری ۱۹۴۳	۱۔۶
۱۵۳۔	ایضاً (قسط ۷)	ایضاً	۵۔۲	فروری ۱۹۴۳	۱۔۱۱
۱۵۴۔	ایضاً (قسط ۸)	ایضاً	۵۔۳	مارچ ۱۹۴۳	۱۔۷
۱۵۵۔	ایضاً (قسط ۹)	ایضاً	۵۔۴	اپریل ۱۹۴۳	۱۔۸

۱۵۶۔ اردو داستانوں کا تنقیدی اور تاریخی تجزیہ۔اس کی تمہید میں مضمون نگار نے اس بات کا اشارہ کیا ہے کہ ان کا ارادہ اردو فکشن پر تین جلدوں میں تحقیقی،تنقیدی اور تاریخی کام کرنے کا تھا۔پہلی جلد کا موضوع اردو داستان، دوسری کا اردو ناول اور تیسری جلد کا موضوع اردو افسانہ تجویز کیا تھا۔لیکن وہ صرف اردو داستان پر ہی کام مکمل کر سکے ۔بقیہ موضوعات پر کام کرنے کی انھیں مہلت نہ مل سکی۔یہ سلسلہ مضامین ۱۹۴۴ء میں شائع ہوا۔۱۹۶۵ء میں اس کا دوسرا ایڈیشن منظر عام پر آیا۔

اردو زبان

۱۵۷۔ اردو رسم الخط کے

تہذیبی رشتے	محمد حسن	۴۷x	x۔۱۹۸۲	۳۰۔۴۲

ہندوستان میں لسانی مسئلہ سے بحث۔ ہندی اور اردو کے تہذیبی رشتے پر روشنی۔اس خیال کا اظہار کہ پورے ملک پر کوئی ایک زبان مسلط کرنا دانش مندی نہیں۔لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ آئین میں تبدیلی کر کے

Marfat.com

ہندی کی جگہ دیوناگری اور نستعلیق رسم خط دونوں میں لکھی جانے والی 'ہندوستانی' کو رابطہ کی زبان قرار دیا جائے۔ ہندی اور اردو ہمارے تہذیبی رشتے کی علامت ہیں۔

۱۵۸۔ اردو ہندی زبانیں — سید حسن عسکری — ۲۔۶ — اپریل ۱۹۵۴ — ۶۳۔۹۴

اردو اور ہندی کو جداگانہ زبانیں قرار دیتے ہوئے اردو کو مسلمانوں کی تہذیب وتمدن کی امین بتایا ہے۔

۱۵۹۔ بناوٹی ہندی — عندلیب شادانی — ×۔× — نومبر ۴۶-مارچ ۱۹۴۷ — ۲۲۔۳۴

پنڈت ہری نام داس سے اردو اور ہندی کے مسئلہ پر گفتگو۔ پنڈت جی اردو کے مداحوں میں سے تھے لیکن اردو اور ہندی مناقشہ میں ہندی کے حامی بن گئے تھے۔ شادانی صاحب نے ان پر اردو زبان کی خوبیاں اور اس کی اہمیت واضح کی۔

۱۶۰۔ بولیوں کا سنگم — اختر اورینوی — ۴۔۴ — اکتوبر ۱۹۴۲ — ۲۳۔۳۹

۱۶۱۔ ایضاً (قسط ۲) — ایضاً — ۴۔۷ — نومبر ۱۹۴۲ — ۳۸۔۴۶

اردو زبان کے آغاز وارتقا سے بحث۔ محمود شیرانی کے اس نظریے کی تردید کہ اردو پنجاب میں پیدا ہوئی۔ آخر میں اردو زبان پر انگریزی اور فارسی زبانوں کے اثرات کا تفصیلی جائزہ۔

۱۶۲۔ مخزن فوائد — عندلیب شادانی — ۲۔۵ — ×۔× — ۹۱۔۱۰۶

مرزا نیاز علی بیگ نکہت دہلوی (تلمیذ شاہ نصیر) کی تالیف 'مخزن فوائد' کا تنقیدی جائزہ۔ یہ ۲۹۶۴ مصطلحات، ۱۴۷ امثال اور ۱۴۳ محاورات پر مشتمل ہے۔ شادانی صاحب نے اسے بیش قیمت تالیف قرار دیا ہے۔ اسی کے ساتھ چند نقائص کی نشاندہی بھی کی ہے۔

۱۶۳۔ ہماری بولی — شاہ مقبول احمد — ×۔۵۔۶ — ستمبر-اکتوبر ۱۹۴۹ — ۷۷۔۸۰

بہار کی مخصوص بولی اور اس کے محاسن سے بحث۔ اس کو پروان چڑھانے میں ہندو مسلم شرفا برابر کے شریک۔ راسخ عظیم آبادی، جوشش عظیم آبادی اور شاد عظیم آبادی کے دوش بہ دوش رام نرائن موزوں، سکھراج

Marfat.com

بہادر رحمتی، پیارے لال الفتی اور کلیان سنگھ آتش وغیرہ بھی رونق محفل بنے ہوئے ہیں۔

۱۶۴۔ ہماری زبان کے مختلف نام	سنت کمار سنہا	۷۔۵	مئی ۱۹۴۴	۳۳۔۴۶
۱۶۵۔	ایضاً	ایضاً	۷۔۶	جون ۱۹۴۴	۳۱۔۴۲
۱۶۶۔	ایضاً	ایضاً	۸۔۱	جولائی ۱۹۴۴	۲۸۔۲۹
۱۶۷۔	ایضاً	ایضاً	۸۔۲	اگست ۱۹۴۴	۳۸۔۴۶
۱۶۸۔	ایضاً	ایضاً	۸۔۳۔۴	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۴	۲۵۔۳۰
۱۶۹۔	ایضاً	ایضاً	۸۔۵	نومبر ۱۹۴۴	۱۴۔۱۶
۱۷۰۔	ایضاً	ایضاً	۸۔۶	دسمبر ۱۹۴۴	۱۴۔۱۶
۱۷۱۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۱	جنوری ۱۹۴۵	۱۴۔۱۶
۱۷۲۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۲	فروری ۱۹۴۵	۱۳۔۶۱

اردو زبان کے مختلف نام اور اس کے رسم الخط سے بحث۔ اس خیال کا اظہار کہ اردو کا قدیم ترین نام 'ہندی' ہے۔ اس کے بعد اسے کبھی ریختہ کہا گیا، کبھی ہندوستانی اور کبھی اردو کا نام دیا گیا، اسی ضمن میں ہندی۔اردو مسئلہ کا بھی ذکر اور اسے ہندوستانی قوم کے لیے نقصان دہ قرار دیا ہے۔ مضمون نگار کا کہنا ہے کہ اردو اور ہندی دونوں زبانوں میں بہترین ادب موجود ہے۔ اسی لیے یہ دونوں زبانیں دنیا کی عظیم ترین زبانوں میں جگہ پانے کی مستحق ہیں۔

۱۷۳۔ ۱۹۳۹ء میں عدالتی زبان	قیام الدین احمد	×۔۳	دسمبر ۱۹۵۲	۱۵۶

ہندی کے مشہور ادیب راج رام نرائن اور دھیرج نرائن نے اپنی تحریروں میں کہا تھا کہ ۱۸۳۹ء میں اردو عدالت کی زبان نہیں تھی۔ مضمون نگار نے اس کی تردید کی ہے اور دستاویزی شہادتوں کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ اس عرصہ میں اردو ہی عدالت کی زبان تھی۔

۱۷۴۔ لسانیات	قاضی عبدالودود	×۔۱	مئی ۱۹۵۱ء	۱۴۲

Marfat.com

اردو کے چند قدیم الفاظ سے بحث۔

اردو شاعری

۱۷۵۔ آبرو کے دو مخمس مختار الدین احمد x۔۹ جنوری ۱۹۵۶ ۴۹۔۵۳

دیوان آبرو کے قلمی نسخے مخزونہ کیمبرج یونیورسٹی لائبریری کا تعارف۔ آخر میں اس نسخہ سے اخذ کر کے دو مخمس بھی پیش کر دیے گئے ہیں۔

۱۷۶۔ آخرت نامہ اختر اورینوی x۔۱۰ اگست ۱۹۵۷ ۷۳۔۸۴

یہ ملا محمد رمضان کی مثنوی ہے جس کا موضوع اسلامی تعلیمات ہیں۔ اس کا مخطوطہ مضمون نگار کو پٹنہ سے دستیاب ہوا۔ اس کا مطلع درج ذیل ہے:

پہل حمد سے پاک سبحان کی
بنائی جن نے صورت انسان کی

۱۷۷۔ آصف الدولہ کا جشن

ہولی اور افسوس کی مثنوی قاضی عبدالودود x۔۱ مئی ۱۹۵۱ ۱۷

آصف الدولہ کے جشن ہولی کے متعلق میر شیر علی افسوس کی مثنوی کا تجزیہ۔ اس خیال کا اظہار کہ اس میں میر حسن کی مثنوی سحر البیان کا اثر نمایاں ہے۔ اور یہ کہ اس میں تکرار کا سقم پایا جاتا ہے۔

۱۷۸۔ آنند رام مخلص کے

اردو شعر امتیاز علی خاں عرشی x۔۱ مئی ۱۹۵۱ ۵۰

آنند رام مخلص (متوفی ۱۱۶۴ھ/۱۷۵۱ء) فارسی کا مشہور شاعر تھا۔ عرشی صاحب نے مختلف تذکروں سے اس کے ۳۳ ریختہ کے اشعار تلاش کر کے پیش کیے ہیں۔

۱۷۹۔ آوارہ گرد اشعار قاضی عبدالودود x۔۱ مئی ۱۹۵۱ ۷

۱۸۰۔ ایضاً ایضاً x۔۲ جنوری ۱۹۵۲ ۱۷۔۲۱

اردو کے مشہور لیکن غلط منسوب اشعار کی نشاندہی اور ان کے صحیح

Marfat.com

خالق کی تحقیق۔

۱۸۱۔ اردو کا پہلا واسوخت قاضی عبدالودود ۲۔۵ ستمبر ۱۹۴۱ ۷۔۱۰

مولانا محمد حسین آزاد کے اس خیال کی تردید کہ میر تقی میر اردو کے پہلے واسوخت نگار ہیں۔ میر کی ولادت ۱۷۲۲ء میں ہوئی۔ ان سے قبل مرزا محمد رفیع سودا، حشمت، عبدالحیٔ تاباںؔ، شاہ ظہور حاتم اور شاہ مبارک آبرو مطلع سخن پر نمودار ہو چکے تھے۔ ان میں آبرو کے واسوخت کافی مشہور ہو چکے ہیں۔ لہٰذا اردو کا اولین واسوخت گو شاعر میر تقی میر کو نہیں، شاہ مبارک آبرو کو کہنا زیادہ صحیح ہوگا۔ آخر میں آبرو کا واسوخت بھی پیش کیا ہے۔ اس کا مطلع حسب ذیل ہے:

یارب اب حال مرا صبر سے درگذرا ہے
دل مرا صبر جو کرتا تھا، سوکر گذرا ہے

۱۸۲۔ اردو کا پہلا واسوخت مسعود حسن رضوی ادیب ۲ جنوری ۱۹۵۲ ٦۷۔۷۲

مولانا محمد حسین آزاد اور شاہ وصی الرحمٰن وؔلی کے نظریات کی تردید اور قاضی عبدالودود کے اس خیال کی حمایت کہ اردو کا پہلا واسوخت شاہ مبارک آبرو کا ہے۔ آخر میں اس واسوخت کو بھی شامل اشاعت کیا ہے اس کا مطلع ہے:

یارب اب حال مرا صبر سے درگذرا ہے
دل مرا صبر جو کرتا تھا سوکر گذرا ہے

اور مقطع ہے:

آبرو چھوڑ کے اوروں سے ہو جا ہمدم
دوست اوروں کے ہوئے ہم سے کیا ملنا کم

۱۸۳۔ انشاء کا غیر مطبوعہ کلام۔ قاضی عبدالودود ۲۔۸ x۔x ۹۹۔۱۰۰

پٹنہ یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ دیوان انشاء کے قلمی نسخے سے انشاء کے غیر مطبوعہ کلام کا انتخاب۔

۱۸۴۔ اوراق پارینہ سید حسن عسکری ۲۔۷ x۔x ۸۰۔۹۳

Marfat.com

ایک قدیم قلمی بیاض سے ابوالقاسم (ولادت ۱۷۸۴ء) کے چند اشعار کا انتخاب۔

۱۸۵۔ ایک انگریزی مستشرق کا سرقہ | قاضی عبدالودود | x_۱ | مئی ۱۹۵۱ | ۶۱

ہنری پامر (Henry Palmer) اردو اور فارسی کے شاعر اور نثر نگار تھے۔ ان کے کلام میں میر حسن کی مثنوی سحر البیان کے بہت سے اشعار پائے جاتے ہیں۔ مضمون نگار نے ثابت کیا ہے کہ یہ توارد نہیں بلکہ واضح طور پر سرقہ ہے۔

۱۸۶۔ ایک قدیم بیاض سے منتخبات | قاضی عبدالودود | x_۱۴ | جولائی ۱۹۵۹ | ۱۸۹_۱۹۰

لکھنو میں مخزونہ ایک قدیم بیاض کا تعارف۔ اس میں سودا، درد، میر، قایم، غافل، ترقی، قاضی محمد صادق اور اختر کے اشعار درج ہیں۔

۱۸۷۔ بہاری گیت | شکیل اختر واشفاق | ۷_۲_۳ | فروری۔مارچ ۱۹۴۴ | ۶۷

ادبی گیت اور بہاری گیت کا مختصر تجزیہ اور بہاری گیت کی خصوصیات کا بیان۔

۱۸۸۔ جرأت کی دہرہ بند رباعیاں | قلندر بخش جرأت | x_۱ | مئی ۱۹۵۱ | ۶۰

۱۸۹۔ ایضاً (قسط ۲) | ایضاً | x_۲ | جنوری ۱۹۵۲ | ۳۹

جرات کی چند دہرہ بند رباعیات جن کی ابتدا اس شعر سے ہوتی ہے:

علامۂ دہر ہے وہ فتنہ انگیز
اللہ ری وہ اس کی نگاہیں خونریز

یہ رباعیات کلیات جرات (قلمی) مخزونہ خدا بخش لائبریری پٹنہ اور ان کی مثنوی 'کارستان الفت' سے اخذ کی گئی ہیں۔

۱۹۰۔ دیوان اوج | قاضی عبدالودود | x_۱۳ | x_x | ۱۹۰_۱۹۲

۱۹۱۔ ایضاً (قسط) | ایضاً | x_۱۴ | x_x | ۱۷۵،۱۷۸

Marfat.com

عبداللہ خاں اوج کے دیوان کا ایک مخطوطہ خدابخش لائبریری پٹنہ میں محفوظ۔ اس کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے اوج کے فن کا مختصر تجزیہ۔ بعدازاں مجمع الفرس، مطبوعہ ایران کا تعارف۔

۱۹۲۔ دیوان تجلّی عظیم آبادی — عطا کاکوی — x۔۲۷ — x ۱۹۷۴ — ۱۱۵۔۱۲۶

تجلّی حسین تجلّی عظیم آبادی کے مجموعۂ کلام 'نغمۂ آرزو' سے انتخاب

۱۹۳۔ دیوان رضا — رضا عظیم آبادی — ۴۔۶ — اکتوبر ۱۹۴۲ — ۴۹۔۵۶

۱۹۴۔ ایضاً (قسط ۲) — ایضاً — ۴۔۶ (۱) — نومبر ۱۹۴۲ — ۵۷۔۶۴

رضا عظیم آبادی کا منتخب کلام

۱۹۵۔ دیوان سید محمود آزاد — قاضی عبدالودود — x-۳۵ — x-۱۹۸۰ — ۶۲۔۷۱

مولوی سید محمود آزاد، سید اسد الدین کے بیٹے تھے۔ جہانگیر نگر (ڈھاکہ) کے باشندے تھے۔ اردو اور فارسی دونوں زبانوں پر قدرت رکھتے تھے اور دونوں ہی میں مشق سخن کرتے تھے۔ آغا احمد علی احمد سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ مزاج میں ظرافت کا عنصر غالب تھا۔ اسی لیے مدتوں تک اودھ پنچ لکھنؤ سے وابستہ رہے۔ نثر بھی شوخی وظرافت سے لبریز ہے۔ صاحب دیوان شاعر تھے۔ آپ کے اردو دیوان سے چند غزلیں منتخب کر کے یہاں پیش کر دی گئی ہیں۔ پہلا شعر بطور نمونہ درج ذیل ہے:

غبار شرک سے پہلے پاک دامن تیری عصمت کا
کہ ہے آئینۂ کثرت میں جلوہ تیری وحدت کا

۱۹۶۔ ذوق کا کچھ نایاب کلام — عطا کاکوی — x۔۱۰ — اگست ۱۹۵۷ — ۸۵۔۸۸

۱۹۷۔ ایضاً (قسط ۲) — ایضاً — x۔۱۱ — ستمبر ۱۹۵۷ — ۱۸۲۔۱۸۹

دیوان ذوق مرتبہ محمد حسین آزاد میں الحاقی کلام بھی شامل ہے جس کے بارے میں عام خیال یہ ہے کہ یہ اشعار خود آزاد نے کہہ کر ذوق سے منسوب کر دیے ہیں۔ زیر نظر مضمون میں ایسے اشعار کی نشاندہی کی گئی ہے اور ذوق کا کچھ نایاب کلام تلاش کر کے پیش کیا گیا ہے اور قسط اول میں الحاقی کلام سے بحث ہے اور قسط دوم میں ذوق کے ابتدائی عہد کی گیارہ

Marfat.com

غزلیں اور چھ متفرق اشعار ہیں۔

۱۹۸۔ راسخ عظیم آبادی غیر مطبوعہ کلام | شرف عالم آرزو جلیلی ۳۔۶ | اپریل ۱۹۴۲ | ۳۴

راسخ عظیم آبادی کی چند غیر مطبوعہ غزلیں اور متفرق اشعار۔ پہلا شعر درج ہے:

میں نے افراط غم عالم کی پوچھی جوں ہی بات

رعد نے نالے کیے، خوب ابر تر رویا کیا

۱۹۹۔ ریختی اور عظیم آباد | محمود علی خاں صبا | ×۔۲۶ | ×۔۱۹۷۳ | ۷۷۔۸۹

ریختی کے موجد سعادت یار خاں رنگین مانے جاتے ہیں اس کو بام عروج پر پہنچانے کا سہرا جان صاحب کے سر ہے۔ رنگین جب عظیم آباد پہنچے تو ان کے اثر سے چند نوجوان شعراء کو بھی واسوخت اور ریختی کہنے کا شوق ہوا ان میں سید بشارت حسین احقر کا نام سرفہرست ہے جو ازل لکھنوی تلمیذ خواجہ حیدر علی آتش کے شاگرد تھے۔ ان کے طفیل ریختی کا عظیم آباد سے گہرا ربط قائم ہوا۔

۲۰۰۔ سفر آشوب | قاضی عبدالودود | ×۔۱۷ | جولائی ۱۹۶۰ | ۱۔۳۲

سفر آشوب خواجہ محمد اسد قلق لکھنوی (م۔۱۸۷۹ء) کا ۲۴ بندوں پر مشتمل ایک مسدس ہے جس میں مجموعی طور پر ۱۴۴ اشعار ہیں۔ یہ پہلی بار ۱۲۷۹ھ/ ۱۸۷۲ء میں مطبع کارنامہ لکھنؤ سے شائع ہوا تھا۔ اس کے سرورق پر حسب ذیل عبارت درج تھی:

''بتوفیق خدائے سخن آفریں جاںبخش مضامین رنگیں نظم دلپذیر کلام پُر تاثیر ناظم شیریں بیاں، فصیح اللسان جناب آفتاب الدولہ خواجہ اسد قلق مسمّی بہ سفر آشوب ۱۲۸۹ھ متضمن کیفیت سفر حضرت قدر قدرت سلطان عالم محمد واجد علی شاہ اعاداللہ ملکہ وسلطنتہ''۔

مندرجہ بالا مضمون بنیادی طور پر دو حصوں میں منقسم ہے پہلا حصہ مقدمہ ہے جس میں قلق کے مختصر حالات زندگی اور مسدس کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کیے گئے ہیں اور اس کی زبان و بیان پر تنقیدی نظر ڈالی گئی ہے۔ دوسرے میں مکمل سفر آشوب کو نقل کر دیا گیا ہے ۔ مضمون

Marfat.com

میں 'مقدمہ' اور 'سفر آشوب' دونوں عنوانات اس طرح لکھے گئے ہیں گویا دونوں عنوانات علیٰحدہ علیٰحدہ مضامین کے ہیں۔

۲۰۱۔ سلطان عظیم آبادی
کے منتخب اشعار   قاضی عبدالودود   ۲۔x   جنوری ۱۹۵۲   ۴۰

خواجہ سلطان جان سلطان عظیم آبادی (م۔ ۱۸۵۵ء) بہار کے ایک گم نام شاعر تھے۔ عام طور پر تذکروں میں ان کا ذکر نہیں ملتا۔ جناب فصیح الدین احمد بلخی کی مِلک میں ان کا ایک قلمی دیوان ہے۔ اس دیوان سے انتخاب کر کے دس اشعار یہاں پیش کر دیے گئے ہیں۔

۲۰۲۔ سوز و گداز شاہ حاتم   محمد علی خاں اثر   ۲۔x   جنوری ۱۹۵۲   ۱۴۲-۱۴۴

دیوان زادۂ حاتم (نسخۂ رامپور) میں 'سوز و گداز' کے عنوان سے ایک ترکیب بند ہے جو مضمون نگار کی صراحت کے مطابق اُن کے قدیم دیوان سے ماخوذ ہے۔ یہ ۱۴۱ اشعار پر مشتمل ہے۔ اس مکمل ترکیب بند کو نسخۂ رامپور سے یہاں پیش کر دیا گیا ہے۔

۲۰۳۔ ضاحک کے سلام   کلیم الدین احمد   ۲۰۔x   ستمبر ۱۹۶۵   ۳۷۔۷۰

میر غلام حسین ضاحک مشہور مثنوی گو شاعر میر حسن دہلوی کے والد تھے۔ ہجو کہنے میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ مرزا محمد رفیق سودا سے ان کے معرکے مشہور ہیں۔ ہجویات کے علاوہ دیگر اصناف سخن میں بھی طبع آزمائی کی۔ چند سلام بھی کہے۔ زیر نظر مضمون میں ان کے شاعرانہ محاسن بیان کر کے سلام درج کر دیے گئے ہیں۔ مضمون نگار کا کہنا ہے کہ ان کی تاریخی اہمیت تو ہو سکتی ہے، لیکن ادبی حیثیت کچھ نہیں ہے۔

۲۰۴۔ عبدالغفور شہباز کی
ایک غیر مطبوعہ نظم   مظفر اقبال   ۲۱۔x   x۔x   ۷۳۔۷۲

سید حسن صاحب کے ذاتی کتاب خانے میں ایک قلمی نسخہ ہے جس میں شہباز کی ایک نظم ''ایک خوش مذاق رنڈوے کے حکیمانہ خیالات'' بھی درج ہے۔ اس نظم کا تحقیقی جائزہ پیش کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ یہ

Marfat.com

مطبوعہ مجموعہ 'تفریح القلوب' میں موجود نہیں۔ آخر میں مکمل نظم پیش کر دی گئی ہے۔

۲۰۵۔ عشق علی شاہ　محمد ثناء الحق　۲۶۔×　×۔۱۹۷۳　۱۲۹۔۴۲

عشق علی شاہ بہار کے ایک گمنام شاعر تھے۔ ان کے دیوان کا ایک قلمی نسخہ خانقاہ لائبریری درگاہ پٹنہ میں محفوظ ہے۔ اس میں غزلیات کے علاوہ رباعیات، مثنویات اور قصائد بھی شامل ہیں۔ یہاں انکا انتخاب پیش کیا گیا ہے۔

۲۰۶۔ فدوی کا ایک مسدس　سید فصیح الدین بلخی　۲۔۷　×۔×　۷۶۔۷۹

مرزا محمد علی فدوی (م ۱۷۹۵ء) ابتداً احمد شاہ ابدالی کے دربار میں وقائع نویس تھے۔ ۱۱۹۰ھ/ ۱۷۷۵ء میں عظیم آباد (پٹنہ) آئے اور یہیں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ شاہ رکن الدین عشق عظیم آبادی سے مشورۂ سخن کیا۔ آپ کے اردو دیوان کے متعدد قلمی نسخے مختلف کتاب خانوں میں محفوظ ہیں۔ ان کے کلام میں درد اور سوز و گداز بنیادی عنصر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہاں ان کا ایک مسدس درج کیا گیا ہے جس میں سات بند ہیں۔

۲۰۷۔ قصہ کنور کام و کلا کام　محمد ابرار حسین فاروقی ازہری　×۔۳　دسمبر ۱۹۵۲　۱۴۵۔۱۴۸

یہ ایک عشقیہ مثنوی ہے جو بارہویں صدی ہجری میں تالیف کی گئی۔ اس کے مصنف کا علم نہیں ہو سکا۔ اس کا ایک قلمی نسخہ انجمن ترقی اردو (ہند) کے کتاب خانہ میں محفوظ ہے۔ اس پر بھی شاعر کا نام درج نہیں ہے۔ کاتب نے اپنا نام شیخ ظہور الدین ساکن قصبہ سندیلہ بتایا ہے اور چہارم رمضان ۱۲۲۱ھ تاریخ کتابت لکھی ہے۔ مخطوطہ کے اوراق کی مجموعی تعداد ۹۶ ہے جس سے بخوبی انداز کیا جا سکتا ہے کہ مثنوی کافی طویل ہے۔

زیر نظر مضمون میں اس مخطوطہ کا مکمل تعارف کرایا گیا ہے اور مثنوی کے

Marfat.com

مختلف پہلوؤں سے تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

۲۰۸۔ قصیدہ — محمد حسن جعفری — ۸۔۳۔۴ — ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۴ — ۹۔۱۶

۲۰۹۔ ایضاً (قسط ۲) — ایضاً — ۸۔۵ — نومبر ۱۹۴۴ — ۳۔۴

۲۱۰۔ ایضاً (قسط ۳) — ایضاً — ۸۔۶ — دسمبر ۱۹۴۴ — ۲۔۵

فن قصیدہ گوئی اور اس کے اجزاے ترکیبی سے بحث نیز اردو قصیدہ نگاروں کا فارسی قصیدہ گوشعرا مثلاً خاقانی، عرفی، انوری وغیرہ سے موازنہ۔

۲۱۱۔ قطعات جوشش — قاضی عبدالودود — ۱۔۴ — فروری ۱۹۴۱ — ۵۸۔۵۹

محمد روشن جوشش عظیم آبادی میر حسن، مصحفی، فدوی اور جرات وغیرہ کے ہم عصر تھے۔ قاضی عبدالودود نے ان کا دیوان مرتب کر کے شائع کرا دیا ہے۔ یہاں انھوں نے چند قطعات شامل اشاعت کر دیے ہیں۔

۲۱۲۔ کلام احمد علی شاہ رامپوری — مختار الدین احمد — ۵۔۵۔۶ — مئی۔جون ۱۹۴۳ — ۷۵۔۷۶

احمد علی شاہ کے مختصر سوانح کے بعد ان کا منتخب کلام پیش کر دیا گیا ہے۔ سال ولادت اور سال وفات کا کوئی تذکرہ نہیں۔ پہلا شعر درج ذیل ہے:

ہجر میں تیرے ہے مجھ پر بار اٹھنا بیٹھنا
یاد آتا ہے ترا ہر بار اٹھنا بیٹھنا

۲۱۳۔ کلام امین — مختار الدین احمد — ۱۔۳ — جنوری ۱۹۴۱ — ۶۹۔۷۰

امین عظیم آبادی (م۔ ۱۷۸۴ء) کے مختصر حالاتِ زندگی بیان کر کے ان کے اشعار پیش کر دیے گئے ہیں۔

۲۱۴۔ کلام امین (تصحیح) — مختار الدین احمد — ۲۔۶ — اکتوبر ۱۹۴۱ — ۴۱

کلام امین (مطبوعہ معاصر۔جنوری ۱۹۴۱ء) میں کتابت کی غلطیوں کی نشاندہی اور ان کی اصلاح۔

۲۱۵۔ کلام تپاں — تمنا عمادی — ۳۔۴ — فروری ۱۹۴۲ — ۴۰۔۴۲

۲۱۶۔ ایضاً — ایضاً — ۳۔۳ — جنوری ۱۹۴۲ — ۳۰۔۳۵

شاہ نور الحق تپاں پھلواروی (۱۷۴۳-۱۸۱۸ء) شاہ عبدالحق ابدالی کے

Marfat.com

صاجزادے تھے۔ حضرت پیر مجیب اللہ پھلواروی کے مرید اور خلیفہ تھے۔ فارسی میں مشق سخن کرتے تھے۔ دو ضخیم کلیات بطور یادگار چھوڑے۔ ان کے علاوہ نثر میں بھی اوراد و وظائف کے چند مختصر رسالے قلم بند کیے۔ اردو میں مراثی کی ایک ضخیم بیاض بھی چھوڑی۔ مرثیوں کے علاوہ چند غزلیں بھی مختلف قلمی نسخوں میں ملتی ہیں۔ ان ہی نسخوں میں سے منتخب کر کے ۲۱ غزلیں پیش کی گئی ہیں۔ ابتدا میں مختصر تعارف بھی دیا گیا ہے۔

پہلا شعر:

ہر لمحہ رہے خالق اکبر کے بھروسے
انسان نہ دنیا میں رہے ہر کے بھروسے

۲۱۷۔ کلام ثابت و یوسف عظیم آبادی | قاضی عبدالودود | ۴۔۳ | جولائی ۱۹۴۲ | ۴۰

یوسف علی خاں یوسف عظیم آبادی اردو کے باکمال شاعر تھے۔ پہلے ثابت تخلص کرتے تھے، پھر یوسف کرنے لگے۔ زیادہ شہرت نہ پا سکے۔ حاجی پور (صوبہ بہار) کے رہنے والے تھے سرکاری ملازم تھے۔ اسکے باوجود اعلیٰ ذوق شعری رکھتے تھے۔ 'تذکرۂ عشق' میں ان کا ذکر ملتا ہے اسی تذکرے سے اخذ کر کے یہاں اُنکے چند شعر پیش کردیے گئے ہیں۔

۲۱۸۔ کلام حضور | سید شاہ صبیح الحق | ۱۔۲ | دسمبر ۱۹۴۰ | ۶۷۔۶۸

حضرت غلام یحیٰ حضور قدس سرہ عظیم آباد کے مشائخ میں تھے سلسلہ چشتیہ سے منسلک تھے۔ آپ کے مریدوں کی تعداد بہت ہے۔ ۸ر جمادی الثانی ۱۲۰۶ھ/ ۱۷۹۲ء میں راہی ملک عدم ہوئے۔ یہاں مختصر تعارف کے ساتھ آپ کا کلام درج کیا گیا ہے۔

۲۱۹۔ کلام دلدار | قاضی عبدالودود | ۶۔۶ | دسمبر ۱۹۴۳ | ۴۳۔۴۴

کلام دلدار کا ایک قلمی نسخہ حکیم نصیرالدین (پٹنہ) کے ذاتی ملک میں ہے۔ ان اوراق میں ان کے کلام کا کچھ حصہ پیش کیا گیا ہے اور اس بات کی اطلاع دی گئی کہ دوسری قسط میں کلام پر تبصرہ شائع کیا جائے گا لیکن یہ قسط

Marfat.com

شائع نہیں ہوئی۔ پہلا شعر:

شاہ مجیب اللہ فخر جہاں کا راضی حق کی رضا کا
راہ نما ظاہر باطن کا ہے دلدار گدا کا

۲۲۰۔	کلام راسخ	قاضی عبدالودود	۴_۵	ستمبر ۱۹۴۲	۴۶_۴۵
۲۲۱۔	ایضاً	ایضاً	۴_۶	اکتوبر ۱۹۴۲	۳۱

راسخ عظیم آبادی کا غیر مطبوعہ کلام جس میں چھ غزلیں اور ایک قطعہ شامل ہے۔ پہلا شعر:

اشک محبوبان عالم غیرت خوباں ہوتم
یعنی وے انجم ہیں اور ان میں مہ تاباں ہوتم

۲۲۲۔	کلام رضا عظیم آبادی	قاضی عبدالودود	۲_۶	اکتوبر ۱۹۴۱	۳۴_۳۳
۲۲۳۔	ایضاً	ایضاً	۳_۶	اپریل ۱۹۴۲	۶۰_۵۲
۲۲۴۔	ایضاً	ایضاً	۴_۱	مئی ۱۹۴۲	۱۶_۹
۲۲۵۔	ایضاً	ایضاً	۴_۲	جون ۱۹۴۲	۲۴_۱۷
۲۲۶۔	ایضاً	ایضاً	۴_۳	جولائی ۱۹۴۲	۴۰_۳۳
۲۲۷۔	ایضاً	ایضاً	۴_۴	اگست ۱۹۴۲	۴۰_۳۳
۲۲۸۔	ایضاً	ایضاً	۴_۵	ستمبر ۱۹۴۲	۴۸_۴۱
۲۲۹۔	ایضاً	ایضاً	۴_۶	دسمبر ۱۹۴۲	۷۲_۶۵
۲۳۰۔	ایضاً	ایضاً	۵_۱	جنوری ۱۹۴۳	۷۵_۷۳
۲۳۱۔	ایضاً	ایضاً	۵_۲	فروری ۱۹۴۳	۹

سید محمد رضا بن میر جمال الدین حسین جمالی (۱۷۵۰-۱۸۰۱ء) ضیاء دہلوی کے حلقۂ تلامذہ میں شامل تھے۔ صاحب دیوان اور پُرگو شاعر تھے۔ یہاں اُن کے کلام کا انتخاب بالاقساط پیش کیا گیا ہے۔ مختلف قسطوں کے عنوانات مختلف ہیں۔ پہلی قسط کا عنوان کلام رضا عظیم آبادی ہے، بقیہ قسطوں کا دیوان عظیم آبادی اور آخری قسط کا، جسمیں رضا کے کلام کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے، عنوان مقدمہ دیوان رضا ہے۔ اندراج کرتے

Marfat.com

وقت اولین قسط کے عنوان کو ترجیح دی گئی ہے۔

۲۳۲۔ کلام سجاد تمنا عمادی ۳۔۱ نومبر ۱۹۴۱ ۴۰۔۴۴

محمد سجاد پھلواروی، خواجہ عمادالدین قلندر پھلواروی کے صاحبزادے اور جانشین تھے۔ ۱۷۰۴ء میں ولادت ہوئی اور ۳ ذیقعدہ ۱۱۷۳ھ/ ۱۷۶۰ء بروز شنبہ وفات پائی۔ باکمال شاعر تھے۔ یہاں ان کا منتخب کلام پیش کیا گیا ہے۔ پہلا شعر:

دم بھی گھوٹے ہے غم ہستی نکلے نہیں ہے جان بھی
ہائے زمین سخت ہے، دور ہے آسمان بھی

۲۳۳۔ کلام ضیاء و ثابت عظیم آبادی و فدوی دہلوی قاضی عبدالودود ۴۔۵ اگست ۱۹۴۲ ۱۶۔۱۷

سید علی رضا ضیاء عظیم آبادی تلمیذ حضرت شوق نیموی جوانمرگ شاعر تھے۔ ۲۲ سال کی عمر میں انتقال ہوا اس مختصر سی مدت میں استادی کا درجہ حاصل کر لیا تھا۔ ان کے کلام میں درد و غم کا عنصر غالب ہے اسی لیے میر تقی میر کا رنگ پایا جاتا ہے۔ یہاں اُن کے چند اشعار مع مختصر تعارف کے پیش کیے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ ثابت عظیم آبادی اور محمد علی فدوی دہلوی کے بھی چند اشعار پیش کر دیے گئے ہیں۔

۲۳۴۔ کلام طپش شرف عالم جلیلی ۳۔۲ دسمبر ۱۹۴۱ ۳۸۔۳۹

ایضاً ایضاً ۴۔۱ مئی ۱۹۴۲ ۳۰۔۳۱

مرزا محمد اسمٰعیل عرف مرزا جان متخلص بہ طپش، سید جلال بخاری کی اولاد میں تھے۔ آبائی وطن دہلی تھا مگر لکھنؤ میں مرزا جہاندار کے دربار سے منسلک رہے۔ خواجہ میر درد سے مشورہ سخن کرتے تھے۔ ۱۲۳۰ھ مطابق ۱۸۱۵ء میں وفات پائی۔ یہاں مختصر تعارف کے ساتھ ان کا کلام درج کیا گیا ہے۔

۲۳۵۔ کلام غلام علی حیدری قاضی عبدالودود ۴۔۲ جون ۱۹۴۲ ۳۵۔۳۶

'تذکرۂ عشقی' سے اخذ کر کے چند اشعار پیش کر دیے گئے ہیں۔

Marfat.com

۲۳۶۔ کلام فدوی | قاضی عبدالودود | ۲۔۳ | جولائی ۱۹۴۱ | ۳۵۔۳۶

اردو شعرا کے تذکروں، بالخصوص تذکرہ شورش و تذکرۂ عشقی سے انتخاب کرکے چند اشعار پیش کردیے گئے ہیں۔
(فدوی کے تعارف کے لیے ملاحظہ ہو اندراج ۱۶۳)

۲۳۷۔ کلام منور | مختار الدین احمد | ۴۔۶ | دسمبر ۱۹۴۲ | ۲۵

انور علی منور یاس عظیم آبادی کے بیٹے تھے۔ عین عنفوان شباب میں لقمۂ اجل بنے۔ کچھ ہی دنوں بعد اس صدمہ سے یاس کا بھی انتقال ہوگیا۔ 'نو شتیم ھیھات، ھیھات، ھیھات' سے باپ نے بیٹے کی تاریخ وفات نکالی۔ یہاں ان کی ایک غزل پیش کی گئی ہے۔ ضمنی طور پر تاریخ وفات بھی دیدیا گیا ہے۔

۲۳۸ کلام میر ضیاء دہلوی | قاضی عبدالودود | ۳-۵ | مارچ ۱۹۴۲ | ۶۰

ضیاء دہلوی، میر تقی میر اور میر قائم وغیرہ کے ہم عصر تھے۔ مصحفی نے انہیں میر کا شاگرد بتایا ہے لیکن صاحب مضمون نے اس سے اختلاف کیا ہے۔
یہاں ایک مختصر تعارف کے ان کا منتخب کلام پیش کردیا گیا ہے۔

۲۳۹۔ کلام نالاں | قاضی عبدالودود | ۲۔۴ | اگست ۱۹۴۱ | ۳۷۔۳۸

میر وارث علی نالاں عظیم آبادی (م۔ 1199ھجہ/ ۱۷۸۴ء) اشرف علی خاں فغاں کے شاگرد تھے۔ آبائی وطن بہار شریف تھا۔ سکونت زیادہ تر عظیم آباد (پٹنہ) میں رہی۔ قاضی صاحب نے یہاں اُن کے چند اشعار پیش کیے ہیں جو خدا بخش اورنیٹل پبلک لائبریری میں محفوظ قلمی نسخے سے ماخوذ ہیں۔ پہلا شعر:

ظلم اپنے کا مزہ اس کو نظر آجائے گا
غیر سے میری طرح پیش اگر آجائے گا

۲۴۰۔ مرثیہ ظہور علی خلیق | قاضی عبدالودود | ×۔۴ | دسمبر ۱۹۵۳ | ۱۴۴۔۱۵۱

واقعہ کربلا سے متعلق میر ظہور علی خلیق کا مرثیہ جسے مشہور مستشرق ڈاکٹر اشپرنگر کی بیاض سے نقل کیا گیا ہے۔ یہ مرثیہ ۳۲ بندوں پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

۲۴۱۔ مرزا قتیل　قاضی عبدالودود　۴۔x　دسمبر ۱۹۵۳　۱۷۱۔۱۸۱

مرزا محمد حسن قتیل لکھنوی فارسی کے مشہور شاعر تھے۔ نثر بھی لکھتے تھے۔ 'ہفت تماشا' ان کی مشہور تالیف ہے۔ انھوں نے ۱۸۱۶ء میں وفات پائی۔ مرزا غالب ان سے معاصرانہ چشمک رکھتے تھے۔ زیر نظر مضمون میں ان کے اردو اشعار کو مختلف تذکروں سے اخذ کر کے شائع کر دیا گیا ہے۔

۲۴۲۔ میر مونس کا غیر مطبوعہ قطعہ　قاضی عبدالودود　۲۔x　جنوری ۱۹۵۲　۳۲

نو (۹) اشعار پر مشتمل میر مونس کا ایک غیر مطبوعہ قطعہ۔ اس کا مطلع حسب ذیل ہے:

ہزار شکر کہ نواب آسماں شوکت
بہ شوق دیکھ کے دربار شاہ دیں آیا

اس قطعہ کی ایک خوش خط وصلی خدا بخش لائبریری میں محفوظ ہے۔

۲۴۳۔ نغمۂ سحر　محمد حسنین　۵۔۶۔x　ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹　۳۶۔۳۳

اختر شیرانی کی یہ نظم ان کے مجموعہ 'صبح بہار' میں شامل ہے۔ اس کا تجزیہ کرتے ہوئے مکمل نظم کو پیش کر دیا گیا ہے۔

۲۴۴۔ ولولے　فہیم الدین احمد فہیم　۱۶۔x　اپریل ۱۹۶۰　۱۔۹۶

فہیم الدین احمد فہیم کے مجموعہ کلام 'ولولے' سے انتخاب جناب کلیم الدین احمد کے تعارفی نوٹ کے ساتھ۔ فہیم الدین احمد ۱۸۷۷ء میں پیدا ہوائے۔ فوج میں ملازمت کی اور کرنل کے درجہ تک پہنچے۔ ۱۹۲۲ء میں فوت ہوئے۔ شاعری کا اچھا ذوق رکھتے تھے۔

اردو شاعری - تاریخ و تنقید

۲۴۵۔ آزاد نظم　کلیم الدین احمد　۲۔۸　x۔x　۲۔۲۸

آزاد نظم کے فن سے تفصیلی بحث۔ اس خیال کا اظہار کہ ہر تجربہ اپنا سانچہ آپ بنالیتا ہے۔ اسی طرح نظم میں بھی رونما ہونے والی تبدیلیوں پر روشنی ڈالی جاسکتی ہے۔ اسی کے ساتھ ترقی پسند شاعری کا تجزیہ کرتے ہوئے

Marfat.com

اس رائے کا اظہار کہ ترقی پسند شعراء کو حسن کاری کا زیادہ خیال نہیں ہوتا، وہ تو صرف عوام کو ورغلانا چاہتے ہیں۔ اسی ضمن میں دوسرے شعرا کے علاوہ میرا جی کی آزاد نظموں کا خصوصی جائزہ پیش کیا ہے۔

۲۴۶۔ اردو شاعری پر ایک نظر کلیم الدین احمد جولائی ۱۹۴۹ ۲۶۔۳۶

اردو شاعری کا تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ "شاعری کی ہندوستان میں قدر و منزلت نہیں، شاعری منحوس ہو یا نہ ہو ایک زمانہ میں شاعری طبع کا ذریعہ بنی ہوئی تھی۔ اردو شاعری کو مغربی اقوال کی روشنی میں دیکھتے ہیں ذآخر میں ان کا کہنا ہے کہ" شاعری میں بیش بہا تجربے ملتے ہیں جنھیں حاصل زندگی اور حاصل کائنات کہہ سکتے ہیں"۔

۲۴۷۔ آزاد نظم مجتبیٰ احمد ۷۔۱ جنوری ۱۹۴۴ ۱۳-۲۵

آزاد نظم کی اہمیت اور افادیت سے بحث۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کے محاسن کو غیر متعصبانہ نظر سے دیکھیں۔ اسی کے ساتھ اس کے معائب پر بھی نظر رکھنی چاہیے۔ اس میں میکانکی روح تو ضرور موجود ہے لیکن تعمیری روح کا فقدان ہے۔

۲۴۸۔ اردو شاعری پر ایک نظر سید نصیر حیدر ۵۔۲ اپریل ۱۹۴۳ ۲۳-۳۶

اردو شاعری، بالخصوص اردو غزل سے متعلق کلیم الدین احمد کے خیالات کی تردید۔ اسی کے ساتھ عظیم الدین احمد کی نظم 'کوئل' کا تجزیہ۔ اس نظم کے بارے میں کلیم الدین احمد کے اس خیال کا رد کہ یہ اردو کی عظیم نظموں میں شمار کیے جانے کے لائق ہے۔ مضمون کے بعد کلیم الدین احمد نے 'استعذار' کے طور پر اس مضمون کے بارے میں اپنی رائے ظاہر کی ہے اور مضمون میں ظاہر کیے گئے تمام خیالات سے اختلاف کیا ہے۔

۲۴۹۔ الفاظ اور شاعری کلیم الدین احمد ۹۔۵۔۶ مئی جون ۱۹۴۵ ۴۸۔۵۴

الفاظ کسی بھی زبان کی شاعری کا اساسی عنصر ہوتے ہیں۔ لیکن مضمون نگار کے خیال میں ہمارے شعرا اس حقیقت سے بیگانہ نظر آتے ہیں۔

۲۵۰۔ ایک خط فراق گورکھپوری ۳۔۳ جنوری ۱۹۴۲ ۱۔۷

Marfat.com

کلیم الدین احمد کی تالیف 'اردو شاعری پر نظر' کا جائزہ۔ فراق صاحب نے کلیم الدین احمد کے بہت خیالات سے اختلاف کیا ہے اور اُن پر سخت تنقید کی ہے۔

۲۵۱۔ ترقی پسند شاعر	کلیم الدین احمد	۲۔۶	اپریل ۱۹۵۴	۱۔۶۲
۲۵۲۔ ایضاً (قسط دوم)	ایضاً	۲۔۷	مئی ۱۹۵۴	۱۔۳۱
۲۵۳۔ ایضاً (قسط سوم)	ایضاً	×۔۹	جنوری ۱۹۵٦	۱۔۱۹

ترقی پسند شاعروں کے شعری فن کا جائزہ۔ اس پر سخت تنقید۔ اس خیال کا اظہار کہ ترقی پسند شاعروں کی غزلوں اور نظموں میں کوئی خاص فرق نہیں۔ ان میں سے زیادہ تر علامہ اقبال کے خوشہ چیں نظر آتے ہیں۔ یہ سب ایک ہی چشمہ سے اپنی شاعری کے پیمانہ کو لبریز کرتے ہیں اور اپنے حصار سے باہر نہیں آتے۔

۲۵۴۔ تنقید کی بھول بھلیاں	کلیم الدین احمد	×۔۳٦	×۔۱۹۸۱	۲۸۔۱۳۸

غالب اور اقبال کے کلام کا تنقیدی جائزہ۔ ملٹن اور ورڈز ورتھ کے کلام سے ان کا موازنہ۔

۲۵۵۔ چھان بین	محمد حسنین	×۔۲	نومبر ۱۹۴۷۔	
			مارچ ۱۹۴۸ء	۸۷۔۹۳

جوش ملیح آبادی کی نظم ''بھری برسات کی روح'' کا تجزیاتی مطالعہ۔ مضمون نگار نے اسے غیر مربوط نظم قرار دیا ہے اور اسے نظم کے مقابلے میں غزل سے زیادہ قریب بتایا ہے۔

۲۵٦۔ دوسرا خط	فراق گورکھپوری	۳۔۴	فروری ۱۹۴۲	۴۔۹

'اردو شاعری پر ایک نظر' سے متعلق فراق کا ایک خط معاصر (جنوری ۱۹۴۲) میں شائع ہوا تھا (ملاحظہ ہو اندراج ۱۹۳) جس میں کلیم الدین احمد کے خیالات کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ یہ خط اُسی سلسلہ کی دوسری کڑی ہے۔

۲۵۷۔ روایات اور اردو شاعری	کلیم الدین احمد	۳۔۱	نومبر ۱۹۴۱	۲۔۱۸

Marfat.com

اردو شاعری کو روایات فارسی اور بھاشا سے ورثے میں ملیں۔ محمد حسین آزاد اور عبدالسلام ندوی کے اقتباسات کی روشنی میں ان کی توجیہ۔ اس بات پر تنقید کہ فارسی کی تقلید نے اردو شاعری کو غیر فطری بنادیا۔ اردو کا صرف ایک شاعر نظیر اکبر آبادی فارسی روایات کے اثر سے پاک ہے۔

۲۵۸۔ شمالی ہند کے صوفیائے کرام کی ہندی دوستی حسن عسکری ۴۔x دسمبر ۱۹۵۳ ۷۵۔۸۸
حضرت امیر خسرو دہلوی اور دیگر صوفیائے کرام کے ہندی کلام کا جائزہ۔ ان اشعار کو خاص طور سے اُجاگر کیا گیا ہے جن سے ہندوستان اور اس سے متعلق مختلف موضوعات مثلاً مناظر قدرت وغیرہ پر روشنی پڑتی ہے۔

۲۵۹۔ غالب کے بعد اختر اورینوی ۸۔۳۔۴ ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۴ ۳۔۸
اردو شاعری میں مرزا غالب کے بعد جو رجحانات ابھر کر سامنے آئے، اُن کا تجزیہ۔ ایک رجحان ارتقاء کا ہے اور دوسرا انحطاط کا۔ ان کی ایک کڑی حالی کی شاعری ہے اور دوسری اکبر الہ آبادی کی شاعری۔ ان کے علاوہ ایک اور اہم کڑی ہے اور وہ ہے علامہ اقبال کی شاعری جس میں تعمیری اور صحت مند عناصر کا غلبہ ہے۔

۲۶۰۔ غزل اور قطعہ کلیم الدین احمد ۱۔x مئی ۱۹۵۱ ۹۱
غزل اور قطعہ سے متعلق مغربی و مشرقی مصنفین کے افکار کا تجزیہ۔ عربی، فارسی اور انگریزی شاعری کی روشنی میں اردو غزل اور قطعہ کے حسن و قبح سے بحث۔

۲۶۱۔ غزل اور نظم کا جھگڑا احمد حسن ۶۔۳ ستمبر ۱۹۴۳ ۶۔۱۲
علی گڑھ میگزین کے فانی نمبر (۱۹۴۱) پر تبصرہ اور اس کے حوالے سے کلیم الدین احمد اور پروفیسر ابواللیث صدیقی کے غزل اور نظم سے متعلق نظریات سے بحث اور بہت سے معاملات میں ان سے اختلاف۔

۲۶۲۔ مطالعہ اور چھان بین کلیم الدین احمد ۹۔۵۔۶ مئی جون ۱۹۴۵ ۸۵
اردو شاعری کا تجزیاتی مطالعہ۔ اس میں بطور خاص مرزا غالب، نظیر اکبر

Marfat.com

آبادی اور جوش ملیح آبادی کے کلام کو موضوع بنایا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مضمون نگار نظیر اکبر آبادی کو اردو کا عظیم ترین شاعر مانتے ہیں۔

۲۶۳۔ مقدمہ فضل الرحمٰن ×۔۱۲ ×۔× ۱۔۱۹

کلیم الدین احمد کی تالیف 'اردو شاعری پر ایک نظر' کا مقدمہ۔ اس میں صاحب مقدمہ نے کتاب کے موضوع اور مباحث کی مناسبت سے اردو شاعری سے متعلق خیالات کا اظہار کیا ہے اور اردو کے مکمل شعری سرمایے پر سرسری نظر ڈالی ہے۔ آخر میں کلیم الدین احمد کی اس محنت کو سراہا ہے جو انھوں نے اس کتاب کی تالیف میں صرف کی۔

اردو شعرا ــــ تذکرے

۲۶۴۔ آب حیات اور
طبقات الشعراء قاضی عبدالودود ×۔۴ دسمبر ۱۹۵۳ ۱۵۵۔۱۶۲

کریم الدین کے تذکرۂ طبقات الشعرا پر اظہار خیال کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ محمد حسین آزاد کی آب حیات میں سولہ ادبی شخصیتیں ایسی ہیں جن کا اصل ماخذ طبقات الشعرا ہے لیکن آزاد نے کہیں اس کا اظہار نہیں کیا ہے۔

۲۶۵۔ بزم شعرائے پھلواری ادارہ ×۔۴ اگست ۱۹۴۹ ۱۷۔۲۰

۲۶۶۔ ایضاً ایضاً ×۔۵۔۶ ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹ ۲۱۔۲۸

پھلواری شریف کے چند شعراء مثلاً وحید الحق، مولانا ہادی بن احمدی، وغیرہ کا مختصر تذکرہ اور ان سے منسوب اشعار۔

اردو شعراء۔ تذکرہ

۲۶۷۔ بزم شعرائے پھلواری
(ضمیمہ) محمد شعیب قادری ۲۔۱۶

''شعرائے پھلواری'' کے نام سے کتاب شائع ہو چکی ہے۔ جسے ضمیمے کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ جس میں دور سخن، شاعری کی زبان، ملا فصیح الدین، ملا مبین، مولوی انعام الدین، شاہ محمد ابو تراب، تاج العارفین، شاہ

Marfat.com

محمد مجیب اللہ قادری کے عنوان سے اس دور کے ادبی ذوق اور شعرا کا ذکر ہے اور ساتھ ہی ساتھ شعراء کرام کے متعلق اشعار بھی پیش کیے گئے ہیں۔

۲۶۸۔ بہار کے شعراء　معین الدین دردائی　x۔x　نومبر۱۹۴۶-مارچ ۱۹۴۷　۴۹۔۵۸

ایضاً　ایضاً　x۔x　جولائی ۱۹۴۷　۸۔۲۱

۲۶۹۔ تذکرہ ریاض الوفاق

(ضمیمہ)　سید حسن و عطا کاکوی　x۔۲۱　جولائی ۱۹۶۷　۱۔۹۴

ذوالفقار مست کے تذکرۂ ریاض الوفاق، مولفہ ۱۲۲۹ھ/۱۸۱۴ء کا واحد قلمی نسخہ جرمنی کی 'توبنگن' لائبریری میں محفوظ ہے۔اس کی تلخیص ایک تعارفی نوٹ کے ساتھ۔اسے رسالہ کے آخر میں ضمیمہ کے طور پر دیا گیا ہے۔

۲۷۰۔ تذکرہ شعرا (بزبان

شاد عظیم آبادی)　عطا کاکوی (مرتب)　x۔۲۰　ستمبر ۱۹۶۵

شاد عظیم آبادی نے اپنی نثری تصانیف میں اردو شعرا، بالخصوص صوبۂ بہار سے تعلق رکھنے والے بہت سے شعراء کا تذکرہ کیا ہے۔ جناب عطا کاکوی نے ایسی تمام تحریروں کو یک جا کر کے ترتیب دیا ہے۔اس سے مشہور و معروف شعرا کے علاوہ بہت سے گمنام لیکن اہم شعرا بھی گوشہ گمنامی سے نکل کر منظر عام پر آ گئے ہیں۔

۲۷۱۔ تذکرۂ شعرائے رامپور　محمد علی خاں اثر　x۔۲　جنوری ۱۹۵۲　۱۳۴۔۱۴۱

انگریز مستشرق جارج فانتوم کا مولفہ تذکرۂ شعرائے رامپور کا تعارف اور تحقیقی جائزہ۔ اس میں رامپور سے تعلق رکھنے والے ۶۲ شعرا کا حال درج ہے۔

۲۷۲۔ تذکرۂ طبقات الشعراء　عطا کاکوی (مرتب)　x۔۱۹　مئی ۱۹۶۴　۱۔۹۸

طبقات الشعرائے ہند مولوی کریم الدین پانی پتی کی تالیف ہے۔اس میں ۱۰۰۴ شعراء کے حالات اور نمونہ کلام درج ہے۔ یہ تذکرہ ۱۲۶۳ھ/ ۱۸۴۷ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔مشہور مستشرق فیلن نے بھی اس کام میں، مولوی کریم الدین کی مدد کی۔ اس لیے سرورق پر مولف کی

Marfat.com

حیثیت سے دونوں کے نام درج ہیں۔ تذکرے کے مطالعہ سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ گارساں دتاسی کی تاریخ ادب ہندوستانی کو سامنے رکھ کر تالیف کیا گیا ہے۔

زیرنظر مضمون میں اس اہم تذکرے کا تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے اور بہت سی خامیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ آخر میں ضمیمہ کے طور پر اس کی تلخیص کردی گئی ہے۔

۲۷۳۔ تذکرہ مسرت افزا	قاضی عبدالودود	۲۔۵	×۔×	۱۔۱۶
۲۷۴۔ ایضاً (قسط ۲)	ایضاً	۲۔۶	اپریل ۱۹۵۴	۱۷۔۱۱۲
۲۷۵۔ ایضاً (قسط ۳)	ایضاً	۲۔۷	×۔×	۱۱۳۔۱۹۲
۲۷۶۔ ایضاً (قسط ۴)	ایضاً	۲۔۸	×۔×	۱۹۳۔۲۴۰
۲۷۷۔ ایضاً (قسط ۵)	ایضاً	×۔۴	جولائی ۱۹۵۹	۱۷۹۔۱۸۸

تذکرہ مسرت افزا ابوالحسن امیرالدین احمد عرف امراللہ الٰہ آبادی کی تالیف ہے۔ یہ ۱۱۹۳ھ/ ۱۷۹۷ء میں مکمل ہوئی۔ یہ فارسی زبان میں ہے اور اس میں ۲۵۴ اردو شعرا کے سوانح اور نمونہ کلام درج ہیں۔ بعد کے تذکرہ نگاروں مثلاً مصحفی اور محسن وغیرہ نے اس سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ اس کا ایک قلمی نسخہ آکسفورڈ یونیورسٹی کے کتابخانے میں محفوظ ہے۔ اپنے مختصر سے تعارف کے ساتھ قاضی صاحب نے اسے یہاں من و عن پیش کردیا ہے۔

اس تذکرہ کا اردو ترجمہ و تلخیص شاہ عطاالرحمٰن عطا کاکوی نے ۱۹۶۸ء میں ادارہ تحقیقات عربی و فارسی پٹنہ سے شائع کردیا ہے۔

۲۷۸۔ بزم معاصر	قاضی عبدالودود	۲۔۵	×۔×	۵۔۱، ۶۔۱

تذکرۂ مسرت افزا سے متعلق سلسلہ مضامین میں کتابت وغیرہ کی غلطیوں کے بارے میں معذرت اور اس تذکرہ سے متعلق مزید معلومات۔

۲۷۹۔ خلاصۂ تذکرۃ الابرار	قاضی عبدالودود	×۔۱۸	×۔ جولائی ۱۹۶۲	۱۔۳۶

تذکرۃ الاکابر فارسی زبان میں اردو اور فارسی شعراء کا تذکرہ ہے۔ قاضی

Marfat.com

صاحب نے یہاں اس کا خلاصہ پیش کیا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل شعرا کے حالات زندگی اور انتخاب کلام شامل ہے:

۱۔ حاجی احمد علی قیامت، ۲۔ خادم حسین خاں، ۳۔ ہدایت حسین خاں، ۴۔ محمد علی خاں، ۵۔ محمد حسن رشکی، ۶۔ نورالحسن خاں نوا، ۷۔ جعفر حسن خاں فیض۔

رسالہ میں فہرست مضامین کے تحت تذکرہ کا عنوان 'تذکرۃ الابرار' درج ہے لیکن صفحہ ۱ پر جہاں سے تلخیص شروع ہوتی ہے وہاں اس کا عنوان 'تذکرۃ الاکابر' دیا گیا ہے۔

۲۸۰۔ داغ و نساخ حبیب الرحمٰن ۷۔۲۔۳ فروری۔مارچ ۱۹۴۴ ۵۶

عبدالغفور نساخ نے اپنے تذکرے 'سخن شعراء' میں داغ کا تذکرہ ناگوار انداز میں کیا ہے۔ حالانکہ دونوں کے آپسی مراسم بہت اچھے تھے اور نساخ کے اکلوتے بیٹے محمد شمس، نواب مرزا داغ کے شاگرد تھے۔ اس کے باوجود اپنے تذکرے میں اُن کا یہ لکھنا:

''داغ تخلص، نواب مرزا دہلوی، پسر چھوٹی بیگم'' تعجب خیز تھا۔ لیکن مضمون نگار کا کہنا ہے کہ علامہ رضا علی وحشت نے انھیں یہ بتایا تھا کہ اصل عبارت کچھ اور تھی، منشی نول کشور نے طباعت کے وقت اس میں تحریف کر کے یہ عبارت لکھ دی۔ اس پر نساخ بہت برہم ہوئے اور اس کے بعد انھوں نے مطبع نول کشور سے کوئی کتاب شائع نہیں کرائی۔

زیر نظر مختصر سے مضمون میں مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں داغ اور نساخ کے تعلقات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

۲۸۱۔ رضی احمد آبادی ظہیرالدین مدنی ×۔۴ دسمبر ۱۹۵۴ ۱۹۰۔۱۹۲

رضی احمد آبادی (محمد رضی) ولی دکنی کے شاگرد تھے۔ گلشن گفتار اور حدیقۂ احمدی وغیرہ تذکروں میں ان کا حال ملتا ہے۔ زیر نظر مضمون میں اُن کے مختصر حالات زندگی دیے گئے ہیں اور ان کے فن شاعری سے تنقیدی بحث کی گئی ہے۔ آخر میں مشہور محقق اور نقاد ڈاکٹر محی الدین قادری زور کے

Marfat.com

حوالے سے بتایا گیا ہے کہ ان کے نو (۹) مرثیوں کا ایک مجموعہ ایڈنبرا یونیورسٹی کے کتابخانہ میں موجود ہے۔

۲۸۲۔ شاعر لوگ — کلیم الدین احمد — x۔۲۷ — x۔۱۹۷۴ — ۱۷۔۱۱۴

شاعروں کی نفسیات سے بحث۔ فرائڈ کا قول کہ ہر فنکار ایک قسم کا نفسیاتی مریض ہوتا ہے۔ شاعر بھی اس سے مستثنٰی نہیں۔ وہ مجموعۂ اضداد ہوتا ہے۔ وہ ایسے فن کے سہارے جیتا ہے جو اس کی زندگی اور حالات سے یکسر مختلف اور بیشتر حالات میں متضاد ہوتا ہے۔ اس ضمن میں انھوں نے میر تقی میر وغیرہ کی مثالیں پیش کی ہیں۔

۲۸۳۔ شاعروں کی نوک جھونک

(ضمیمہ) — کلیم الدین احمد — x۔۲۵ — x۔۱۹۷۳ — ۱۔۱۲۶

۲۸۴۔ — ایضاً — ایضاً — x۔۲۶ — x۔۱۹۷۳ — ۱۲۷۔۱۹۴

اردو شعرا کی معاصرانہ چشمک اور معرکہ آرائی کا تفصیلی بیان۔ بعد میں 'شاعروں کی نوک جھونک' مطبوعہ دائرہ ادب پٹنہ کو بطور ضمیمہ پیش کر دیا گیا ہے۔

۲۸۵۔ طبقات الشعراء — محمد ذکی الحق — x۔۳۸ — x۔۱۹۸۳ — ۳۵۔۵۲

طبقات الشعراء قدرت اللہ شوق سنبھلی کی تالیف ہے۔ یہ ۱۱۸۸ھ میں مکمل ہوئی۔ اردو شعرا کے تذکروں میں اسے خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ زیر نظر مضمون میں اس پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے اور اس کے چند قلمی نسخوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔

۲۸۶۔ طبقات الشعرائے ہند — قاضی عبدالودود — x۔۹ — جنوری ۱۹۵۶ — ۲۰۔۴۸

مولوی کریم الدین کے تالیف کردہ اس تذکرے کا تنقیدی جائزہ اور اس میں وارد متعدد اغلاط کی نشاندہی۔ طبقات الشعرائے ہند کا مکمل تعارف اندراج ۲۱۴ کے تحت پیش کر دیا گیا ہے۔

۲۸۷۔ غلطیہائے مضامین — عطا کاکوی — x۔۲۵ — x۔۱۹۷۳ — ۳۲۔۴۰

میر انیس کے سال ولادت کی تحقیق۔ مولوی عبدالحئی مولف 'گل رعنا' کے

Marfat.com

بتائے ہوئے سال ولادت سے اختلاف۔ مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ انیس کی وفات ۱۲۹۲ھ میں بعمر ۷۲ سال ہوئی۔ اس حساب سے ان کی ولادت ۱۲۲۰ھ قرار پاتی ہے۔ لیکن مضمون نگار نے اس سے اختلاف کیا ہے اور بدلایل ثابت کیا ہے کہ ان کی ولادت ۱۲۱۶ھ میں ہوئی۔

۲۸۸۔ غلطیہائے مضامین عطا کاکوی x۔۲۶ x۔۱۹۷۳ x۔۳ ۲۳۔۳۴

'غالب کا روماں' مولفہ عارف بٹالوی میں تاریخی غلطیوں کی نشاندہی اور ان کی اصلاح۔

۲۸۹۔ غلطیہائے مضامین عطا کاکوی x۔۲۷ x۔۱۹۷۴ x۔۳ ۱۲۷۔۱۳۸

متعدد شعرا کی تاریخ ولادت اور تاریخ وفات سے بحث۔

۲۹۰۔ غلطیہائے مضامین عطا کاکوی x۔۳۰ x۔۱۹۷۵ ۵۷۔۷۲

ڈاکٹر مسیح الزماں کی تالیف اردو مرثیہ کا ارتقاء کی غلطیوں کی نشاندہی اور ان کی تصحیح۔

۲۹۱۔ غلطیہائے مضامین عطا کاکوی x۔۳۶ x۔۱۹۸۱ ۱۔۲۷

میر تقی میر کے سلسلہ میں آب حیات میں محمد حسین آزاد کے بیانات کی تردید۔ بعد ازاں ماہنامہ 'آج کل' دہلی (نومبر ۱۹۶۸) میں شائع شدہ مضمون 'عبرت نامہ' میں چند حقایق کی غلطیوں کی نشاندہی۔

۲۹۲۔ غلطیہائے مضامین عطا کاکوی x۔۳۷ x۔۱۹۸۲ ۴۳۔۸۲

مختلف مضامین میں راہ پائی ہوئی تاریخ اور دیگر غلطیوں کا مدلل رد اور ان کی اصلاح۔

۲۹۳۔ غلطیہائے مضامین عطا کاکوی x۔۳۸ x۔۱۹۸۳ ۱۔۲۶

معاصر کے قاضی عبدالودود نمبر میں شائع شدہ مضامین کی بے شمار غلطیوں کی نشاندہی۔ قاضی صاحب اور آپ کے والد مرحوم کی تاریخہائے ولادت و وفات سے خصوصی بحث۔

۲۹۴۔ گلزار ابراہیم کلیم الدین احمد x۔۲۲ ۱۹۶۷۔۱۹۷۲ ۲۔۱۹۶

Marfat.com

۲۹۵۔ ایضاً ایضاً x۔۲۸۔۲۹ ۱۹۷۴ ۱۸۴۔۹۳

تذکرہ گلزار ابراہیم اردو شعرا کا تذکرہ ہے۔ یہ مشہور ادبی و تاریخی شخصیت علی ابراہیم خاں خلیل (م۔ ۱۷۹۳ء) کی تالیف ہے۔ اس میں ۳۲۶ شعراء کے حالات زندگی اور نمونۂ کلام درج ہیں۔ یہ تذکرہ کئی بار شائع ہو چکا ہے۔ اس کے متعدد قلمی نسخے بھی ملتے ہیں۔ اس مکمل تذکرے کو یہاں دو قسطوں میں شائع کر دیا گیا ہے۔ آخر میں کلیم الدین احمد کا مقدمہ ہے جس میں تذکرے کا تعارف کرایا گیا ہے اور اس کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔

۲۹۶۔ گلشن سخن قاضی عبدالودود x۔۲۷ دسمبر ۱۹۷۴ ۱۔۱۶

گلشن سخن مردان علی خاں مبتلا کی تالیف ہے۔ اسے مسعود حسن رضوی ادیب نے ترتیب دے کر شائع کرا دیا ہے۔ قاضی صاحب نے یہاں اس کا تفصیلی جائزہ لیا ہے اور اس کے محاسن و معائب پر روشنی ڈالی ہے۔

اردو شعراء —— سوانح وانتقاد

۲۹۷۔ اجاگر چند متخلص بہ

الفت کا اردو کلام سید حسن عسکری x۔۳ دسمبر ۱۹۵۲ ۱۲۹۔۱۳۰

اُجاگر چند الفت کا تعلق پٹنہ شہر سے تھا۔ بنیادی طور پر یہ فارسی کے شاعر تھے۔ کبھی اردو میں بھی مشق سخن کر لیتے تھے۔ فاضل مضمون نگار نے تلاش و تحقیق کے بعد ان کا اردو کلام جمع کیا اور ان اوراق میں پیش کر دیا ہے۔

۲۹۸۔ اختر انصاری کے قطعات

'نغمۂ روح' میں سید علی اکبر قاصد ۶۔۶ دسمبر ۱۹۶۴ ۴۳۔۴۲

پروفیسر اختر انصاری (م۔۱۹۸۸ء) کے قطعات کا تنقیدی جائزہ۔

۲۹۹۔ اقبال شمس الدین احمد ۳۔۳ جنوری ۱۹۶۲ ۸۔۱۶

علامہ اقبال کے فن کا تجزیہ۔ اقبال کی شاعری کو تین ادوار میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا دور غزل سے شروع ہوتا ہے اور فطری و وطنی شاعری پر ختم ہوتا

Marfat.com

ہے۔ دوسرے دور میں ان کی شاعری کا رُخ اسلام کی طرف ہو جاتا ہے اور تیسرا دور 'بین الاقوامی شاعری' کا ہے۔ ساتھ ہی اس خیال کا بھی اظہار کہ جتنی تعلیم اور جتنا فلسفہ اقبال کے کلام میں ملتا ہے، اُتنا ہندوستان کے کسی دوسرے شاعر کے یہاں نہیں ملتا۔ اس بات کا بھی اعتراف کہ اقبال کے یہاں بعض خامیاں بھی ملتی ہیں لیکن ان کا تعلق بیشتر زبان سے ہے، فن سے نہیں۔

۳۰۰۔ اقبال اور طنز | شبلی جمالی | ۱۰۔۷ | جولائی ۱۹۴۶ | ۳۹۔۴۶

۳۰۱۔ | ایضاً | ۱۰۔۸۔۹ | اگست ستمبر ۱۹۴۶ | ۷۹۔۸۲

علامہ اقبال کی شاعری میں طنز و ظرافت کا جائزہ لیتے ہوئے اس خیال کا اظہار کہ ابتدا میں اقبال نے اکبر الہ آبادی کی تقلید کی لیکن اس میں وہ پوری طرح کامیاب نہ ہو سکے۔ لہٰذا بعد کے ادوار میں وہ اس اثر سے باہر نکل آئے اور ایک کامیاب طنز نگار بن گئے۔ اسی لیے ان کا رنگ اکبر کے رنگ پر فوقیت رکھتا ہے۔

۳۰۲۔ اقبال کا تعلیمی فلسفہ | گیان چند | ۶۔۶ | دسمبر ۱۹۴۳ | ۲۰۔۲۴

اقبال بنیادی طور پر ایک شاعر اور مفکر ہیں۔ اس کے علاوہ علم و ادب کے دوسرے میدانوں میں بھی انھوں نے دائمی نقوش چھوڑے ہیں۔ ایک سیاسی رہنما کی حیثیت سے بھی مسلمانوں میں وہ قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ اسی طرح وہ ایک اعلیٰ تعلیمی مفکر بھی ہیں۔ اگر چہ انھوں نے براہ راست درس و تدریس سے خود کو بہت کم وابستہ کیا، تاہم تعلیم، اس کے مقصد اور اہمیت سے متعلق ان کے بڑے واضح خیالات ملتے ہیں۔ ان تمام خیالات کا تجزیہ کرتے ہوئے اس رائے کا اظہار کہ علامہ کے تعلیمی افکار بنیادی طور پر اسلامی بنیادوں پر قائم ہیں۔

۳۰۳۔ اقبال کا نظریۂ فن | کلیم الدین احمد | ۵۔۵۔۶ | مئی جون ۱۹۴۳ | ۲۔۱۰

اقبال کے نظریۂ فن سے تفصیلی بحث۔ اس رائے کا اظہار کہ ان کے فن کو ان کے فلسفہ سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ عشق، عقل، فلسفہ اور فن اقبال کے

Marfat.com

محبوب موضوعات رہے ہیں۔ مضمون نگار کا یہ بھی کہنا ہے کہ اقبال نے اپنے تنقیدی خیالات مربوط اور منظم شکل میں کبھی پیش نہیں کیے۔

۳۰۴۔ اکبرالٰہ آبادی	حافظ شمس الدین احمد	۹۔۴	اپریل ۱۹۴۵	۱۲۔۱۹
۳۰۵۔ ایضاً (قسط ۲)	ایضاً	۹۔۵۔۶	مئی، جون ۱۹۴۵	۵۔۱۴
۳۰۶۔ ایضاً (قسط ۳)	ایضاً	۹۔۷	جولائی ۱۹۴۵	۸۔۱۲
۳۰۷۔ ایضاً (قسط ۴)	ایضاً	۹۔۸۔۹	اگست، ستمبر ۱۹۴۵	۸۔۱۱
۳۰۸۔ ایضاً (قسط ۵)	ایضاً	۹۔۱۰	اکتوبر ۱۹۴۵	۱۵۔۱۸
۳۰۹۔ ایضاً (قسط ۶)	ایضاً	۹۔۱۲	دسمبر ۱۹۴۵	۱۵۔۱۶
۳۱۰۔ ایضاً (قسط ۷)	ایضاً	۱۰۔۸۔۹	اگست۔ستمبر ۱۹۴۶	۳۳۔۴۳
۳۱۱۔ ایضاً (قسط ۸)	ایضاً	X۔X	نومبر ۱۹۴۶۔مارچ ۱۹۴۷	۲۰۔۳۶

اکبرالٰہ آبادی کی شخصیت اور فن پر تفصیلی مضمون۔ مضمون نگار نے اکبرالٰہ آبادی کے شاعرانہ کمالات کا جائزہ لیتے ہوئے مرزا غالب اور علامہ اقبال کے فن سے بھی موازنہ کیا ہے اور یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ غالب کے یہاں محض تخریبی عناصر ہیں جب کہ اکبر اور اقبال دونوں کے یہاں تعمیری عناصر کی کارفرمائی نظر آتی ہے۔ اسی لیے یہ دونوں مسلم قوم کی پیشوائی کے منصب پر فائز ہیں۔

۳۱۲۔ اکبرالٰہ آبادی	کلیم الدین احمد	۴	دسمبر ۱۹۵۳	۵۸۔۷۴

اکبر کی شاعری کا جائزہ لیتے ہوئے انھیں اخلاقی اور مذہبی اقدار کا محافظ شاعر قرار دیا ہے۔

۳۱۳۔ الہامات شاد اور ابجدی تنقیص	عبدالمالک آروی	۲۔۳	دسمبر ۱۹۴۱	۴۶۔۶۴

ابجدی صاحب نے شاد عظیم آبادی کے کلام پر سخت تنقید کی تھی اور اس میں فنی نقائص تلاش کیے تھے۔ زیرِ نظر مضمون میں ان اعتراضات کے جواب دیے گئے ہیں اور ان میں سے بیشتر کو غلط اور بے محل قرار دیا ہے۔

Marfat.com

۳۱۴۔ انیس کے مرثیوں کا
مذہبی نظام　　کلیم الدین احمد　　x-۳۸　　x-۱۹۸۳　　۶۷-۱۶۷

میر انیس کے مرثیوں کا تفصیلی اور تنقیدی جائزہ۔ اس بات کی وضاحت کہ انیس مورخ نہیں بلکہ ایک شاعر تھے۔ انھوں نے شعوری طور پر اپنی شاعری کے لیے مذہبی دائرہ قائم کیا اسی لیے ایک مورخ نہ ہونے کے باعث ان کے یہاں متضاد باتیں ملتی ہیں۔

۳۱۵۔ ایک دلچسپ توارد　　عندلیب شادانی　　۴-۳　　جولائی ۱۹۴۲　　۴۱-۴۴

اردو کے ایک گمنام شاعر یا سمین تلمیذ انشاء اللہ خاں انشا کا ایک شعر ہے:

یاد آیا مجھے گھر دیکھ کے دشت
دشت کو دیکھ کے گھر یاد آیا

اس میں مرزا غالب کے اس شعر سے توارد ہو گیا ہے:

کوئی ویرانی سی ویرانی ہے
دشت کو دیکھ کے گھر یاد آیا

اس سے بحث کرتے ہوئے سرقہ اور توارد پر گفتگو اور مرزا غالب نے جہاں فارسی شعرا سے استفادہ کیا ہے اس پر روشنی نیز اصل فارسی شعرا اور غالب کے اردو شعر کا موازنہ۔

۳۱۶۔ بزم معاصر　　قاضی عبدالودود　　۲-۷　　x-x　　۱۰۹-۱۱۰

معاصر (جلد ۲۔ حصہ ۷) میں شائع شدہ مضمون 'عہد شاہجہاں کا ایک ادبی مناقشہ اور غالب' میں سہو کاتب سے کچھ عبارت کتابت سے رہ گئی تھی۔ اس کو یہاں شائع کیا گیا ہے۔

۳۱۷۔ بہار کا گمنام شاعر　　محبوب الحق وفا متھوی　　۱۰-۱-۲　　جنوری۔فروری ۱۹۴۶　　۶۷-۷۷

۳۱۸۔　　ایضاً　　ایضاً　　۱۰-۳-۴　　مارچ۔اپریل ۱۹۴۶　　۱۷-۳۳

دلی عظیم آبادی کی شخصیت اور فن پر تحقیقی اور تنقیدی مضمون۔ اس بات پر اظہار کہ اتنا کامیاب شاعر گوشہ گمنامی میں چلا گیا۔ دوسری قسط میں مضمون کا عنوان 'سرزمین بہار کا ایک گمنام شاعر' تحریر ہے۔

Marfat.com

۳۱۹۔ پٹنہ میں شعراء کے مزارات　فصیح الدین بلخی　۲۔x　جنوری ۱۹۵۲　۷۹۔۸۲

۱۔اشرف علی خاں فغاں ۲۔شاہ رکن الدین عشق ۳۔شیخ غلام یحیٰ حضور
۴۔شیخ حمزہ علی رند ۵۔غلام علی راسخ ۶۔شاہ محمد یحیٰ ابوالعلائی عظیم آبادی
۷۔حسرت عظیم آبادی ۸۔خواجہ فخر الدین حسینی سخن ۹۔شاد عظیم آبادی
۱۰۔میر محمد باقر عظیم آبادی کے مزارات کی نشاندہی اور ان کے کتبات کی تفصیلات۔

۳۲۰۔ تقریظ دیوان شاد لکھنوی　عبدالرزاق قریشی　۲۔۸　x۔x　۸۷۔۹۱

شاد لکھنوی کے دیوان پر عبدالرزاق قریشی کی تقریظ کو اس نوٹ کے ساتھ من وعن پیش کر دیا گیا ہے کہ اس کی لسانی اور ادبی اہمیت دائمی ہے۔

۳۲۱۔ جوش　کلیم الدین احمد　۲۔۵　x۔x　۱۔۵۳

جوش ملیح آبادی کی شاعری پر تفصیلی مضمون۔دوسرے ہم عصر اور انقلابی شاعروں سے موازنہ بالخصوص اکبرالہٰ آبادی سے۔اس خیال کا اظہار کہ جوش کے کلام میں سطحیت زیادہ ہے اس لیے وہ اکبرالہٰ آبادی کے مرتبہ کو نہیں پہنچتے۔

۳۲۲۔ جوش ایک صناع کی حیثیت میں　اختر اورینوی　۲۔۵　x۔x　۱۰۷۔۱۴۱

جوش ملیح آبادی کی شاعری کا تنقیدی اور تجزیاتی مطالعہ۔اس رائے کا اظہار کہ جوش کے یہاں الفاظ کی شوکت اور محاکات کا حسن بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔البتہ کہیں کہیں قوت تعبیر میں ناپختگی پائی جاتی ہے۔

۳۲۳۔ جہانِ غالب	قاضی عبدالودود	x۔۱	مئی ۱۹۵۱	۱۵۱
۳۲۴۔ ایضاً	ایضاً	x۔۲	جنوری ۱۹۵۲	۱۔۷
۳۲۵۔ ایضاً	ایضاً	x۔۴	دسمبر ۱۹۵۳	۱۔۴۰
۳۲۶۔ ایضاً	ایضاً	۲۔۷	x۔x	۹۴۔۹۶
۳۲۷۔ ایضاً	ایضاً	x۔۹	جنوری ۱۹۵۶	
۳۲۸۔ ایضاً	ایضاً	x۔۲۳	۱۹۷۲۔x	۸۳۔۱۰۱

Marfat.com

مرزا غالب کے فن، شاعرانہ کمالات اور خطوط نگاری پر تنقید و تبصرہ۔
معاصر شعرا کے بارے میں غالب کے خیالات کی تردید اور مختلف ناقدین
کی غالب کے بارے میں آراء کا تجزیہ۔

۳۲۹۔ چند الفاظ　قاضی عبدالودود　۲۔۷　x۔x　۹۷۔۱۰۶

مندرجہ ذیل تصانیف میں مرزا غالب سے متعلق تحریروں پر اظہار خیال
:۱۔انتخاب یادگار از امیر مینائی ۲۔اوستا، ۳۔سراج المعروف۔

۳۳۰۔ حالی　کلیم الدین احمد　x۔۴　دسمبر ۱۹۵۳　۴۱۔۵۷

خواجہ الطاف حسین حالی (۱۸۳۷-۱۹۱۴ء) کی شاعری کا فنی تجزیہ۔
مسدس حالی کا تفصیلی مطالعہ۔ مضمون نگار حالی کو شاعر تسلیم نہیں کرتے اس
لیے کہ انکے خیال میں حالی کے یہاں شعریت کا فقدان ہے البتہ مسدس
حالی کی افادیت اور اہمیت سے انکار نہیں۔

۳۳۱۔ حالی کا اسلوب　شمیم رحمٰن　x۔x　جولائی ۱۹۴۷　۴۰

مولانا حالی کی شاعری کا جائزہ اور ان کے اسلوب سے تفصیلی بحث۔

۳۳۲۔ دیوان جوشش کا ایک قلمی نسخہ　کلیم الدین احمد　x۔۲۰　ستمبر ۱۹۶۵　۱۔۳۶

دیوان جوشش عظیم آبادی کے ایک قلمی نسخہ کا تعارف۔ اس نسخہ کی اہمیت یہ
ہے کہ اس میں ۵۹ غزلیں اور ۲۱ متفرق اشعار ایسے شامل ہیں جو مطبوعہ
دیوان میں نہیں۔

۳۳۳۔ دیوان ذوق کی پہلی اشاعت　عطا کاکوی　x۔۱۳　x۔x　۱۸۴۔۱۸۹

غالب اور ذوق کی معاصرانہ چشمک کا تذکرہ۔ ذوق کے مختصر حالات
زندگی۔ دیوان ذوق کی مختلف اشاعتوں سے بحث۔ اس رائے کا اظہار
کہ اولین اشاعت ۱۲۷۹ھ میں مطبع احمدی کے تعاون سے ہوئی۔ اس
کے بعد نگارستان سخن کی طباعت ہوئی۔ آخر میں محمد حسین آزاد کے
دیباچۂ دیوان ذوق کو بھی شامل کر دیا گیا ہے۔

۳۳۴ دیوان ضاحک　قیام الدین احمد　x۔۱۸　جولائی ۱۹۶۲　۱۰۱۔۱۳۶

میر غلام حسین ضاحک اردو کے مشہور ہزل گو شاعر تھے۔ میر حسن دہلوی

Marfat.com

کے والد تھے۔ ہجو گوئی میں نام پیدا کیا۔ مرزا محمد رفیع سوداؔ سے اُن کے معرکے آج بھی مشہور ہیں۔ ۱۷۸۰ء کے لگ بھگ انتقال کیا۔ زیرنظر مضمون میں دیوان ضاحک کی مختلف اشاعتوں سے بحث کی گئی ہے اور ان کے صحیح سال اشاعت کے تعین کی کوشش کی گئی ہے۔

۳۳۵ دیوان غالبؔ کے دو نسخے قاضی عبدالودود ×۔۱۲ ×۔× ۱۔۴۷

دیوان غالب کے نسخہ حمیدیہ اور نسخہ شیرانی کا تقابلی مطالعہ۔ نیز دونوں نسخوں میں موجود کتابت کی غلطیوں کی نشاندہی۔

۳۳۶ ذوق محمد صدرالدین ۱۰۔۳۔۴ مارچ۔اپریل ۱۹۴۶ ۳۴۔۴۲

۳۳۷ ایضاً (قسط ۲) ایضاً ۱۰۔۷ جولائی ۱۹۴۶ ۷۔۱۲

۳۳۸ ایضاً ایضاً ۱۰۔۸۔۹ اگست ستمبر ۱۹۴۶ ۷۵۔۷۸

شیخ محمد ابراہیم ذوق (۱۷۸۹۔ ۱۸۵۴ء) کی شاعری، بالخصوص قصیدہ نگاری کا تنقیدی تجزیہ۔ اس خیال کا اظہار کہ ذوق نے دہلی کے ساتھ بے وفائی کی اور لکھنوی طرز کی خارجی شاعری پر انحصار کیا۔ اس کے بعد ذوق اور ان کے عہد کا مختصر جائزہ لیتے ہوئے کلام ذوق کے محاسن بیان کیے ہیں اور غالب سے موازنہ کیا ہے۔ ذوق کو غالب سے کم تر درجے کا شاعر قرار دیا ہے۔

۳۳۹ راسخ عظیم آبادی عظیم الدین احمد ۲۔۶ اکتوبر ۱۹۴۱ ۱۔۱۳

شیخ غلام علی راسخ عظیم آبادی صوبۂ بہار کے عظیم ترین شاعر تصور کیے جاتے ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۷۴۹ء اور وفات ۱۸۲۳ء میں ہوئی۔ ابتدا میں مرزا محمد علی فدوی سے مشورہ سخن کیا۔ بعد میں میر تقی میرؔ کے حلقۂ تلامذہ میں شامل ہوگئے۔ راسخ کا کلیات ۱۸۹۳ء میں شائع ہوا۔ اس کے علاوہ ان کے دیوان کے متعدد قلمی نسخے بہار کے مختلف کتابخانوں میں محفوظ ہیں۔ ان میں غزل قصیدہ قطعہ، مثنوی، رباعی سبھی شامل ہیں۔ مثنویاں میر تقی میرؔ کے طرز پر کہی گئی ہیں۔ اور بقول مولانا حسرت موہانی: مثنویوں کا انداز میر تقی میرؔ کی مثنویوں سے اس قدر ملتا جلتا ہے کہ دونوں

Marfat.com

میں تمیز مشکل ہے''۔

زیرِ نظر مضمون میں ان تمام امور پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

۳۴۰ رام پرشاد ناشاد حافظ شمس الدین احمد x۔۵۔۶ ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹ ۱۹۔۲۸

رام پرشاد ناشاد مظفر پور کالج میں پرنسپل تھے۔ مضمون نگار بھی اُسی زمانے میں اردو کے لکچرر مقرر ہوئے۔ اس طرح دونوں میں مخلصانہ روابط قائم ہوئے۔ ناشاد ایک کامیاب پرنسپل ہونے کے علاوہ ایک اچھے شاعر بھی تھے۔ زیرِ نظر مضمون میں رام پرشاد ناشاد کے اوصاف بیان کیے گئے ہیں، ان کے زمانے میں کالج کی ادبی سرگرمیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ آخر میں اُن کے ادبی ذوق پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۳۴۱۔ سالِ وفات جوشش عظیم آبادی مختار الدین احمد x۔x ۳۸۔x ۱۹۸۳ ۲۷۔۳۴

جوشش عظیم آبادی پٹنہ کے مشہور شاعر تھے۔ ان کے سالِ ولادت اور سالِ وفات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ مضمون نگار نے ان اختلافات سے بحث کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ ان کا سالِ ولادت ۱۱۵۰ھ/ ۱۷۳۷ء اور سالِ وفات ۱۲۳۶ھ/ ۱۸۲۱ء ہے۔

۳۴۲ سریلے بول ک۔۱ ۱۔۲ مئی ۱۹۴۱ ۶۰-۶۴

انور حسین آرزو لکھنوٴ (۱۸۸۲۔۱۹۵۱ء) کے مجموعہ کلام 'سریلے بول' کے حوالے سے ان کی شاعری اور فن کا تجزیہ۔

۳۴۳ سنتوکھ رائے بیتاب قاضی عبدالودود x۔۲ جنوری ۱۹۵۲ ۲۶۔۳۱

سنتوکھ رائے بیتاب دہلوی تلمیذ قائم دہلوی۔ تقریباً تمام تذکرہ نگاروں نے اِن کا ذکر کیا ہے مگر مختلف انداز سے۔ ان میں تضاد ہے۔ قاضی صاحب نے ان سب بیانوں کا جائزہ لیا ہے اور ان میں سے ہر ایک کی صحت اور عدم صحت پر محاکمہ کیا ہے۔ آخر میں ان کے اشعار درج کیے ہیں جن کی تعداد ۸۰ ہے۔ قاضی صاحب کا فرمانا ہے کہ ان کا صرف اتنا ہی کلام دستیاب ہو سکا ہے۔

۳۴۴ سودا اور مکیں قاضی عبدالودود x۔۱ مئی ۱۹۵۱ ۶۷

Marfat.com

مرزا محمد رفیع سودا اور فاخر مکیں کے تعلقات پر ایک نظر۔ دونوں کے درمیان معرکہ آرائیوں کی تفصیل اور اُن کے اسباب و علل کا جائزہ۔

۳۴۵	سودا کے گیت	قاضی عبدالودود	۱_x	مئی ۱۹۵۱	۱۵۷

سودا نے برج بھاشا کی بعض بحروں میں بھی طبع آزمائی کی ہے۔ ان کے ایسے کلام کی حیثیت گیتوں کی ہوگئی ہے زیر نظر مضمون میں سودا کی شاعری کی اسی خصوصیت پر مختصر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۳۴۶	شاد کی غزل گوئی	کلیم الدین احمد	۳۰_x	۱۹۷۵_x	۱_۳۲

شاد عظیم آبادی کی غزل گوئی کا تنقیدی جائزہ۔ اس خیال کا اظہار کہ انھوں نے غزل کے میدان کو وسیع کیا۔ اس میں تنوع پیدا کیا۔ وہ مجاز کے راستے سے حقیقت کی منزل تک پہنچے وہ اس بات کے قائل تھے کہ جب تک دل عشق اور درد کی لذت سے آشنا نہ ہو، اس وقت تک شاعری ممکن نہیں۔

۳۴۷	شاہ کمال علی کمال	قاضی عبدالودود	۱_۲	مئی ۱۹۴۱	
۳۴۸۔	ایضاً	ایضاً	۲_۲	جون ۱۹۴۱	۱۹_۱۴
۳۴۹۔	ایضاً	ایضاً	۳_۲	جولائی ۱۹۴۱	۲۵_۱۶
۳۵۰۔	ایضاً	ایضاً	۴_۲	اگست ۱۹۴۱	۱۸_۱۰
۳۵۱۔	ایضاً	ایضاً	۵_۲	ستمبر ۱۹۴۱	۲۳_۱۷
۳۵۲۔	ایضاً	ایضاً	۶_۲	اکتوبر ۱۹۴۱	۱۸_۱۴
۳۵۳۔	ایضاً	ایضاً	۱_۳	نومبر ۱۹۴۱	۲۳_۱۹
۳۵۴۔	ایضاً	ایضاً	۲_۳	دسمبر ۱۹۴۱	۲۰_۱۶
۳۵۵۔	ایضاً	ایضاً	۵_۳	مارچ ۱۹۴۲	۲۴_۲۳
۳۵۶۔	ایضاً	ایضاً	۲_۵	فروری ۱۹۴۳	۱۸_۱۲

شاہ کمال علی کمال (م ۱۲۱۵ھ/ ۱۸۰۰ء) مانپور ضلع گیا کے باشندے تھے۔ لیکن سکونت زیادہ قصبہ دیورہ (متصل بہار شریف) میں رہی۔ اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں شعر کہتے تھے۔ کلام میں عارفانہ رنگ غالب ہے۔ غزل کے مقابلے میں قصیدہ کی طرف توجہ زیادہ تھی۔ اس سلسلہ

Marfat.com

مضامین میں شاہ کمال کے حالات زندگی بیان کیے گئے ہیں اور کلام کا انتخاب پیش کیا گیا ہے۔ آخر میں ان کے کلام میں مستعمل نامانوس اور مشکل الفاظ کی فرہنگ بھی دی گئی ہے۔

۳۵۷۔ استفسار	قاضی عبدالودود	۲۔۴	اگست ۱۹۴۱	۶۴

شاہ کمال کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے سوالنامہ۔

۳۵۸۔ شوق قدوائی	کلیم الدین احمد	x۔۳	دسمبر ۱۹۴۲	۱۱۵۔۱۲۸

احمد علی شوق قدوائی کے فن شاعری سے تفصیلی بحث۔ ان کی نظم 'عالم خیال' اور 'نیرنگ جمال' کا خصوصی مطالعہ۔

۳۵۹۔ شہباز کی شاعری	اختر اورینوی	x۔۱۷	جولائی ۱۹۶۰	۷۰۔۸۴
۳۶۰۔ ایضاً	ایضاً	x۔۱۸	جولائی ۱۹۶۲	۱۸۔۲۹
۳۶۱۔ ایضاً	ایضاً	x۔۱۹	مئی ۱۹۶۴	۴۹۔۶۶

محمد عبدالغفور شہباز کے سوانح اور شاعری پر ایک طویل مضمون۔ اس خیال کا اظہار کہ شہباز دراصل جمال الدین افغانی کی تحریک اور ان کے اصلاحی نظریات سے بہت زیادہ متاثر تھے۔ پہلی قسط کا عنوان 'شہباز کی شاعری' ہے جب کہ بقیہ قسطوں کا عنوان 'عبدالغفور شہباز کی شاعری' ہے۔ ہم نے اولیت کے سبب پہلے عنوان کو ترجیح دی ہے۔

۳۶۲۔ عبدالغفور شہباز ایک رباعی گو	محمد زکی الحق	x۔۳۶	x۔۱۹۸۱	۱۳۹۔۱۵۶

شہباز کی رباعیوں کا مجموعہ 'رباعیات شہباز' ۱۸۹۱ء میں کلکتہ سے شائع ہوا تھا۔ اس کی روشنی میں شہباز کی رباعیوں کا فنی تجزیہ۔ مضمون نگار کا کہنا ہے کہ ان کی رباعیوں میں ہر جگہ چلبلی فطرت کی جلوہ سامانی اور طبیعت کی جولانی کا سیلاب امنڈتا نظر آتا ہے۔ نیز یہ کہ ان کی رباعیات کا کینوس بہت وسیع ہے اور وہ حمد، نعت، اخلاقیات، تصوف، عشق حقیقی و مجازی، حسن و شباب، رزم و بزم اور رنج و غم جیسے مختلف النوع موضوعات کو محیط ہے۔

۳۶۳۔ عبرتی مرحوم	محمد مصطفیٰ	۳۔۴	فروری ۱۹۴۲	۴۳۔۴۸
۳۶۴۔ ایضاً	ایضاً	۳۔۵	مارچ ۱۹۴۲	۴۸۔۵۴

Marfat.com

۳۶۵۔ ایضاً ایضاً ۴۔۶(ب) دسمبر ۱۹۴۲ ۲۶۔۳۳

۳۶۶۔ ایضاً ایضاً ۵۔۳ مارچ ۱۹۴۳ ۲۹۔۳۲

ماہنامہ ندیم گیا (بہار نمبر ۱۹۳۳) میں پروفیسر محفوظ الحق کا ایک مضمون عبرتی پر شائع ہوا تھا۔ چونکہ بقول حسن عسکری وہ مضمون ''مسکن عطش'' نہیں تھا۔ اس لیے زیادہ تفصیل اور تشریح کے ساتھ یہ مضمون لکھا گیا ہے۔ اس میں پہلے عبرتی کے حالات زندگی قلم بند کیے گئے ہیں اور بعد میں ان کی تصانیف پر تفصیلی تبصرہ ہے۔ مجموعی طور پر ۲۳ تصانیف کی نشاندہی کی گئی ہے اور ان میں سے ہر ایک کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔

۳۶۷۔ غالب بحیثیت نقاد کلیم الدین احمد ×۔۳۵ ×۔۱۹۸۰ ۱۔۴۸

غالب کے کلام اور تنقیدی بصیرت کا جائزہ۔ اس خیال کا اظہار کہ شعروں کے انتخاب نے صرف ان کے 'دل کے معاملے' کو ہی رسوا نہیں کیا۔ بلکہ ان کی ناقدانہ خامکاریوں کا بھی پردہ فاش کر دیا ہے۔ مضمون نگار غالب کو ایک کامیاب نقاد تسلیم نہیں کرتے۔ ان کا کہنا ہے کہ غالب کے یہاں تنقیدی بصیرت کی کمی ہے۔ اس کا ثبوت یہ پیش کیا ہے کہ وہ اپنے اردو کلام کو قابل اعتنا نہیں سمجھتے حالانکہ اس کے مستند اور معیاری ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ اس لیے وہ اردو شعرا کی صف اول میں تو ضرور جگہ پاتے ہیں۔ لیکن ناقدین کی محفل میں ان کی کوئی حیثیت نہیں۔

۳۶۸۔ غالب کا آرٹ کلیم الدین احمد ۹۔۲ فروری ۱۹۴۵ ۲۔۴

مضمون نگار کے خیال میں غالب کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ ان کے یہاں خیالات میں صرف گہرائی ہی نہیں، وسعت بھی ہے اور یہی ہمہ گیری انھیں دیگر شعراء سے ممتاز کرتی ہے۔

۳۶۹۔ غالب کے گجراتی

احباب و تلامذہ سید ظہیر الدین مدنی ۴۔۴ دسمبر ۱۹۵۲ ۱۲۳۔۱۴۳

میاں داد خاں سیاح، نواب بابا خاں، میر ابراہیم، وغیرہ حضرات جن کا تعلق اصلاً گجرات سے تھا، ان کے حالاتِ زندگی اور مرزا غالب سے ان

Marfat.com

کے تعلقات پر روشنی۔

۳۷۰۔غالب کے متعلق ایک
قدیم مضمون | خواجہ احمد فاروقی | ۲۔۸ | x۔x | ۷۰۔۸۶

ماہنامہ مرقع عالم۔ہردوئی (جلد ۷ شمارہ ۱۰۔اکتوبر و نومبر ۱۸۹۶ء) میں سید احمد شفیع کے مضمون اسد اللہ خاں غالب، پر گفتگو۔تعارفی نوٹ کے بعد پورے مضمون کو نقل کر دیا گیا ہے۔

۳۷۱ غلام مرتضیٰ جنوں | عبدالرؤف اورنگ آبادی | ۱۶۔x | اپریل ۱۹۶۰ | ۷۔۳۷۔۶۴

غلام مرتضیٰ جنوں تلمیذ مولوی برکت اللہ کے حالات زندگی اور فن شاعری کا جائزہ۔جنوں نے قرآن کریم کے پارۂ عم کی منظوم تفسیر بھی لکھی تھی۔اس کا بطور خاص تذکرہ۔

۳۷۲ فراق گورکھ پوری | کلیم الدین احمد | ۱۱۔x | دسمبر ۱۹۵۷

فراق گورکھ پوری کے تنقیدی خیالات کا تجزیہ۔علی سردار جعفری کے اس خیال کی توثیق کہ فراق کے تنقید کا معیار وجدانی ہے اور انھوں نے جو کچھ لکھا ہے تاثراتی انداز میں لکھا ہے: اس خیال کا بھی اظہار کہ فراق، فرائڈ اور مارکس کے اثرات تو ضرور قبول کرتے ہیں لیکن عمل اپنے ہی وجدان پر کرتے ہیں۔

۳۷۳۔فیض احمد فیض کی شاعری
اور اس کی فضا۔ | اختر اورینوی | ۲۔۷ | x۔x | ۳۲۔۶۸

ترقی پسند شاعری کے پس منظر میں فیض احمد فیض کی شاعری کا تجزیہ۔ان کے محاسن کا تفصیلی تذکرہ کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کہ وہ حسن وجمال و فنکارانہ اسلوب سے بخوبی واقف نظر آتے ہیں۔اگر وہ تغزل، اشتمالیت اور جوش کی یلغار سے خود کو محفوظ رکھ سکیں تو اردو شعراء کی صف میں بلند مقام حاصل کر سکتے ہیں۔

۳۷۴۔قاسم علی خاں آفریدی | سید حسن | ۲۔۸ | x۔x | ۲۹۔۶۹

قاسم علی خاں آفریدی پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔لیکن یہ تحریریں متضاد

Marfat.com

خیال کا شکار ہیں۔ان تمام تحریروں کا تنقیدی جائزہ ۔ اس بات کی بھی نشاندہی کہ خدا بخش لائبریری میں 'رسائل آفریدی' کا ایک قلمی نسخہ محفوظ ہے۔ان کا تنقیدی جائزہ اور آخر میں ان کے کلام پر اظہار رائے ۔ مضمون نگار کے خیال میں ان کی شاعری محض جذبات عشق کی ترجمان ہے۔

۳۷۵۔قدیم اردو شاعر لطفی کے زمانے کا تعین — نذیر احمد — ۱۴۔x — جولائی ۱۹۵۹ — ۸۹۔۱۱۱

لطفی کو گیارہویں صدی ہجری/ اٹھارہویں صدی عیسوی کا شاعر قرار دیتے ہوئے اس کے کلام کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔مضمون کے آخر میں دو قصیدے بھی پیش کیے گئے ہیں۔

۳۷۶ کام کی بات — اختر اورینوی — ۵۔۲ — فروری ۱۹۴۳ — ۳۱۔۳۷

فراق گورکھ پوری کے نظریات کا تجزیہ مضمون نگار نے فراق کے اشتراکی نظریات پر سخت تنقید کی ہے۔

۳۷۷۔کچھ سودا کے بارے میں (باغ معانی اور سودا) — قاضی عبدالودود — ۲۔x — جنوری ۱۹۴۳ — ۱۰۹۔۱۱۸

'باغ معانی' اردو شعرا کا تذکرہ ہے جس میں ۱۵۷ شاعروں کے سوانح اور نمونہ کلام درج ہیں۔ اسپرنگر نے اس کے مولف کا نام نقش علی بتایا ہے۔ لیکن مضمون نگار نے اس سے اختلاف کیا ہے۔ اس تذکرہ میں سودا کا خصوصی ذکر ہے جس سے محسوس ہوتا ہے کہ مولف اور سودا کے درمیان خصوصی روابط تھے۔

۳۷۸ کلام فغاں — مختار الدین احمد — ۱۔۱ — نومبر ۱۹۴۰ — ۴۴۔۴۵

اشرف علی خاں فغاں کے کلام کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ۔

۳۷۹۔مبارک عظیم آبادی — کلیم احمد عاجز — x۔۳۰ — x۔۱۹۷۵۰ — ۱۳۱۔۱۵۳

مبارک حسین مبارک عظیم آبادی کے حالات زندگی اور کلام کا تنقیدی جائزہ ۔آخر میں نمونہ کلام بھی دیا گیا ہے۔ مبارک ۷ رنومبر ۱۸۶۹ء کو قصبہ راجپور ضلع دربھنگہ میں پیدا ہوئے ۔ والد بزرگوار سید فدا حسین بھی

Marfat.com

شاعر تھے۔ وامق تخلص کرتے تھے۔ مضمون نگار نے انھیں قلندرانہ مزاج رکھنے والا شاعر بتایا ہے۔

۳۸۰	مثنوی مہاراجہ کلیان سنگھ	قاضی عبدالودود	۱_۵	مارچ ۱۹۱۴	۱_۶
۳۸۱	ایضاً	ایضاً	۱_۶	اپریل ۱۹۴۱	۷_۱۲
۳۸۲	ایضاً	ایضاً	۲_۱	مئی ۱۹۴۱	۱۳_۱۸
۳۸۳	ایضاً	ایضاً	۲_۲	جون ۱۹۴۱	۱۹_۲۴
۳۸۴	ایضاً	ایضاً	۲_۳	جولائی ۱۹۴۱	۲۵_۳۰
۳۸۵	ایضاً	ایضاً	۲_۴	اگست ۱۹۴۱	۳۱_۳۶
۳۸۶	ایضاً	ایضاً	۲_۵	ستمبر ۱۹۴۱	۳۷_۴۲
۳۸۷	ایضاً	ایضاً	۳_۱	اکتوبر ۱۹۴۱	۴۹_۵۴
۳۸۸	ایضاً	ایضاً	۳_۲	دسمبر ۱۹۴۱	۵۵_۶۰
۳۸۹	ایضاً	ایضاً	۳_۳	جنوری ۱۹۴۲	۶۱_۶۶

مہاراجہ کلیان سنگھ عاشق، مہاراجہ شتاب رائے کے بیٹے تھے۔ پیدائش دہلی میں ۱۱۶۵ھ میں ہوئی مگر کم سنی ہی میں پٹنہ چلے گئے تھے۔ یہیں تعلیم و تربیت پائی۔ فارسی اور اردو پر یکساں عبور رکھتے تھے۔ صاحب تصنیف تھے۔ 'خلاصۃ التواریخ' اور 'ورادتِ قاسمی' ان کی یادگار تصانیف ہیں۔ شاعر بھی تھے۔ عاشق تخلص کرتے تھے۔ جو اُن کے مزاج سے بڑی حد تک میل کھاتا تھا۔ فارسی میں متعدد دواوین بطور یادگار چھوڑے۔ ان میں مثنویات اور قصائد کی تعداد زیادہ ہے۔ اردو میں متفرق اشعار کے علاوہ ایک مثنوی بھی ملتی ہے۔ مثنوی کا قلمی نسخہ بابو رامیشور پرشاد پٹنہ کے ذاتی کتابخانہ میں محفوظ تھا۔ یہ نسخہ کرم خوردہ ہے۔ قاضی صاحب نے اپنے مختصر تعارفی نوٹ کے ساتھ اس مثنوی کو یہاں شائع کردیا ہے۔ ابتداء:

ہوا تیرے جلوے سے ہیچو کلیم
کیا اس نے اس شعلہ سے خوف وبیم

عاشق نے ۲۶ رشوال ۱۲۳۷ھ/۱۸۲۱ء میں وفات پائی۔

Marfat.com

۳۹۰ مخمس تقی ہوسؔ بر
غزل میر حسن — عطا کاکوی — ×_۱۳ — ×_× — ۱۷۸_۱۸۳

تقی محمد خاں ہوسؔ لکھنوی شیخ غلام ہمدانی مصحفیؔ کے شاگرد تھے۔صاحب دیوان تھے۔ان کے دیوان کا ایک مخطوطہ رضا لائبریری رامپور میں محفوظ ہے۔اس میں ہوس کا ایک مخمس بھی شامل ہے۔جس کا مطلع ہے:

گہ غم عشق بتاں یاد دلاتا ہے مجھے
گہ علائے رفتوں کے ماتم میں بٹھاتا ہے مجھے

زیر نظر مضمون میں ہوس کے مختصر حالات زندگی بیان کر کے مخطوطہ کا تعارف کرایا گیا ہے اور آخر میں مخمس پیش کر دیا گیا ہے۔

۳۹۱ مرثیہ شاہ امان علی ترقی — صدر الدین فضا — ×_۱۷ — جولائی ۱۹۶۱ — ۱۵۵_۱۶۰

مولوی شاہ امان علی ترقی ،فرزند شاہ غلام علی جعفری (ولادت ۱۱۸۰ھ) کے مختصر سوانح حیات اور مرثیہ نگاری کا تنقیدی جائزہ۔آخر میں مخمس کی شکل میں ایک مرثیہ کو پیش کیا گیا ہے:

۳۹۲ مرزا دبیر عظیم آبادی — محمود علی صبا — ×_۲۵ — ×_۱۹۷۳ — ۵۵_۶۲

مرزا سلامت علی دبیر ۱۸۵۹ء میں عظیم آباد (پٹنہ) گئے تھے۔یہاں اُن کے اعزاز میں بہت سی ادبی محفلوں اور مجلسوں کا انعقاد ہوا تھا۔زیر نظر مضمون میں ان کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

۳۹۳ مرگِ انیس — قاضی عبدالودود — ×_۱ — مئی ۱۹۵۱ — ۸۴

میر ببر علی انیس کی صحیح تاریخ وفات کا تعین۔اور 'اودھ اخبار' میں شائع شدہ تاریخ سے اختلاف۔

۳۹۴ مرگِ دبیر — قاضی عبدالودود — ×_۱ — مئی ۱۹۵۱ — ۱۳۱

مرزا دبیر کی صحیح تاریخ وفات کا تعین۔اس بات کی اطلاع کہ مرزا سلامت علی کا تخلص اصلاً 'تسخیر' تھا،لیکن غزل میں اسیر اور مرثیہ میں دبیر تخلص کا استعمال کرتے تھے۔

۳۹۵ مصحفی اور جرات — قاضی عبدالودود — ×_۲ — جنوری ۱۹۵۲ — ۴۱_۵۱

Marfat.com

مصحفی اور جرأت ہم عصر تھے۔ دونوں نوابین اودھ سے وابستہ رہے۔ اسی
لیے اکثر مشاعروں میں دونوں میں خوب معرکے رہے۔ زیر نظر مضمون میں ان
دونوں اساتذہ سخن کے تعلقات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۳۹۶ مصحفی کا کچا چٹھا عطا کاکوی x_x ۱۲_x x_x ۴۸_۵۶

شیخ غلام ہمدانی مصحفی کے خاندان اور نسل کی تحقیق اور ان کے حالات
زندگی۔ مضمون نگار کا رویہ مصحفی کے سلسلہ میں معاندانہ ہے۔

۳۹۷ معارضہ جرات و نوا فیاض الدین حیدر x_۲ جنوری ۱۹۵۲ ۷۳_۷۷

شیخ قلندر بخش جرات، احمد شاہ درانی کے حملۂ دہلی کے فوراً بعد فیض آباد
چلے گئے تھے۔ اس کے بعد نواب آصف اللہ کے زمانے (۱۷۷۵-
۱۷۹۷ء) میں لکھنؤ چلے گئے۔ ان کے معاصرین میں ظہور اللہ خاں نوا
بدایونی ایک اہم شخصیت ہیں۔ یہ بقا کے شاگرد تھے۔ جرات اور نوا کا
مشاعروں میں ساتھ ہوتا تھا۔ یہیں سے دونوں میں معاصرانہ چشمک
شروع ہوئی اور معرکہ آرائیاں ہونے لگیں۔ زیر نظر مضمون میں ان
معرکوں کا تفصیلی ذکر ہے۔

۳۹۸ معارضہ حزیں و آرزو منوہر سہائے انور x_۱ مئی ۱۹۵۱ ۳۰

محمد باقر حزیں اور سراج الدین علی خاں آرزو کی علمی و ادبی خدمات کا جائزہ
اور دونوں کے درمیان ادبی معرکوں کا تذکرہ۔

۳۹۹۔ معارضہ سودا و مکیں پر
کچھ نئی روشنی فیاض الدین حیدر x_۱۹ مئی ۱۹۶۴ ۶۷_۷۶

مرزا سودا اور فاخر مکیں کی معرکہ آرائیوں پر قاضی عبدالودود کے مضمون پر
گفتگو اور معلومات کا اضافہ۔

۴۰۰۔ منشی میر محمد باقر عظیم آبادی شکیب ایاز x_۳۷ x_۱۹۸۲ ۸۳_۱۱۳

باقر عظیم آبادی (۱۸۸۳_۱۹۲۹) پٹنہ کے صف اول کے شعرا میں تھے۔
وحید الہٰ آبادی کے حلقۂ تلامذہ میں شامل تھے۔ شاد عظیم
آبادی، پریشان، آزاد، حفیظ، اثر، شوق، نجم اور اکبر داناپوری کے

Marfat.com

ہمعصر تھے۔ اوران سے ادبی صحبتیں رہتی تھیں۔ زیرنظر مضمون میں ان کی علمی اور ادبی زندگی کا جائزہ لیا گیا ہے اور ان کی تصانیف پر تنقیدی نظر ڈالی گئی ہے۔

۴۰۱ میرتقی میر کی شاعری پر ایک نظر عظیم الدین احمد ۱۔۱ نومبر ۱۹۴۰ ۱۲۔۱۵

۴۰۲ ایضاً ایضاً ۱۔۲ دسمبر ۱۹۴۰ ۸۔۱۳

۴۰۳ ایضاً ایضاً ۱۔۳ جنوری ۱۹۴۱ ۸۔۱۱

۴۰۴ ایضاً ایضاً ۱۔۴ فروری ۱۹۴۱ ۹۔۱۴

۴۰۵ ایضاً ایضاً ۱۔۵ مارچ ۱۹۴۱ ۱۰۔۱۶

۴۰۶ ایضاً ایضاً ۱۔۶ اپریل ۱۹۴۱ ۱۳۔۱۶

میرتقی میر کی شاعری کا تنقیدی جائزہ، اور اہمیت وافادیت سے بحث۔ اس رائے کا اظہار کہ ان کی شاعری کوہِ آتش فشاں اور اشک ریزی کا خونفشاں دریا ہے۔ ان کی زبان کی چاشنی، ترنم اور غنائیت جب تک اردو زبان زندہ ہے، لطف دیتی رہے گی۔ اسی کے ساتھ انھوں نے میر کا موازنہ شیکسپیر، گوئٹے، فردوسی، حافظ شیرازی وغیرہ سے کیا ہے اور میر کو ان کا ہم پلہ اور ہم رتبہ قرار دیا ہے۔

۴۰۷ میر درد امرناتھ جھا ۷۔۹ جولائی ۱۹۴۵ ۳۱۔۳۷

اصل مضمون انگریزی میں۔ اس کا اردو میں ترجمہ صلاح الدین دسنوی نے کیا ہے۔ مضمون نگار نے خواجہ میر درد کے سوانحی حالات بیان کیے ہیں اور اُن کے فن اور شاعری پر ناقدانہ نظر ڈالی ہے۔ ان کے عارفانہ کلام پر خصوصی توجہ مبذول کی ہے۔ ایسے الفاظ سے بھی بحث کی ہے جو اب اردو میں متروک ہوگئے ہیں۔

۴۰۸ میر ماشاء اللہ خاں مصدر قاضی عبدالودود ×۔۲ جنوری ۱۹۵۲ ۳۳۔۳۶

میر انشاء اللہ خاں کے والد میر ماشاء اللہ خاں اپنے عہد کے مشہور طبیب تھے۔ یہ فن انھیں اپنے والد سید نور اللہ سے ورثہ میں ملا تھا۔ ایک کامیاب طبیب ہونے کے علاوہ میر ماشاء اللہ خاں ایک اچھے شاعر بھی تھے۔

Marfat.com

مصدر تخلص کرتے تھے۔ ان کو بدیہہ گوئی پر غیر معمولی عبور حاصل تھا۔ ان کے حالات میں ایک کتاب 'میر ماشاء خاں مصدر' شائع ہوئی تھی جو بنیادی طور پر دو حصوں میں منقسم تھی۔ پہلے حصہ میں ان کے اجداد اور اخلاف کا حال تھا اور دوسرے حصہ میں خود ان کے احوال درج تھے۔ زیر نظر مضمون میں اسی کتاب پر تنقیدی نظر ڈالی گئی ہے اور میر ماشاء اللہ اور انشاء اللہ خاں انشا کے متعلق اہم معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ مضمون نگار نے کتاب کے مولف کا نام نہیں بتایا۔

۴۰۹ نظیر اکبر آبادی شمس الدین احمد ۱۔۵ مارچ ۱۹۴۱ ۱۷۔۲۶

۴۱۰ ایضاً ایضاً ۲۔۱ مئی ۱۹۴۱ ۱۴۔۲۴

نظیر اکبر آبادی کی شاعری کا تنقیدی مطالعہ۔ مضمون نگار کے خیال میں نظیر نہ صرف اردو کے ممتاز و منفرد شاعر ہیں بلکہ فارسی کے بھی اچھے شاعر ہیں۔ اس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ وہ اردو، فارسی کے علاوہ عربی زبان بھی بہت اچھی جانتے تھے۔

۴۱۱ نواب امین الدولہ علی ابراہیم خاں عزیز حیدر کجوی ۱۰۔۳۔۴ مارچ۔اپریل ۱۹۴۶ ۶۹۔۷۷

علی ابراہیم خاں کے حالات زندگی اور ان کے ادبی و انتظامی کارناموں کا تذکرہ۔ انھیں باکمال بزرگ، شاعر، تذکرہ نگار اور اعلیٰ پائے کا مصنف قرار دیا ہے۔ وہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے عہد میں بنارس کے ایک کامیاب مجسٹریٹ اور جج تھے۔ انھیں سرزمین بہار کا ایک مایۂ ناز سپوت قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ صوبۂ بہار بجا طور پر اس باکمال شخص پر فخر کرسکتا ہے۔

اردو صحافت

۴۱۲ اخبار دبدبۂ سکندری رامپور محمد علی خاں اثر ×۔۲ جنوری ۱۹۵۲ ۱۱۹۔۱۲۸

دبدبۂ سکندری نواب کلب علی خاں والی رامپور کی مسند نشینی کی یادگار کے طور پر ۱۸۶۶ء میں جاری ہوا تھا۔ ابتدائی دور میں اسے ادبی حلقوں میں

Marfat.com

خاصی مقبولیت حاصل ہوئی۔ مرزا غالب، امیر مینائی، داغ دہلوی اور میر محبوب علی خاں نظام دکن اس میں اپنا کلام شائع کراتے تھے۔ مجموعی طور پر اس کی بائیس جلدیں شائع ہوئیں۔ ان میں سے اردو شاعروں، ادیبوں اور بعض دوسرے اصحاب کے حالات اخذ کر کے زیر نظر مضمون میں پیش کیے گئے ہیں۔

۴۱۳ اردو انڈین کرانکل

پٹنہ ۱۸۸۵ء قاضی عبدالودود ×۔۳ دسمبر ۱۹۵۲ 15۔109

اردو انڈین کرانیکل اردو کا ایک قدیم اخبار ہے۔ یہ جولائی ۱۸۸۱ء کو محلہ باقر گنج پٹنہ سے جاری ہوا۔ یہ ہفتہ میں دوبار یعنی شنبہ اور چہارم شنبہ کو شائع ہوتا تھا۔ اس کے ایڈیٹر منشی رحمت اللہ اور مہتمم بابو شمبر سنگھ تھے۔ جلد ہی یہ رسالہ ہفت روزہ ہو گیا۔ اس میں مضامین کم خبریں زیادہ ہوتی تھیں۔ اس کے مطالعہ سے اس عہد کے سیاسی، ادبی اور مذہبی رجحانات کا علم ہوتا ہے۔ قاضی صاحب نے زیر نظر مضمون میں رسالے کی تفصیلات بتائی ہیں اور اس کے مختلف شماروں سے دلچسپ اور معلومات افزا اقتباسات نقل کیے ہیں۔

۴۱۴ اردو بہار ہیرالڈ و

انڈین کرانکل قاضی عبدالودود ۲۔۵ ×۔× ۶۲۔۶۵

انیسویں صدی کے ربع چہارم میں جو اخبار اور رسائل اردو میں شائع ہوئے، ان میں بانکی پور (پٹنہ) سے نکلنے والے اخبار، اردو ہیرالڈ، کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس کے مالکوں میں بابو گورو پرشاد سین اور بابو بشیشر سنگھ وکیل جیسی معروف شخصیات تھیں۔ اپنے زمانے میں اسے بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ مضمون نگار کے پیش نظر ۸ رجنوری ۱۸۸۷ء، ۱۵ر جنوری، ۲۲ رجنوری، ۱۹ر فروری، ۱۸۸۸ء کے شمارے رہے۔ زیر نظر مضمون میں اس ہفت روزہ رسالہ پر عمومی تبصرہ کے بعد مندرجہ بالا شماروں کے مجموعی مطالعہ کے بعد عمومی تبصرہ دیا گیا ہے اور مندرجہ بالا

Marfat.com

شماروں کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

۴۱۵	اسعد الاخبار	قاضی عبدالودود	۴۔۲	جون ۱۹۴۲	۷۔۱۰
۴۱۶	ایضاً	ایضاً	۴۔۳	جولائی ۱۹۴۲	۲۰۔۲۹
۴۱۷	ایضاً	ایضاً	۴۔۴	اگست ۱۹۴۲	۱۱۔۱۵
۴۱۸	ایضاً	ایضاً	۴۔۵	ستمبر ۱۹۴۲	۱۸۔۲۱
۴۱۹	ایضاً	ایضاً	۴۔۶	اکتوبر ۱۹۴۲	۹۔۱۷
۴۲۰	ایضاً	ایضاً	۴۔۶(الف)	نومبر ۱۹۴۲	۱۲۔۱۶
۴۲۱	ایضاً	ایضاً	۴۔۶(ب)	دسمبر ۱۹۴۲	۱۔۴
۴۲۲	ایضاً	ایضاً	۵۔۱	جنوری ۱۹۴۳	۷۔۱۱

ہفت روزہ اسعد الاخبار آگرہ ۲۲ رجمادی الآخر/ ۷ جون ۷ ۱۹۴ء کو نکلنا شروع ہوا۔ اس کے مالک اور مہتمم قمرالدین خاں تھے۔ یہ چار صفحات پر مشتمل ہوتا تھا۔ ہر صفحہ پر دو کالم ہوتے تھے۔ پہلا اور دوسرا صفحہ اسلامی تاریخ کے لیے وقف ہوتا تھا۔ اس کے بعد سیاسی اور ادبی ہوتی تھیں منظومات بھی شائع ہوتی تھیں۔ مضمون نگار نے اس طویل قسطوار مضمون میں اسعد الاخبار کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی ہیں اور اس کے مختلف شماروں کے مندرجات کی تفصیلات سے بھی آگاہ کیا ہے۔

۴۲۳ انیسویں صدی میں

	اردو صحافت	محمد ابواللیث صدیقی	۳۔۲	دسمبر ۱۹۴۱	۸۔۱۵
۴۲۴	ایضاً	ایضاً	۳۔۵	مارچ ۱۹۴۲	۱۴۔۳۲

انیسویں صدی میں شائع ہونے والے اہم رسائل سے بحث۔ انھیں کئی ادوار میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا دور ۱۸۳۶ء سے ۱۸۵۷ء تک کا ہے۔ اس دور کا پہلا اخبار 'اردو اخبار' ۱۸۳۶ء میں نکلا۔ دوسرا دور ۱۸۵۸ء سے ۱۸۶۶ء کے زمانے کو محیط ہے۔ اس دور کا نمائندہ اخبار سرسید احمد خاں کا علیگڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ، ہے جو ۱۸۶۶ء میں جاری ہوا۔ تیسرا دور ۱۸۶۶ء سے ۱۸۹۹ء تک ہے۔ اس عہد کا نمائندہ پرچہ سرسید احمد خاں

Marfat.com

'تہذیب الاخلاق' ہے جو ۱۸۷۰ء میں جاری ہوا تھا۔ زیرِ نظر مضمون میں ان تمام رسائل سے خصوصی بحث کی گئی ہے۔

۴۲۵۔ اپنچ بانکی پور کی
پانچویں جلد   مظفر اقبال   x-۱۸   جولائی ۱۹۶۲   ۱۳۷-۱۴۶

اپنچ ایک ہفت روزہ اخبار تھا۔ یہ ۵ر فروری ۱۸۸۵ء کو بانکی پور پٹنہ سے جاری ہوا۔ منشی محمد اعظم خاں اس کے مالک و مدیر تھے، یہ بارہ صفحات پر مشتمل ہوتا تھا اور ہر پنج شنبہ کو شائع ہوا کرتا تھا۔ اس پر طنزیہ اور مزاحیہ رنگ غالب تھا۔ ہم عصر پرچوں سے اکثر اس کے معرکے بھی رہتے تھے۔ بیسویں کے اوائل تک یہ جاری رہا۔ زیرِ نظر صفحات میں اس کی پانچویں جلد کے مندرجات کا خلاصہ پیش کر دیا گیا ہے۔

۴۲۶ اپنچ ۱۹۰۰ء   سید حسن   x-۳۰   x-۱۹۷۵ء   ۸۹-۱۱۸
۴۲۷ اپنچ ۱۹۰۲ء   قاضی عبدالودود   x-۱۷   جولائی ۱۹۶۰ء   ۲۱-۳۷

اپنچ ۱۹۰۰ء اور ۱۹۰۲ء کے مندرجات کا خلاصہ۔

۴۲۸ پٹنہ ہرکارہ - ۱۸۵۵ء
/۱۸۵۶ء   قاضی عبدالودود   x-۱۵   ۱۱۴-۱۲۴

پٹنہ ہرکارہ ہفت روزہ اخبار تھا۔ اس کا شمار ہندوستان کے قدیم اخباروں میں ہوتا ہے۔ قاضی صاحب کو اس کے ۱۸۵۵ء اور ۱۸۵۶ء کے متفرق شمارے دستیاب ہوئے۔ ان ہی رسالوں کے مندرجات کا خلاصہ پیش کر دیا گیا ہے۔

۴۲۹ گلدستۂ شعرا پٹنہ   قاضی عبدالودود   x-۱۴   جولائی ۱۹۵۹   ۱۹۱-۱۹۴

حاجی پور بہار کے ایک صاحب محمد اکبر خاں نے یہ اعلان کیا تھا کہ وہ ہر ماہ اردو شعرا کے کلام پر مشتمل ایک گلدستہ شائع کیا کریں گے۔ نیز اس میں صرف وہی کلام شائع ہوگا جو ان کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والے ماہانہ مشاعروں میں پیش کیا جائے گا۔ مضمون نگار کے پیشِ نظر اس کا ۲۵ر اکتوبر ۱۸۷۷ء کا شمارہ ہے۔ یہ ۱۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ زیرِ نظر

Marfat.com

مضمون میں اس کے مندرجات کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے اور کہیں نقد و تبصرے سے بھی کام لیا گیا ہے۔

اردو طنز و مزاح

۴۳۰ اردو ادب میں طنز وظرافت — کلیم الدین احمد — ۳_۴ — فروری ۱۹۴۲ — ۱۰_۲۵

۴۳۱ ایضاً — ایضاً — ۳_۵ — مارچ ۱۹۴۲ — ۱_۱۳

۴۳۲ ایضاً — ایضاً — ۳_۶ — اپریل ۱۹۴۲ — ۲_۱۲

اردو کے طنزیہ اور ظریفانہ ادب کا جائزہ۔ سید محمد آزاد، مولانا ابوالکلام، مولوی ظفر علی خاں اور ملا رموزی، وغیرہ کے طنز وظرافت کا خصوصی مطالعہ۔ مضمون نگار کے خیال میں اِن سب کا دائرہ بہت محدود ہے۔ ان کے علاوہ سلطان حیدر جوش اور سجاد علی انصاری کو فلسفیانہ انشاء پردازوں کے زمرے میں رکھا ہے۔ آخر میں اس رائے کا بھی اظہار کیا ہے کہ سودا، غالب، اکبر، سرشار اور ابوالکلام کو اردو کے طنزیہ اور ظریفانہ ادب میں دائمی مقام حاصل ہے۔

۴۳۳ اقبال اور طنز — شبلی جمالی — ۹_۸_۱۰ — اگست ستمبر ۱۹۴۶ — ۷۹_۸۲

(توضیح کے لیے ملاحظہ ہو اندراج نمبر ۲۳۳)

۴۳۴ ہجو، طنز اور ظرافت — محمد محسن — ۴_۱ — مئی ۱۹۴۲ — ۱_۱۰

کلیم الدین احمد نے اپنے ایک مضمون بعنوان 'اردو ادب میں طنز و ظرافت' میں ہجو کو ایک غیر مہذب صنف قرار دیا تھا۔ محمد محسن صاحب نے زیرِ نظر مضمون میں کلیم الدین احمد کے اس خیال کی تردید کی ہے اور اسے ایک مکمل صنف قرار دیا ہے۔

اردو قصیدہ

۴۳۵ ایک غیر مطبوعہ قصیدہ — ممتاز احمد — ۲۱_× — جولائی ۱۹۶۷ — ۸۳_۸۷

بانی خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری بانکی پور پٹنہ مولوی خدا بخش کی اہلیہ

Marfat.com

صاحبِ دیوان شاعرہ تھیں۔ ان کے آٹھ ضخیم دیوان اور ایک طویل مثنوی 'احسن المطالب' خدا بخش لائبریری میں محفوظ ہیں۔ ان کی شان میں ایک قصیدہ 'درمدح اہلیہ خان بہادر جناب مولوی خدا بخش خاں صاحب' کے عنوان سے ہے۔ مضمون نگار نے اپنے تعارف کے ساتھ من وعن یہاں پیش کر دیا ہے۔ مضمون نگار نے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ قصیدہ عظیم الدین احمد کی تخلیق ہے کیوں کہ اس کی تشبیب ان کے مطبوعہ دیوان 'گل نغمہ' میں موجود ہے۔

۴۳۶ قصاید مصحفی قاضی عبدالودود ۶۔۱۔۲ جولائی۔اگست ۱۹۴۳ ۳۲۔۳۷

مصحفی کے چند قصیدوں کو من وعن پیش کر دیا گیا ہے۔ پہلے قصیدے کا مطلع:

ہو چکا دور میر اور مرزا
اب زمانے میں ہے میرا دور

۴۳۷ قصیدہ مصحفی قاضی عبدالودود ۴۔۶ (الف) نومبر ۱۹۴۲ ۳۵۔۳۷

مصحفی کا ایک غیر مطبوعہ قصیدہ جس کا مطلع ہے:

یہ گوئے یہ میداں، یہ زباں اور یہ بیاں ہے
دعویٰ ہو جسے شعر میں آئے نہ کہاں ہے

اس پورے قصیدے کو یہاں نقل کیا گیا ہے۔ اس کے بارے میں قاضی صاحب کا خیال ہے کہ یہ سودا کے شہر آشوب کے جواب میں ہے۔

۴۳۸ قصیدۂ مصحفی مصحفی ۶۔۴ اکتوبر ۱۹۴۳ ۴۴۔۴۵

مطلع:

ان دنوں کیا جانیے ہم سے کیا گنہ سرزد ہوا
نے وہ آنکھیں پیار کی، نے وہ نگاہِ آشنا

۴۳۹ مصحفی کا غیر مطبوعہ قصیدہ قاضی عبدالودود ۵۔۲ فروری ۱۹۴۳ ۲۹۔۳۰

مصحفی کا ایک نایاب اور غیر مطبوعہ قصیدہ۔ یہ رضا لائبریری رامپور میں محفوظ ہے۔

۴۴۰ مصحفی کے دو قصیدے قاضی عبدالودود ۵۔۵۔۶ مئی۔جون ۱۹۴۳ ۴۸۔۵۲

Marfat.com

پہلے قصیدے کا مطلع:

ہے شکایت مجھے یاروں سے کہ ہیں دشمن جاں
کہ ان ہاتھوں سے نہ ملی کسی طرح اماں

دوسرے قصیدے کا مطلع:

روز و شب مل کے اگر ہوویں بہم دونوں ایک
رُخ و گیسو کی طرح ترے کھائیں قسم دونوں ایک

اردو مثنوی

۴۴۱ اولین اشاعت سراج نظم قاضی عبدالودود ۲_x جنوری ۱۹۵۲ ۹۳_۹۷

شیخ امام بخش ناسخ کی مثنوی 'سراج نظم' کی اشاعت ۱۲۶۵ھ/ ۱۸۴۹ء سے متعلق تحقیقی بحث۔ اس بات سے بھی بحث کہ بعض محققین نے اس کا نام نظم 'سراج' لکھا ہے۔ لیکن مضمون نگار کے خیال میں اس کا صحیح نام 'سراج نظم' ہی ہے۔

۴۴۲ فسانۂ جانگداز ابتث جولائی ۱۹۴۹ ۶۹_۸۱

حکیم عبدالحمید صاحب شہر پٹنہ کے مشہور لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ ان کی نباضی کا سارا شہر معترف تھا۔ اپنے دور کی تباہی و بربادی پر مشتمل ہے۔ اس مثنوی کو ایک مختصر سی تاریخی تمہید کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ جو ۲۰۵ اشعار پر مشتمل ہے (مثنوی)۔

بعد حمدِ خدائے عز و جل
وز پسِ نعتِ سید مرسل

۴۴۳ بحرِ وصال امیر حسن عابدی ۲۰_x ستمبر ۱۹۶۵ ۷۱_۷۵

'بحر وصال' مرزا محمد جان (م ۱۸۴۵ء) کی مثنوی ہے۔ اس کا سال تخلیق ۲۲_۱۸۲۱ء ہے۔ اس کی ادبی اہمیت اور فنی محاسن سے بحث کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کہ یہ کوئی بلند پایہ مثنوی ہے لیکن یہ اس لحاظ سے قابل اعتنا ہے کہ یہ 'قصہ چندراین' کے طرز پر لکھی گئی ہے۔ اسی لیے دونوں

Marfat.com

میں بہت سی مشترک قدریں تلاش کی جاسکتی ہیں۔

۴۴۴ جگ بیتی کلیم الدین احمد ۱۔۶ اپریل ۱۹۴۱ ۵۸۔۶۴

پنڈت برجموہن دتاتیریہ کیفی کی مثنوی جگ بیتی کا تنقیدی مطالعہ۔ مضمون نگار نے اسے ایک منفرد اور نئے طرز کی مثنوی قرار دیا ہے۔

۴۴۵ خواب وخیال کا نسخہ

علیگڑھ عابد رضا بیدار ×۔۸ ×۔× ۹۲۔۹۸

'خواب وخیال' میر تقی میر کی مشہور مثنوی ہے۔ اس کا ایک قلمی نسخہ مولانا آزاد لائبریری، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں موجود ہے۔ زیر نظر مضمون اس مخطوطہ کا تعارف کرایا گیا ہے اور آخر میں مکمل مثنوی کو پیش کر دیا گیا ہے۔

۴۴۶ دکن کے قدیم مثنوی

گوشعراء معین الدین دردائی ۱۰۔۶ جون ۱۹۴۶ ۵۔۲۴

۴۴۷ ایضاً ایضاً ۱۰۔۸۔۹ اگست۔ ستمبر ۱۹۴۶ ۹۔۳۲

دکن کے قدیم مثنوی گوشعرا کی خدمات کا جائزہ۔ قسط اول میں کاظم، غلام علی، ملا وجہی، غواصی، ابن نشاطی، مقیمی اور طبعی کی مثنویوں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔ قسط دوم میں رستمی، سیوک، لطیف، ملک خوشنود اور فائز کی مثنویوں سے طویل گفتگو کی گئی ہے۔

۴۴۸ مثنوی دریائے عشق عطا کاکوی ×۔۳ دسمبر ۱۹۵۲ ۱۴۹۔۱۵۲

شوق لکھنوی کی مشہور مثنوی 'دریائے عشق' کو مائیکل اسمتھ (Michael Smith) نے اپنے صفحہ پر مشتمل انگریزی دیباچے کے ساتھ مرتب کر کے شائع کیا تھا۔ زیر نظر مضمون میں مثنوی کے اسی اڈیشن پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مثنوی دریائے عشق پر بھی ناقدانہ نظر ڈالی گئی ہے۔

۴۴۹ مثنوی اکبر علی خاں اکبر قاضی عبدالودود ×۔۱۰ اگست ۱۹۵۷ ۸۹۔۹۳

اکبر علی خاں اکبر (م۔۱۲۱۸ھ) جہاندار شاہ ولی عہد شاہ عالم کے عم زادے تھے۔ اچھے شاعر تھے۔ ان کی ایک مثنوی کو یہاں پیش کیا گیا ہے۔

۴۵۰ مثنوی دلپذیر مصنفہ رنگین محمد علی خاں اثر ×۔۳ دسمبر ۱۹۵۲ ۱۳۱۔۱۴۳

Marfat.com

سعادت یار خاں رنگین کی مثنوی 'دلپذیر' پر ناقدانہ نظر۔ اس خیال کا اظہار کہ مثنوی 'سحر البیان' کے بعد یہ اردو کی سب سے زیادہ سہل، رواں اور سلیس مثنوی ہے۔

۴۵۱	مشترک تہذیب اور اردو مثنوی	محمد یوسف خورشیدی	x_۲۶	۱۹۷۳_x	۹۱_۱۲۸

پی ایچ۔ ڈی کے لیے لکھا گیا تحقیقی مقالہ۔ اس میں اردو مثنوی کا تاریخی وتہذیبی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کا دائرہ ابتدائی دور کی مثنویات سے لیکر مثنوی 'سحر البیان' اور 'گلزار نسیم' کو محیط ہے۔

اردو مضامین۔ اشاریے

۴۵۲	مقالات قاضی عبدالودود	محمد ذکی الحق، محمد منسور عالم	۳۱_۳۴	۱۹۷۶_۱۹۷۹	۲۸۸_۳۰۵

قاضی عبدالودود کے مقالات اور مضامین کا اشاریہ۔ اندراجات کی ترتیب عنوانات کے تحت حروف تہجی کے اعتبار سے کی گئی ہے۔

اردو ناول

۴۵۳	کارواں	اختر اورینوی	۷_۴	اپریل ۱۹۴۴	۱۱_۱۶
۴۵۴	ایضاً	ایضاً	۸_۵	نومبر ۱۹۴۴	۸_۱۰
۴۵۵	ینا	ایضاً	۸_۶	دسمبر ۱۹۴۴	۶_۹
۴۵۶	ایضاً	ایضاً	۹_۱	جنوری ۱۹۴۵	۶_۹
۴۵۷	ایضاً	ایضاً	۹_۲	فروری ۱۹۴۵	۸_۱۰

ایک نیم رومانی، معاشرتی اور اصلاحی ناول۔

۴۵۸	تعمیر	اختر اورینوی	۹_۷	جولائی ۱۹۴۵	۱۸_۲۵
۴۵۹	ایضاً	ایضاً	۹_۸_۹	اگست۔ ستمبر ۱۹۴۵	۵۰_۷۵
۴۶۰	ایضاً	ایضاً	۹_۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۲۵_۳۶
۴۶۱	ایضاً	ایضاً	۹_۱۲	دسمبر ۱۹۴۵	۳۲_۳۷
۴۶۲	ایضاً	ایضاً	۱۰_۱_۲	جنوری۔ فروری ۱۹۴۵	۳_۵۳

Marfat.com

۴۶۳	ایضاً	ایضاً	۱۰_۵	مئی ۱۹۴۶	۱۶_۲۱
۴۶۴	ایضاً	ایضاً	۱۰_۶	جون ۱۹۴۶	۲۵_۳۲

سات قسطوں میں ایک سماجی اور اصلاحی ناول۔

اردو ناول نگار۔سوانح و انتقاد

۴۶۵	ایک قدیم ناول 'نقش طاؤس'	قاضی عبدالودود	x_۲	جنوری ۱۹۵۲	۸_۱۶

'نقش طاؤس' منشی حسن علی اور منشی محمد اعظم کی مشترک تخلیقی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ یہ ۱۸۸۱ء کی تصنیف ہے۔ زیر نظر مضمون میں اس ناول کا فنی جائزہ پیش کیا گیا ہے، نیز منشی حسن علی کے بارے میں مختصر سوانحی معلومات بھی فراہم کیے گئے ہیں۔ مضمون نگار کے خیال میں اس ناول میں کوئی فنی خوبی یا حسن نہیں ہے۔ اسکی جتنی بھی اہمیت ہے وہ صرف اس کی ضخامت کے سبب ہے۔

۴۶۶	بہار کا اردو ناول نگار	نصیر حسین خیال	۹_۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۱۰_۱۸
	ایضاً	ایضاً	۹_۱۲	دسمبر ۱۹۴۵	۷_۱۴

بہار میں ناول نگاری کا تاریخی جائزہ لیتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ بہار کا اولین ناول نگار سجاد عظیم آبادی ہے آخر میں سجاد کے حالات زندگی بھی بیان کیے گئے ہیں۔

۴۶۷	فن ناول نگاری اور نذیر احمد	اختر اورینوی	x_۱۱	دسمبر ۱۹۵۷	۲۰_۰۵

ناول نگاری کے فن اور اجزائے ترکیبی سے بحث۔ نذیر احمد کے ناولوں کا تنقیدی جائزہ۔ نذیر احمد کا اہم ناول نگاروں سے موازنہ۔ شرر اور سرشار پر فوقیت اور برتری۔ آخر میں اس رائے کا اظہار کہ اگر ان کے پاس 'ذکاوت' کچھ زیادہ ہوتی اور مزاج میں 'مولویت' نہ ہوتی تو ان کے ناول زیادہ جاندار ہوتے۔

Marfat.com

اردو نثر

۴۶۸ اردو نثر | ایڈورڈ ہنری پالمر | ×۔۲ | جنوری ۱۹۵۲ | ۵۹۔۶۶

اودھ اخبار مورخہ ۱۳/اپریل ۱۸۷۴ء سے ماخوذ ایڈورڈ ہنری پالمر (Edward Henry Palmer) کا ایک مضمون جس میں انگلستان کے تاریخی حالات مذکور ہیں۔ مضمون میں اردو اشعار کا بکثرت استعمال کیا گیا ہے۔

۴۶۹ انشاء کی مثنوی خالص
ہندوستانی زبان میں | قاضی عبدالودود | ×۔× | مئی ۱۹۵۱ | ۵۷

مضمون نگار نے ثابت کیا ہے کہ انشاء کی کتاب 'رانی کیتکی' اور 'اودے بھان' کی کہانی خالص ہندوستانی زبان ہیں۔

۴۷۰ دہ مجلس فضلی | قاضی عبدالودود | ×۔۴ | دسمبر ۱۹۵۳ | ۱۸۱۔۱۸۹

فضل علی فضلی کی دہ مجلس اردو نثر کی قدیم ترین تالیف مانی جاتی ہے۔ دراصل یہ ملا حسین واعظ کاشفی کی فارسی تصنیف کا اردو ترجمہ ہے۔ مختلف تذکروں اور اردو ادب کی تاریخوں میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ مضمون نگار نے ان تذکروں اور کتب تاریخ میں موجود مواد سے بحث کی ہے اور ان کا زیادہ تر حصہ اس مضمون میں نقل کر دیا گیا ہے۔

۴۷۱ ولی ویلوری کی دہ مجلس کا
ایک قدیم اور معتبر مخطوطہ | سید حسن عسکری | ۲۔۸ | ×۔× | ۱۲۵۔۱۴۰

ولی ویلوری، ولی اورنگ آبادی کے ہم عصر تھے۔ شاعر تھے اور اپنے عہد کے اساتذہ میں شمار کیے جاتے تھے۔ اُن سے واقعہ کربلا سے متعلق ایک 'منظوم داستان دہ مجلس' کے عنوان سے منسوب ہے۔ کافی عرصہ تک اسے ولی دکنی کی تصنیف تصور کیا جاتا رہا۔ لیکن محققین مابعد نے یہ ثابت کیا کہ یہ مثنوی ولی دکنی کی نہیں، ولی ویلوری کی ہے۔ اس کے متعدد قلمی نسخے مختلف کتابخانوں میں محفوظ ہیں مضمون نگار نے ان تمام نسخوں سے بحث کرتے

Marfat.com

ہوئے ثابت کیا ہے کہ زیر نظر دہ مجلس کا عنوان 'روضۃ الشہداء' بھی ہے۔ دراصل ولی ویلوری کی ہی تصنیف ہے۔ اس سلسلہ میں انھوں نے پٹنہ یونیورسٹی کے کتابخانہ میں محفوظ مخطوطہ کو سب سے زیادہ معتبر اور مستند قرار دیا ہے اور اسی کی بنیاد پر نتائج اخذ کیے ہیں۔

اسلام

۴۷۲ اسلام کی حقیقت — محمد عبدالمجید — ۶۔۶ — دسمبر ۱۹۴۳ — ۲۵۔۳۰

اسلام ایک مکمل دین ہے جو افراط و تفریط سے اجتناب کرنے اور اعتدال برتنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد تکمیل انسانیت ہے۔ اس نے اپنے احکام کی حدیں مقرر کر دی ہیں جن کو سمجھنے کے لیے کسی منطق فلسفہ، سائنس یا علم نجوم کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسے تمام امور سے بحث کرتے ہوئے دیگر مذاہب سے مقابلہ کرتے ہوئے اسلام کی حقانیت کو ثابت کیا ہے۔

۴۷۳ اسلامی نظریۂ سیاست — محمد عبدالمجید — ۶۔۱۔۲ — جولائی۔اگست ۱۹۴۳ — ۳۸۔۴۲

مضمون نگار کے خیال میں اسلام میں سیاست مذہب سے الگ نہیں۔ اسلام تو زندگی کا مکمل لائحہ عمل پیش کرتا ہے۔ اسلام کا نظریۂ سیاست اعلیٰ اخلاقی اقدار پر قایم ہے۔ اسی لیے اسلامی سیاست میں انسانی اقدار کی بالادستی ہوتی ہے۔

انشائیے

۴۷۴ بولتا سنیما گھر — سید احمد — ۱۰۔۱۔۲ — جنوری۔فروری ۱۹۴۶ — ۶۲۔۶۵

۴۷۵ پاگل — سالم — ۶۔۱۔۲ — جولائی۔اگست ۱۹۴۳

محمد حسین ہیکل کے مصری انشائیہ کا اردو ترجمہ۔

۴۷۶ چچا برنارڈ کی سیپ — وسیم (مترجم) — ۳۔۵ — مارچ ۱۹۴۲ — ۴۰۔۴۶

۴۷۷ ضرورت ہے — رشید احمد صدیقی — ۲۔۶ — اکتوبر ۱۹۴۱ — ۲۱۔۲۷

۴۷۸ ہوتا تو کیا ہوتا — ایضاً — ۳۔۴ — فروری ۱۹۴۲ — ۲۶۔۳۳

اپنے مخصوص اسلوب نگارش میں رشید صاحب کے ظریفانہ انشائیے۔

Marfat.com

افسانہ

۴۷۹	اکتاہٹ	اختر اورینوی		جولائی ۱۹۴۹	۳۹_۴۵
۴۸۰	انتہا کی ابتدا	کُلی		نومبر دسمبر ۱۹۴۹	۴۲_۴۶
۴۸۱	باپ بیٹا (مصنف کی آپ بیتی کہانی)	عبدالمالک آروی		نومبر دسمبر ۱۹۴۹	۸۱_۸۷
۴۸۲	حسین پولنوشتہ: ڈی ایچ لارنس	مترجم: محمد عیسیٰ		جولائی ۱۹۴۹	۴۶-۶۶
۴۸۳	رانی	سہیل عظیم آبادی		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۲۴_۴۱
۴۸۴	مداوا	یونس رمزی		مئی، جون ۱۹۴۹	۴۰_۴۷
۴۸۵	آخری اکنی	اختر اورینوی	۱_۱	نومبر ۱۹۴۰	۲۴_۳۱
۴۸۶	آگ سے کھیلیں	ظفیرالحسن وارث	۱۰_۱_۲	جنوری_فروری ۱۹۴۶	۵۴_۶۱

موپاساں (Maupassant) کے فرانسیسی افسانے کا اردو ترجمہ۔ اس میں اتنی تحریف کردی گئی ہے کہ کرداروں کے فرانسیسی ناموں کے بجائے ہندوستانی نام مقرر کردیے گئے ہیں اور مجموعی فضا بھی بڑی حد تک ہندوستانی بنادی گئی ہے۔

۴۸۷	آنسو	فضل احمد صدیقی	۵_۱	جنوری ۱۹۴۳	۱۲_۱۶
۴۸۸_	آئینہ	کاظم حسین (مترجم)	۱_۶	اپریل ۱۹۴۱	۱۸_۲۱
۴۸۹_	آئینہ	ظفر احمد (مترجم)	۳_۱	نومبر ۱۹۴۱	۳۸_۳۹
۴۹۰	آئینہ	اختر اورینوی	۸_۱	جولائی ۱۹۴۴	۱۱_۲۰
۴۹۱	اب؟	ایضاً	۱_۵	مارچ ۱۹۴۱	۲۹_۳۵
۴۹۲	احساسِ گناہ	سید محمد محسن	۱_۲	دسمبر ۱۹۴۰	۲۱_۲۶
۴۹۳	الجھن	محمد حسان (مترجم)	۸_۱	مئی ۱۹۴۲	۲۷_۲۹
۴۹۴	انحراف	بدیع مشہدی (مترجم)	۱۰_۶	جون ۱۹۴۶	۲۹-۳۴

گالزوردی (John Galsworthy) کے انگریزی افسانہ کا اردو ترجمہ۔

Marfat.com

۴۹۵	اندھی نگری	اختر اور رینوی	۲ـ۲	جون ۱۹۴۱	۲۱ـ۲۸
۴۹۶	انوکھا انتقام	ابوالحسنات (مترجم)	×ـ۲ـ۳	فروری۔مارچ ۱۹۴۲	۳۵
۴۹۷	انوکھا روگ	محمد محسن	۴ـ۲	جون ۱۹۴۲	۲۱ـ۳۴
۴۹۸	ایک بیل	شکیلہ اختر	۳ـ۶	اپریل ۱۹۴۲	۲۵ـ۳۰
۴۹۹	ایک خواب	مظفر حسین نقوی (مترجم)	۲ـ۴	اگست ۱۹۴۱	۳۳ـ۳۶
۵۰۰	ایک کاروباری	اختر اور رینوی	۹ـ۳	مارچ ۱۹۴۵	۱۱ـ۲۹
۵۰۱	ایولن	حسن مرتضیٰ خالد (مترجم)	۱ـ۲	دسمبر ۱۹۴۰	۲۷ـ۳۱
	جیمس جوائس کے انگریزی افسانے کا اردو ترجمہ۔				
۵۰۲	باغی	محمد محسن	۵ـ۳	مارچ ۱۹۴۳	۱۸ـ۲۵
۵۰۳	بچے کا خواب	عزیز احمد ارکوی (مترجم)	۹ـ۷	جولائی ۱۹۴۵	۲۶ـ۲۹
۵۰۴	بورڈنگ ہاؤس	ظفیر الحسن وارث (مترجم)	۹ـ۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۳۷ـ۴۳
	جیمس جوائس کے انگریزی افسانے کا اردو ترجمہ۔				
۵۰۵	بوڑھی ماما	اختر اور رینوی	۱ـ۳	جنوری ۱۹۴۱	۱۹ـ۲۶
۵۰۶	بھکاری بچہ	کاظم حسین (مترجم)	۲ـ۳	جولائی ۱۹۴۱	۳۲ـ۳۴
۵۰۷	بیل	سید حسن (مترجم)	۲ـ۱	مئی ۱۹۴۱	۳۰ـ۳۳
۵۰۸	پر اب بھی کبھی کبھی	اختر اور رینوی	۱۰ـ۸ـ۹	اگست۔ستمبر ۱۹۴۶	۴۴ـ۸۵
۵۰۹	پرائیویٹ	عبدالمجید	۶ـ۱ـ۲	جولائی۔اگست ۱۹۴۳	۷ـ۱۲
۵۱۰	پرنچے	علی اکبر قاصد	۷ـ۱	جنوری ۱۹۴۴	۳۴ـ۳۷
۵۱۱	پکار	شکیلہ اختر	۸ـ۳ـ۴	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۴	۷ـ۲۰
۵۱۲	پتا	عبدالمجید	۶ـ۳	ستمبر ۱۹۴۳	۱۵ـ۲۱
۵۱۳	پناہ گزیں	اختر اور رینوی	۴ـ۱	مئی ۱۹۴۲	۱۹ـ۲۲
۵۱۴	پندرہ منٹ	اختر اور رینوی	۹ـ۱۰	اکتوبر ۱۹۴۵	۱۹ـ۳۵
۵۱۵	پھانسی	مظفر حسین نقوی	۲ـ۱	مئی ۱۹۴۱	۳۴ـ۴۱
۵۱۶	تاخیر	اختر احمد	۱ـ۴	فروری ۱۹۴۱	۱۷ـ۲۴
۵۱۷	تاریک سائے	اختر اور رینوی	۵ـ۵ـ۶	مئی۔جون ۱۹۴۳	۱۲ـ۲۶

Marfat.com

۵۱۸	تربیت فراواں	سید محمود (مترجم)	۵_۵_۶	مئی-جون ۱۹۴۳	۲۷_۳۰
۵۱۹	تلافی	علی اکبر قاصد (مترجم)	۵_۲	فروری ۱۹۴۳	۲۱_۲۵
۵۲۰	تین ستارے	شکیلہ اختر	۸_۲	اگست ۱۹۴۴	۱۹_۳۰
۵۲۱	ٹوٹے ہوئے دل	رام پرتاپ بہادر	۹_۵_۶	مئی-جون ۱۹۴۵	۷۸_۸۴
	ہندی افسانہ کا اردو ترجمہ مع تبصرہ				
۵۲۲	ٹیوٹر اور لچھے	ح-م-اسلم	۶_۶	دسمبر ۱۹۴۳	۱۰_۱۹
۵۲۳	جاسوسی	نورالعین (مترجم)	۹_۵_۶	مئی-جون ۱۹۴۵	۳۴_۳۹
۵۲۴	جانباز	ظفر احمد (مترجم)	۴_۵	ستمبر ۱۹۴۲	۲۸_۳۰
۵۲۵	جب بات بنائے نہ بنے	ظفیر الحسن وارث (مترجم)	۹_۸_۹	اگست ستمبر ۱۹۴۵	۴۶_۴۹
۵۲۶	جنسی خوف	سید محمد محسن	۳_۲	دسمبر ۱۹۴۱	۲۳_۳۰
۵۲۷	جنگل	اختر اورینوی	۷_۵	مئی ۱۹۴۴	۱۶_۲۵
۵۲۸	جونیر	اختر اورینوی	۳_۱	نومبر ۱۹۴۱	۲۵_۳۴
۵۲۹	جھوٹی بھوک	سید محمد محسن	۴_۶ (الف)	نومبر ۱۹۴۲	۱۸_۲۵
۵۳۰	چار دوست	بہاء الدین	۶_۱	اپریل ۱۹۴۱	۲۲_۳۰
۵۳۱	چالاک رپورٹر	کاظم حسین (مترجم)	۱_۵	مارچ ۱۹۴۱	۳۶_۴۳
۵۳۲	چاہ حیات	ابوالعلا رضی الرحمن (مترجم)	۲_۳	جولائی ۱۹۴۱	۲۸_۳۱
۵۳۳	حاسد	آرزو جلیلی (مترجم)	۵_۳	مارچ ۱۹۴۳	۲۶_۳۸
	موپاساں کے فرانسیسی افسانہ کا اردو ترجمہ۔				
۵۳۴	حرماں نصیب	تسنیم جہانگیر نگری	۷_۶	جون ۱۹۴۴	۲۰_۲۸
۵۳۵	خان کی بیویاں	ظفر احمد (مترجم)	۲_۶	اکتوبر ۱۹۴۱	۲۸_۳۲
۵۳۶	دل انسان	علی اکبر قاصد	۹_۳	مارچ ۱۹۴۵	۳۰_۳۴
۵۳۷	دلچسپ موت	محمد حسان (مترجم)	۵_۲	فروری ۱۹۴۳	۲۶_۲۸
۵۳۸	دماغ کی خرابی	خیالی مہدوالوی	۲_۵	ستمبر ۱۹۴۱	۲۵_۳۱

Marfat.com

۵۳۹	دولہن بھابی	اسلم عظیم آبادی	۱۰_۸_۹	اگست_ستمبر ۱۹۴۶	۵۹_۷۲
۵۴۰	ایضاً	ایضاً	×_	نومبر ۱۹۴۶_مارچ ۱۹۴۷	۶۰_۷۳
۵۴۱	دھواں	م_ع_جیلانی	۷_۱	جنوری ۱۹۴۴	۲۷_۳۳
۵۴۲	دیوار	مونس رضا عابدی	×_	نومبر ۱۹۴۶_مارچ ۱۹۴۷	۸۲_۸۶
۵۴۳	ڈائنامیٹ	اختر اورینوی	۱۰_۳_۴	مارچ_اپریل ۱۹۴۹	۴۵_۵۶
۵۴۴	رات بھر	ایضاً	۹_۸_۹	اگست_ستمبر ۱۹۴۵	۳۴_۴۹
۵۴۵	رسی	مظفر حسین نقوی (مترجم)	۳_۱	نومبر ۱۹۴۱	۳۵_۳۷
۵۴۶	روشنی اور تاریکی	محمد جنید	۴_۶	اکتوبر ۱۹۴۲	۱۹_۲۶
۵۴۷	سارنگی	محمد زبیر انصاری (مترجم)	۳_۶	اپریل ۱۹۴۲	۳۱_۳۳
۵۴۸	سایہ گلستاں	ظفیر الحسن وارث (مترجم)	۹_۱۰	اکتوبر ۱۹۴۵	۳۶_۵۱

ڈی۔ایچ لارنس (D.H.Lawrance) کے انگریزی افسانہ کا ترجمہ۔

۵۴۹	سچی بات	رضا تسنیم جہانگیر نگری (مترجم)	۴_۴	اگست ۱۹۴۲	۲۳_۲۷

'گجندر کمار سر کے' کے ہندی افسانے کا اردو ترجمہ۔

۵۵۰	سحر ہونے تک	یونس رمزی	×_۵_۶	ستمبر_اکتوبر ۱۹۴۹	۵۳_۵۹
۵۵۱	سرخ بندی	شکیلہ اختر	۹_۱۲	دسمبر ۱۹۴۵	۱۸_۳۰
۵۵۲	سمینہ	مظفر گیلانی	۶_۱_۲	جولائی_اگست ۱۹۴۵	۱۳_۱۷
۵۵۳	سنگ خوار	عرفان قادری (مترجم)	×_۵_۶	ستمبر_اکتوبر ۱۹۴۹	۶۰_۶۵
۵۵۴	سوکھا ہوا پودا	شکیلہ اختر	۳_۲_۷	فروری_مارچ ۱۹۴۴	۲۹
۵۵۵	سیاہ موتی	محمد یحیٰ (مترجم)	۳_۳	جنوری ۱۹۴۲	۲۳_۲۹
۵۵۶	شادی	سید حسن (مترجم)	۱_۳	جنوری ۱۹۴۱	۲۷_۳۴

Marfat.com

۵۵۷	شرافت	محمد سلمان صدیقی	۷_۴	اپریل ۱۹۴۴	۲۶_۲۹
۵۵۸	شکست	محمد یحییٰ (مترجم)	۵_۵_۶	مئی۔جون ۱۹۴۳	۳۱_۳۷
۵۵۹	شکور دادا	اختر اورینوی	۲_۴	اگست ۱۹۴۱	۲۰_۳۲
۵۶۰	شہید	ح۔م۔اسلم	۶_۳	ستمبر ۱۹۴۳	۲۲_۲۷
۵۶۱	صبح بخیر	رضیہ رعنا	۹_۴	اپریل ۱۹۴۵	۲۰_۲۷
۵۶۲	صبح بخیر	کاظم حسن (مترجم)	۳_۲	دسمبر ۱۹۴۱	۳۱_۳۷
	فرانسیسی مصنف ژاں ریس کے افسانے کا اردو ترجمہ				
۵۶۳	صدائے واپسیں	شکیلہ اختر	۹_۳	مارچ ۱۹۴۵	۳۸_۴۰
۵۶۴	غبار	مجتبیٰ احمد	۸_۱	جولائی ۱۹۴۴	۲۱_۲۷
۵۶۵	غیرت	نصیر حیدر نصیر	۴_۳	جولائی ۱۹۴۲	۳۱_۳۵
۵۶۷	فٹ پاتھ	اختر اورینوی	۳_۴	فروری ۱۹۴۲	۳۴_۳۹
۵۶۸	فردوسی	محمد حسان (مترجم)	۵_۱	جنوری ۱۹۴۳	۱۷_۲۱
۵۶۹	فیصلہ	سید حسن	۲_۲	جون ۱۹۴۱	۲۹_۳۷
۵۷۰	قیدی	علی اکبر قاصد (مترجم)	۴_۶ (ب)	دسمبر ۱۹۴۲	۲۰_۲۴
۵۷۱	ایضاً	ایضاً	x_x	جولائی ۱۹۴۷	۳۵_۳۹
	جون گالزوردی کے انگریزی افسانے کا اردو ترجمہ۔				
[illegible]	[illegible]	شکیلہ اختر	۱_۱_۲	جنوری۔فروری ۱۹۴۶	۴۶_۳۵
۵۷۳	کرشمہ	سلطان حیدر جوش	۶_۴	اکتوبر ۱۹۴۳	۱۵_۳۳
۵۷۴	کشیدہ تعلقات	فضل احمد (مترجم)	۴_۴	اگست ۱۹۴۲	۲۸_۳۵
۵۷۵	کواڑ کی اوٹ	اختر اورینوی	۲۷_۳	فروری۔مارچ ۱۹۴۴	۲۰
۵۷۶	کھلا دروازہ	علی اکبر قاصد	۹_۴	اپریل ۱۹۴۵	۲۸_۳۰
۵۷۷	کیڑے	شکیلہ اختر	۱۰_۵	مئی ۱۹۴۶	۲۲_۳۲
۵۷۸	گدھا	محمد سلمان صدیقی	۴_۵	ستمبر ۱۹۴۲	۲۴_۲۷
۵۷۹	گھر کو واپسی	اختر اورینوی	۱۰_۷	جولائی ۱۹۴۶	۱۴_۳۶

Marfat.com

۵۸۰ گھڑی تمنائی (مترجم) x_x نومبر ۱۹۴۶ء

مارچ ۱۹۴۷ ۷۴_۷۹

میکسم گورکی کی روسی کہانی کا اردو ترجمہ۔

۵۸۱ لذت آزار محمد محسن (مترجم) ۴_۲ جون ۱۹۴۲ ۱۳_۲۰

۵۸۲ لوکارنوں کی بھکارن محمد ادریس (مترجم) ۹_۵_۶ مئی۔جون ۱۹۴۵ ۴۰_۴۱

ہزک واں کلیسٹ کی مختصر کہانی کا ترجمہ۔

۵۸۳ ماں محمد محسن ۶_۵ نومبر ۱۹۴۳ ۱۹_۳۵

۵۸۴ مجرم ایضاً ۱_۱ نومبر ۱۹۴۰ ۵۳_۶۱

۵۸۵ مجرم محمد رضی الرحمٰن (مترجم) ۲_۵ ستمبر ۱۹۴۱ ۳۲_۳۶

۵۸۶ مجسٹریٹ محمد سلمان صدیقی (مترجم) ۷_۵ مئی ۱۹۴۴ ۲۶_۲۸

'الفونز دودے کے افسانہ کا اردو ترجمہ۔

۵۸۷ محشر خیال محمد زبیر انصاری ۳_۳ جنوری ۱۹۴۲ ۱۸_۲۲

۵۸۸ منحوس مکان محمد سلمان صدیقی (مترجم) ۶_۴ اکتوبر ۱۹۴۳ ۲۴_۲۹

۵۸۹ موت اور زیست کی

روزانہ صف آرائی میں راجندر سنگھ بیدی ۴_۴ اگست ۱۹۴۲ ۱۸_۲۲

۵۹۰ موسیو سیگاں کی بکری سید حسن (مترجم) ۱_۱ نومبر ۱۹۴۰ ۳۲_۳۷

۵۹۱ مہیش رضا مظہری (مترجم) ۶-۴ (الف) نومبر ۱۹۴۲ ۲۶_۳۴

سرت چند چٹرجی کے بنگالی افسانے کا اردو ترجمہ۔

۵۹۲ ناکام محبت بہاء الدین احمد ۱_۴ فروری ۱۹۴۱ ۲۵_۳۷

۵۹۳ نونا سید محمد نواب (مترجم) ۴_۶ اکتوبر ۱۹۴۲ ۲۷_۳۰

۵۹۴ نئی ماما محمد محسن ۳_۵ مارچ ۱۹۴۲ ۳۲_۳۹

۵۹۵ نئے طریقے شکیلہ اختر ۶_۴ (ب) دسمبر ۱۹۴۲ ۱۲_۱۹

۵۹۶ وحشی ناچ اشفاق حسین ۹_۳ مارچ ۱۹۴۵ ۴۱_۴۲

۵۹۷ وہ تصویر محمد حسان (مترجم) ۶_۱_۲ جولائی۔اگست ۱۹۴۳ ۲۷_۳۱

۵۹۸ ہامسٹ محمد زبیر انصاری (مترجم) ۴_۳ جولائی ۱۹۴۶ ۳۶_۳۹

Marfat.com

۵۹۹ ہم ہوئے تم ہوئے

کہ میر ہوئے اختر اورینوی ۵۔۲ فروری ۱۹۴۸ ۹۔۱۳

۶۰۰ یتیم سالم (مترجم) ۶۔۳ ستمبر ۱۹۴۳ ۲۸۔۳۹

افسانے۔تنقید

۶۰۱ افسانے میں مقصد اختر اورینوی ۶۔۱۔۲ جولائی۔اگست ۱۹۴۳ ۴۔۶

افسانے میں مقصدیت پر زور۔اس رائے کا اظہار کہ دوسرے فنون کے مانند افسانے میں بنیادی مقصد کے علاوہ ایک ارتقائی مقصد بھی ہونا چاہیے۔لیکن ضروری ہے کہ اسے فنکارانہ حسن اور لطافت ونظافت کے ساتھ پیش کیا جائے۔

۶۰۲ کپچلیاں وبال جبریل سلطان احمد ×۔۵۔۶ ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹ ۳۰۔۳۵

(توضیح کے لیے ملاحظہ ہو اندراج ۱۰۲)

انگریزی ادب

۶۰۳ انگریزی ادب شائستہ اختر سہروردی ۴۔۶ اکتوبر ۱۹۴۲ ۴۰۔۴۲

اردو ادب پر انگریزی اثرات کی نشاندہی۔علی سردار جعفری، سجاد ظہیر، رشید الظفر، حیات اللہ انصاری، عصمت چغتائی وغیرہ کی تخلیقات کا انگریزی مصنفین کی تصانیف سے موازنہ۔

۶۰۴ موجودہ انگریزی ادب فضل احمد (مترجم) ۶۔۴ اکتوبر ۱۹۴۲ ۴۔۶

دیوی داس چٹرجی کے انگریزی مضمون کا اردو ترجمہ۔جس میں بیسویں صدی کی چوتھی دہائی میں تخلیق کیے جانے والے انگریزی ادب کا جائزہ لیا گیا ہے۔

انگلستان۔تاریخ

۶۰۵ انگلستان میں پہلا ایرانی سفیر عزیز حیدر کھجوی ۹۔۱۰ اکتوبر ۱۹۴۵ ۵۹۔۶۳

Marfat.com

۶۰۶ ایضاً ایضاً ۹۔۱۱ نومبر ۱۹۴۵ ۴۷۔۵۲
انگلستان اور ایران کے تعلقات پر ایک اجمالی نظر۔ انتھونی جنکنسن ایران میں انگلستان کے پہلے سفیر تھے۔ اور انگلستان میں ایران کے اولین سفیر مرزا ابوالحسن (ولادت: ۱۷۷۶ء) تھے۔ مرزا کا لندن میں گرم جوشی سے استقبال ہوا۔ ہر شخص ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا خواہش مند تھا۔ مرزا صاحب ایک کامیاب سفارت کار ہونے کے علاوہ زبردست عالم اور دانشور بھی تھے۔ اپنی مادری زبان کے علاوہ ترکی، روسی اور انگریزی زبانیں بھی بخوبی جانتے تھے۔

بغداد۔ تاریخ

۶۰۷ دو زبردست تاریخی
شخصیتوں کا تصادم احمد عروج قادری (مترجم) ۳۔۱ نومبر ۱۹۴۱ ۴۵۔۵۳
علی ادہم مصری کے عربی مضمون کا اردو ترجمہ۔ اس میں عہد عباسی کی دو اہم شخصیتوں ابوجعفر منصور اور ابومسلم خراسانی کے باہمی روابط کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

بہار۔ تاریخ

۶۰۸ اورنگ آباد کے
تاریخی حالات عبدالرؤف اورنگ آبادی نومبر، دسمبر ۱۹۴۹ ۷۳۔۸۰
اورنگ زیب اور اورنگ آباد شہر کا تاریخی تعلق۔

۶۰۹ عہد اسلام میں دربھنگہ
پر ایک مجموعی نظر الیاس رحمانی مئی، جون ۱۹۴۹ ۷۳۔۱۰۲
اسلامی عہد کے ادوار میں ضلع دربھنگہ جسے اب کمشنری کا درجہ حاصل ہے بہار کا ایک اہم شہر ہے، مجموعی روشنی ڈالی گئی ہے۔ تاریخی اعتبار سے دربھنگہ کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ اس مضمون میں مندرجہ ذیل ثانوی مضامین، تاریخ، عہد اسلامیہ، دولت خلجیہ، سلاطین، تغلقیہ، سلاطین شرقیہ،

Marfat.com

سلاطین لودی، وغیرہ کے عنوان سے دربھنگہ کی مفصل تاریخ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۶۱۰ عہد اسلامیہ میں
دربھنگہ پر ایک مجموعی نظر محمد الیاس رحمانی جولائی ۱۹۴۹ ۸۲_۹۱
عہد اکبری، عہد جہانگیری:- ۷_۱۰۳۷_۱۰۱۴ھ/۱۶۲۸_۱۶۰۵ء۔
عہد شاہجہانی:- ۱۰۶۸_۱۰۳۷ھ/۱۶۵۸_۱۶۲۸ء۔
عہد عالمگیر:- ۱۱۱۸_۱۰۶۸ھ/۱۷۰۷_۱۶۵۸ء میں دربھنگہ پر تاریخی روشنی ڈالی گئی ہے۔اور مشائخ، علماء فوجداران کا ذکر ساتھ ہی عہد محمد شاہی ۱۱۶۱_۱۱۳۱ھ ۱۷۴۸_۱۷۱۹ء کے عہدیداران اور دربھنگہ ضلع کی تاریخی اہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔

۶۱۱ قلعہ رہتاس کی تاریخ فصیح الدین بلخی ۶_۵× ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹ ۸۷_۹۴
'رہتاس' بہار میں آرہ کے جنوب مغرب میں واقع ایک قدیم تاریخی شہر ہے۔مضمون نگار نے اسکی تاریخی حیثیت پر روشنی ڈالی ہے اور اس کی تاریخی عمارات کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔

۶۱۲ مرحوم حاجی پور محمد عبدالحکیم ۵_۱۰ مئی ۱۹۴۶ ۳۵_۵۱
بہار کے شمال قصبہ حاجی پور (ویشالی گڑھ) کے بارے میں تاریخی اور جغرافیائی معلومات۔

تاریخ

۶۱۳ اسکندریہ اور اس کے ذہنی کارنامے ۱-۳ جنوری ۱۹۴۱ ۴۸-۵۷
عہد اسلامی کے اسکندریہ کے عروج و زوال کی داستان۔کتب خانہ اسکندریہ کی تفصیلات۔آخر میں اس خیال کا اظہار کہ آج یورپ یونان کے کارناموں پر نازاں ہے لیکن اس حقیقت کو فراموش کردیا جاتا ہے کہ علم کی اصل روشنی تو ہمیں اسکندریہ کے علمی ذخائر سے ملتی ہے۔

۶۱۴ خواجہ حافظ اور ہندوستان عبدالحفیظ نومبر، دسمبر ۱۹۴۹ ۵۴_۵۸

Marfat.com

خواجہ حافظ ہندوستان کیا آئے؟ تاریخ، کتبہ واشعار کے حوالہ کی روشنی میں تبصرہ۔

۶۱۵	جبل الطارق	عبدالمجید	۴_۲	جون ۱۹۴۲	۷ ۳۷_۴۳

ہسپانیہ (Spain) کے جنوب میں مشہور اور تاریخی پہاڑ جبل الطارق کے بارے میں دلچسپ تاریخی معلومات۔اس کا نام مشہور سپہ سالار طارق بن زیاد کے نام پر رکھا گیا جنھوں نے ۷۱۱ء میں اسی پہاڑی کو عبور کر کے ہسپانیہ کو فتح کیا تھا۔ ۱۷۰۴ء میں انگریزوں نے اس پر قبضہ کر کے اس پر اپنا بحری اڈہ قائم کر لیا اب جبل الطارق کو Gibralter کہا جاتا ہے۔

۶۱۶	سلطنت حیرہ	عبدالمجید	۷_۲	فروری۔مارچ ۱۹۴۴	۴۲

وحشی قبایل کے تشدد اور انتہاپسندی سے محفوظ رہنے کے لیے دو سلطنتیں قائم ہوئیں۔ایک سلطنت غسان اور دوسری سلطنت حیرہ۔ زیر نظر مضمون میں ثانی الذکر سلطنت کے بانی اور اس کے جانشینوں کا تذکرہ کیا گیا ہے اور تاریخی واقعات کی تفصیلات بیان کی گئی ہے۔

۶۱۷	لیبیا کا مسئلہ	اُسامہ یزدانی	×	جولائی ۱۹۴۹	۹۲_۹۹

لیبیا، الجزائر، ٹیونس اور مراقش کو ''المعروف العزی'' کہتے ہیں۔ یہاں کے باشندے بھی عربی النسل ہیں۔مندرجہ بالاممالک وقتاً فوقتاً دوسرے تیسرے طاقتور قبضے میں رہے۔اس کے بعد کے مرحلے کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

۶۱۸	صبح صادق اور اس کا مصنف	عزیز حیدر کھوی	۸_۵	نومبر ۱۹۴۴	۶_۷
۶۱۹	ایضاً	ایضاً	۹_۱	جنوری ۱۹۴۵	۲_۵
۶۲۰	ایضاً	ایضاً	۹_۲	فروری ۱۹۴۵	۵_۷
۶۲۱	ایضاً	ایضاً	۹_۳	مارچ ۱۹۴۵	۲_۱۰

صبح صادق تاریخ کی اہم کتاب ہے۔اس کے مؤلف مرزا محمد صادق بن محمد صالح زبیری اصفہانی (م۔۱۶۵۱ء) ہیں۔یہ چار جلدوں پر مشتمل

Marfat.com

ہے۔ان کے مشمولات حسب ذیل ہیں:

جلد اول:-از ابتدا تا خلفائے عباسیہ۔

جلد دوم:-از عہد چنگیز خاں تا عہد شاہجہاں۔

جلد سوم:-ابتدائی صدیوں کی مشہور شخصیات کے سوانح۔

جلد چہارم:-جغرافیائی حالات

زیر نظر مضمون میں اس کتاب پر تفصیلی تبصرہ کیا گیا ہے اور مؤلف کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کیے گئے ہیں۔

۶۲۲ علم التاریخ — سید حسن عسکری — ×_۳۸ — ×_۱۹۸۳ — ۸۶_۵۳

علم تاریخ سے تفصیلی بحث۔تاریخ اور مورخ کے باہمی تعلق کی توضیح۔

۶۲۳ قوم سبا — محمد عبدالمجید — ۵-۶ — نومبر ۱۹۴۳ — ۳۸_۳۳

قوم سبا کے تاریخی واقعات ۔زمانۂ قدیم میں عرب کے جنوب میں دو قومیں آباد تھیں ۔ایک 'سبا' اور دوسری 'حمیر'۔سبا ام قحطانیہ کی سب سے مشہور شاخ ہے۔حمیر بھی اصلاً سبا سے کوئی مختلف قوم نہیں تھی صرف خاندان اور محل حکومت کا فرق تھا۔

تعلیم

۶۲۴ قومی تعلیمی نظام اور اس کے اسباب — سید محمد احمد — ۳_۲ — جنوری ۱۹۴۲ — ۳۶_۴۲

قومی تعلیم اور اس کی تشکیل کے اسباب وعلل سے بحث۔اس میں تبدیلی کی حمایت لیکن محتاط رویہ اپنانے کا مشورہ۔

تصوف

۶۲۵ بشارت الامامت — قاضی عبدالودود — ۳_۶ — اپریل ۱۹۴۲ — ۱۳_۲۲

۶۲۶ ایضاً — ایضاً — ۴_۱ — مئی ۱۹۴۲ — ۱۱_۱۶

'بشارت الامامت' سید غلام حسین خاں کی ایک فارسی مثنوی ہے جس میں انھوں نے اپنے مُرشد شاہ علیم اللہ خاں کے بعض خوارق وعادات نظم کیے

Marfat.com

ہیں اس میں ۱۱۱۰۶ اشعار ہیں۔ اس مثنوی پر ایک تحقیقی مضمون قاضی
عبدالودود صاحب کا ماہنامہ ندیم، گیا (جلد ۸۔ شمارہ ۳۔ ستمبر ۱۹۳۷ء۔
ص ۱۴۹۔ ۱۶۰) میں شائع ہوا تھا۔ اس میں کچھ غلطیاں راہ پا گئی تھیں۔
بعد میں ان اغلاط کو دور کر کے قاضی صاحب نے از سر نو مضمون کی تسوید کی
اور اسے مندرجہ بالا دو قسطوں میں شائع کیا۔

۶۲۷ تصوف کیا ہے سید محمد صدرالدین نومبر، دسمبر ۱۹۴۹ ۵۹۔۶۴
اسلامی تصوف پر بحث۔

۶۲۸ شمع محفل قاضی عبدالودود ۱۸۔x جولائی ۱۹۶۲ ۱۔۱۷
شمع محفل خواجہ میر درد کی تالیف ہے۔ اس کا موضوع تصوف ہے۔ اس
میں انھوں نے اپنے صوفیانہ خیالات کو نظم کیا ہے۔ کہیں کہیں نثری عبارت
بھی آگئی ہے۔ یہ ۳۴۱ فصلوں پر مشتمل ہے۔
ابتداء میں یہ درد کے ایک رسالے 'درد دل' کے حاشیہ پر مطبع کبیری سہسرام
سے ۱۲۶۷ھ میں شائع ہوئی۔ مضمون نگار کے پیش نظر اس کا یہی ایڈیشن
ہے۔ زیر نظر مضمون میں 'شمع محفل' کا مختصر تعارف کرا کے اس کے مطالب
کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

۶۲۹ کچھ حضرت مخدوم کے
ملافیظ و مکاتیب کے متعلق سید حسن عسکری ۲۷۔x ۱۹۷۴۔x ۱۳۹۔۱۶۷
حضرت شیخ شرف الدین یحیٰ منیری مخدوم بہار (۱۲۶۳ء۔ ۱۳۸۰ء) کے
ملفوظات اور مکاتیب کی روحانی، ادبی اور تاریخی اہمیت پر روشنی۔ آخر میں
چند مکاتیب بھی پیش کیے گئے ہیں۔

تقویم (جنتری)

۶۳۰ جدول فی القابلہ بین
التاریخین الہجری وا یحی محمد ثناء الحق ۲۶۔x ۱۹۰۳۔x ۱۲۲۔۱۱۹

تقویم ہجری وعیسوی۔ پہلے خانے میں ہجری اور اس کے مقابل دوسرے خانے میں عیسوی سنین۔

جاپانی ـــ ادب

٦٣١ جغرافیہ وجود (جاپان) کلیم الدین احمد ×_١٤ جولائی ١٩٥٩ ٣_٣٢

٦٣٢ ایضاً ایضاً ×_١٥ ×_× ١٠٥_١١٣

جاپانی ادب کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے اس رائے کا اظہار کہ جاپانی ادب میں بیانیہ اور ایپک شاعری کا فقدان ہے۔ نیز یہ کہ جاپانی شاعری اخلاقیات سے عاری ہے۔

چین ـــ تاریخ

٦٣٣ سنکیانگ سید حسن ×_٤ اگست ١٩٤٩ ٤٠_٥٥

٦٣٤ ایضاً ایضاً ×_٥_٦ ستمبر۔اکتوبر ١٩٤٩ ٩٥_١٠٧

سنکیانگ (Sinkiang) چین کا شمال مغربی صوبہ ہے۔ یہ دراصل چینی ترکستان کا چینی نام ہے۔ یہ صوبہ تبت کے شمال میں واقع ہے۔ سنکیانگ پر ١٩٤٠ میں روس نے قبضہ کر لیا تھا لیکن ١٩٤٩ میں یہ پھر چین کو واپس مل گیا۔ زیر نظر مضمون میں سنکیانگ کے جغرافیائی، سیاسی، تجارتی اور تمدنی حالات کا تفصیل سے بیان ہے۔

چینی ادب

٦٣٥ جغرافیہ وجود (چین) کلیم الدین احمد ×_١٣ ×_× ٣١_٨٨

چینی ادب کا تنقیدی جائزہ۔ چینی ادب کے قدیم شعرا کے فنی محاسن ومعائب سے بحث۔ ساتھ ہی چینی فکشن پر مغربی اثرات پر روشنی۔ آخر میں اپنے اس مخصوص نظریے کا اعادہ کہ چینی ادب دو ہزار سال قدیم ہونے کے باوجود اس میں بھی تنقید اقلیدس کا خیالی نقطہ ہے۔

٦٣٦ سنکیانگ سید حسن نومبر، دسمبر ١٩٤٩ ٦٥_٧٣

(گذشتہ سے پیوستہ)

Marfat.com

ڈراما

۶۳۷	پیکنگ کا پروفیسر	تمنائی (مترجم)	۱_۱	نومبر ۱۹۴۰	۴۳_۳۸
۶۳۸	ایضاً	ایضاً	۲_۱	دسمبر ۱۹۴۰	۳۷_۳۲
۶۳۹	ایضاً	ایضاً	۳_۱	جنوری ۱۹۴۱	۳۴_۲۷
۶۴۰	ایضاً	ایضاً	۴_۱	فروری ۱۹۴۱	۴۰_۳۸

اصل ڈراما کافی طویل ہے۔ یہاں اس کی صرف چار قسطیں ہی پیش کی گئی تھیں کہ طوالت کے سبب اس کی اشاعت منقطع کردینی پڑی۔

۶۴۱	شہنشاہ حبشہ پر ایک نظر	غلام سرور		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۲۱_۱۳

شہنشاہ حبشہ پر تاریخ کی روشنی میں تبصرہ۔

۶۴۲	عظمت گناہ	افتخار	۶_۵_x	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹	۷۶_۶۶

تین ایکٹ کا ایک مختصر ڈراما۔

روسی ادب

۶۴۳	انتقام	محمد رقیش (مترجم)	۴_x	اگست ۱۹۴۹	۳۷_۲۷

روسی ناول نگار پشکن کے افسانہ کا اردو ترجمہ۔

۶۴۴	گھر پر	ظفیر الحسن وارث (مترجم)	۱۲_۹	دسمبر ۱۹۴۵	۴۵_۳۸

نامور روسی ناول نگار پشکن کے افسانہ نگار الکسانڈر کیوبرن (م۔ ۱۸۷۰ء) کے مختصر حالات، اس کا ادبی ذوق اور ایک افسانہ کا اردو ترجمہ۔

زبان — تاریخ

۶۴۵	زبان کی تاریخ	محمد فضل الرحمٰن	۱_۱	نومبر ۱۹۴۰	۵۲_۴۶
۶۴۶	ایضاً	ایضاً	۲_۱	نومبر ۱۹۴۰	۴۵_۴۰
۶۴۷	ایضاً	ایضاً	۳_۱	جنوری ۱۹۴۱	۴۷_۴۳
۶۴۸	ایضاً	ایضاً	۴_۱	فروری ۱۹۴۱	۴۸_۴۲
۶۴۹	ایضاً	ایضاً	۱۲_x	x_x	۵۵_۲۰

Marfat.com

زبان کے آغاز اور ارتقا سے مفصل بحث۔ یہ مضمون قسطوار شائع ہورہا تھا۔ چار قسطیں شائع ہوئی تھیں کہ فاضل مضمون نگار کا انتقال ہوگیا۔اس کے بعد چاروں قسطوں کو یک جا کر کے حصہ ۱۲ میں شائع کردیا گیا۔

زراعت

۶۵۰ زراعت کی ابتدا | سید احمد | ۹۔۷ | جولائی ۱۹۴۵ | ۴۴۔۴۷

کاشت کی ابتدا اور آغاز کا تاریخی جائزہ۔ کاشت سے قبل انسان جانوروں کی مانند شکار کرکے اپنی غذا حاصل کرتا تھا۔ بعد میں سنگی دور (Stone Age) میں زراعت کا استعمال عام ہوا۔لہذا زراعت کی ابتدا کا سنگی دور کے پہلے ہونے کا امکان ہے۔

سائنس

۶۵۱ ارتقاءفن پرواز پر ایک نظر | رضا احمد جعفری | ۶۔۲ | اکتوبر ۱۹۴۱ | ۴۵۔۵۶

۱۷۸۴ء سے موجودہ دور تک خلائی پرواز کی مفصل تاریخ۔ فضا میں پرواز کی طرف جس شخص نے سب سے پہلے توجہ کی اور اس کا عملی تجربہ کیا وہ ایک اطالوی انجنیئر لیونارڈ ڈاونسی تھا۔

۶۵۲	ریڈیو اور کلچر	کلیم الدین احمد	۳۔۲۔x	فروری۔مارچ ۱۹۴۴	
۶۵۳	ایضاً	ایضاً	۴۔۷	اپریل ۱۹۴۴	۵۔۱۰
۶۵۴	ایضاً	ایضاً	۵۔۷	مئی ۱۹۴۴	۵۔۱۳
۶۵۵	ایضاً	ایضاً	۶۔۷	جون ۱۹۴۴	۶۔۱۳

مضمون نگار ریڈیو نشریات کی اہمیت تسلیم کرتا ہے اور ان کو انسانی تمدن کو فروغ دینے اور ذہنی بالیدگی پیدا کرنے کا موثر ذریعہ قرار دیتا ہے اسی کے ساتھ وہ ریڈیو کے مخرب الاخلاق اثرات سے بھی متنبہ کرتا ہے۔اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض پروگرام تفریح کا اچھا ذریعہ ہونے کے ساتھ تعلیم وتربیت کا بھی بہترین نمونہ پیش کرتے ہیں۔لہذا ریڈیو کے پروگراموں میں اگر اخلاقی اور تہذیبی پہلو غالب رہے تو وہ انسان کی تفریح کے ساتھ،

Marfat.com

بہترین معلم بھی ہو سکتے ہیں۔

۶۵۶ شہاب ثاقب اور سنگفل ح۔م۔اسلم ۶۔۴ اکتوبر ۱۹۴۳ ۳۰۔۳۷

شہاب ثاقب آفاقی ذرات کی مجتمع شکل ہے۔ اسی طرح کائنات کے لاتعداد باریک باریک مادے گردش میں رہتے ہیں، انھیں ہم سنگفل کہہ سکتے ہیں۔ سنگفل کائنات ذرات کی سرد اور ٹھوس مجتمع شکل ہیں۔ ان کے گرنے کا وقت متعین نہیں ہے۔ ۱۹۰۸ء میں دنیا کا ایک بڑا سنگفل سائبیریا کے شمالی حصہ میں گرا تھا۔ یہ سائنسی اور جغرافیائی دنیا میں بہت اہم تصور کیے جاتے ہیں۔

سماجیات

۶۵۷ ادب، فرائڈ اور مارکس ذکی الحق (مترجم) ×۔۲۶ ×۔۱۹۴۳ ۵۹۔۷۶

سید صلاح الدین احرار کے انگریزی مضمون کا اردو ترجمہ۔ نفسیات اور سماجیات کے حوالے سے ادب کا تنقیدی مطالعہ۔

۶۵۸	اسلام میں عورتوں کا درجہ	عبدالمجید	۸۔۲	اگست ۱۹۴۴	۳۱۔۳۷
۶۵۹	ایضاً	ایضاً	۸۔۳۔۴	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۴	۲۱۔۲۴
۶۶۰	ایضاً	ایضاً	۸۔۵	نومبر ۱۹۴۴	۱۱۔۱۳
۶۶۱	ایضاً	ایضاً	۸۔۶	دسمبر ۱۹۴۴	۱۰۔۱۳
۶۶۲	ایضاً	ایضاً	۹۔۱	جنوری ۱۹۴۵	۱۰-۱۳

سماج میں عورت کے درجہ کا تعین۔ اس کے بعد یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام نے خواتین کو مردوں کے مساوی حقوق عطا کیے ہیں۔

۶۶۳ اشتراکیت گیان چند ۵۔۱ جنوری ۱۹۴۳ ۳۴۔۳۸

اشتراکیت کے معانی ومفاہیم اور وسعت۔ ہندوستان میں نظریۂ اشتراکیت کے ارتقاء اور ترویج سے بحث۔

۶۶۴ اصلاح النساء محمد سلمان صدیقی ۷۔۲۔۳ فروری۔مارچ ۱۹۴۴ ۵۸

محترمہ رشیدۃ النساء (۱۸۵۵۔ ۱۹۲۹ء) شمس العلماء مولوی سید وحید

Marfat.com

الدین خاں کی صاحبزادی تھیں۔ مولوی سید محمد یحیٰ سے منسوب ہوئیں۔ آپ نے مسلم خواتین کی اصلاح اور تعلیم نسواں کی تحریک کا آغاز کیا اور پٹنہ میں ایک زنانہ اسکول کی بنیاد بھی ڈالی۔ اس اصلاحی تحریک کے سلسلہ میں آپ نے متعدد کتابیں بھی لکھیں۔ ان میں سب سے زیادہ اہم کتاب 'اصلاح النساء' ہے جو ۱۸۹۴ میں حلیہ وطبع سے آراستہ ہوئی۔ زیرنظر مضمون میں اس کتاب کا مختصر تعارف کرایا گیا ہے اور کتاب کا خلاصہ پیش کر دیا گیا ہے۔ مضمون نگار کا خیال ہے کہ یہ غالباً اپنی نوعیت کی اولین کتاب ہے جو ایک مسلم خاتون نے اردو میں لکھی ہے۔

عرب — تاریخ

۶۶۵ مشرق وسطیٰ اور مغربی سیاست — اسامہ یزدانی — مئی-جون ۱۹۴۹ — ۶۵-۷۲

تاریخی پس منظر خاص کر سیاسی پس منظر میں مشرق وسطیٰ ممالک یعنی عرب ممالک، ایران، ترکی اور جزیرہ قبرص کا ذکر پہلی جنگ عظیم اور دوسری جنگ عظیم میں مغربی زد میں مشرق وسطیٰ کے ممالک کا آنا، حکومت برطانیہ نے جو اینگلو مصری معاہدہ کی دفعات کی کھلے عام مخالفت کی اسکا بھی ذکر یہاں موجود ہے۔

۶۶۶	ٹی۔ای۔لورنس	علی اکبر کاظمی	۱۔۱	نومبر ۱۹۴۰	۶۷۔۷۰
۶۶۷	ایضاً	ایضاً	۱۔۲	دسمبر ۱۹۴۰	۵۰۔۵۳
۶۶۸	ایضاً	ایضاً	۱۔۴	فروری ۱۹۴۱	۵۴۔۵۷
۶۶۹	ایضاً	ایضاً	۱۔۵	مارچ ۱۹۴۱	۵۸۔۶۱

ٹی۔ای لارنس (T.E.Lawrence) (۱۸۸۸-۱۹۳۵ء) اپنی فوجی مہم ادراک کی بناء پر مشہور ہے۔ یہ مدتوں تک انگلستان کی جانب سے عرب ممالک میں بطور جاسوس کام کرتا رہا۔ ترکوں کے خلاف عرب میں بغاوت کا یہی ذمہ دار تھا۔ یہ عرب میں ان ہی کے انداز کا لباس

Marfat.com

زیب تن کرتا اور بالکل ان ہی کی تہذیب کی پیروی کرتا۔ یہ امیر فیصل کے قریب ترین دوستوں میں شامل تھا۔ اس حیثیت سے اس نے بے پناہ فائدہ اٹھایا اور وہاں کے فوجی راز انگلستان کو بھیجتا رہا۔ اس نے ایک کتاب 'دانش کے سات ستون' (Seven Pillars of Wisdom) کے عنوان سے تالیف کی جس میں بغاوتِ عرب کی تفصیلات بیان کی ہیں زیرِ نظر مضمون میں 'لارنس' کے حالات زندگی اور اس کے مختلف النوع کارناموں کا تذکرہ ہے۔

۶۷۰ حکومتِ غسان | عبدالحمید | ۷۔۴ | اپریل ۱۹۴۴ | ۴۲۔۴۶

غسانی ازد اور خزرج قبیلوں کی اولاد تھے۔ ان کا اصل وطن یمن تھا لیکن مجبوراً جلاوطنی اختیار کی اور شمال مغرب کی جانب کوچ کیا۔ انھوں نے ملکِ شام پر قبضہ کیا۔ ان کے خاندان کا آخری حکمراں جبلہ بن الاٰیہم تھا۔ یہ ۶۳۶ء میں تخت نشین ہوا۔ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں مشرف بہ الاسلام ہوا اور آپؓ ہی کے عہد میں وفات پائی۔

زیرِ نظر مضمون میں ۲۰۰ء سے ۶۳۶ء تک اس خاندان کے حالات درج کیے گئے ہیں۔

۶۷۱ طسم اور جدیس | عبدالمجید | ۷۔۵ | مئی ۱۹۴۴ | ۲۹۔۳۱

طسم اور جدیس قدیم عرب کے دو مشہور قبایل ہیں ان کا اصل وطن جو تھا جو بعد میں عامہ کے نام سے مشہور ہوا۔ زیرِ نظر مضمون میں ان دونوں قبیلوں کے، جو دراصل ایک ہی خاندان کی دو جداگانہ شاخیں تھیں، حالات بیان کیے گئے ہیں۔

عربی ادب

۶۷۲ اہل یورپ اور عربی کی خدمت۔ | سید احمد | x۔۵۔۶ | ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹ | ۸۲۔۸۶

اہل یورپ نے عربی زبان وادب کی جو بیش بہا خدمات انجام دی ہیں، اُن کا تفصیلی تذکرہ۔

Marfat.com

۶۷۳ بہار میں عربیت اور
اس کے اثرات مسعود عالم ندوی ۱_۲ دسمبر ۱۹۴۰ ۵۹_۶۶

ہندوستان میں عربی زبان کے استعمال کا مختصر جائزہ۔اس رائے کا اظہار کہ عربی الفاظ بکثرت ملیالم اور سندھی زبانوں میں پائے جاتے ہیں۔ اسی کے ساتھ یہ بھی بتایا ہے کہ بہار اور یوپی کی بولیوں میں بھی عربی کے الفاظ کثرت سے استعمال ہوتے ہیں، لیکن مسخ شدہ شکل میں۔

۶۷۴ حدیث عیسیٰ بن ہشام
(کہانی کے دو باب) سید احمد (مترجم) ۴_۷ اپریل ۱۹۴۴ ۱۷_۲۵

محمد مویلحی نے عربی زبان میں ایک کتاب 'حدیث عیسیٰ بن ہشام' تصنیف کی۔اس میں عیسیٰ بن ہشام ایک فرضی کردار ہے۔کتاب میں مصر کے ماضی وحال کے حالات کا تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے۔اس کے ابتدائی دو ابواب میں کسی قدر ہندوستان کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔اس لیے ان دونوں ابواب کا ترجمہ یہاں پیش کیا گیا ہے۔

فارسی ادب

۶۷۵ اشعار شاہ شجاع احمد ذوالیقین ۶_۵_۹ مئی۔جون ۱۹۴۵ ۱۵_۲۰

حافظ شیرازی اور شاہ شجاع کے خوشگوار تعلقات کا ذکر۔شاہ شجاع کے مختصر حالات زندگی۔اس بات کا خصوصی تذکرہ کہ انھوں نے نو سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا تھا۔اس کے بعد ان کے مختلف اشعار پیش کیے گئے ہیں۔

۶۷۶ اضافہ: مقالہ نذیر احمد سید حسن x_۱۵ x_x ۱۹۰_۱۹۲

خواجہ دیدار فانی شیرازی پر ڈاکٹر نذیر احمد کا ایک مضمون معاصر (حصہ ۱۵) میں شائع ہوا تھا۔اس سلسلہ میں مزید معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ مضمون نگار نے فانی شیرازی کے مزید ۱۷ رسالوں کی نشاندہی کی ہے۔

Marfat.com

۶۷۷ اقتباسات خلاصۃ
الکلام مصنفہ علی ابراہیم محمد ذکی الحق ۲ـx جنوری ۱۹۵۲ ۸۳ـ۹۲
علی ابراہیم خاں نے 'گلزار ابراہیم' اور 'صحف ابراہیم' کے علاوہ فارسی شعرا کا ایک تذکرہ 'خلاصۃ الکلام' بھی تالیف کیا تھا۔ اس میں صرف مثنوی گو شعراء کو ہی شامل کیا گیا ہے۔ اس تذکرے کا ایک قلمی نسخہ خدابخش لائبریری، پٹنہ میں محفوظ ہے۔ زیرِ نظر مضمون میں اُن شعرا کے حالات منتخب کرکے پیش کیے گئے ہیں جن کی وفات عہد محمد شاہ (۱۸۱۷-۱۸۴۸ء) یا اس کے بعد ہوئی۔

۶۷۸ انشاے مومن قاضی عبدالودود ۱۶ـx اپریل ۱۹۶۰ ۱۴ـ۳۶
ایضاً ایضاً ۱۷ـx جولائی ۱۹۶۰ ۱ـ۲۰
مشہور اردو شاعر حکیم مومن خاں مومن کے فارسی انشا سے اقتباسات پیش کرتے ہوئے ان کے چند واقعات کا تذکرہ۔

۶۷۹ تصانیف آرزو منوہر سہائے انور ۴ـx دسمبر ۱۹۵۳ ۱۵۲ـ۱۵۴
سراج الدین علی خاں آرزو (م۔۱۷۵۵ء) فارسی زبان و ادب کے زبردست عالم، محقق اور شاعر تھے۔ آپ کی تالیفات کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان میں فارسی شعرا کے تذکرے، لغات اور فارسی کی اہم کتابوں کی شرحیں شامل ہیں۔ زیرِ نظر مضمون میں ان کی تمام تصنیفات و تالیفات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

۶۸۰ چندر بھان برہمن اقبال حسین ۷ـ۱ جنوری ۱۹۴۴ ۳۸ـ۴۶
چندر بھان برہمن عہد جہانگیری کا شاعر ہے۔ اس کے مختصر حالاتِ زندگی اور اس کی ادبی خدمات کا جائزہ۔ اُسے فارسی کا اولین ہندو شاعر بتایا گیا ہے۔ عہد مغلیہ میں اس کی قدر و منزلت اور اہمیت کا ذکر اور اس کی تصانیف پر تبصرہ۔

۶۸۱ خاش و خماش اور غالب قاضی عبدالودود ۱۶ـx اپریل ۱۹۶۰ ۱ـ۱۳
'خاش و خماش' حبیب اللہ ذکا کی فارسی نظم کا مجموعہ ہے جو پہلی بار ۱۳۰۲ھ

Marfat.com

میں طبع ہوا۔ اس کے صفحہ اول پر مرزا غالب کی تقریظ ہے۔ اس کے علاوہ مرزا کے نام دس خط بھی شامل ہیں زیر نظر مضمون میں ان ہی امور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۶۸۲ خواجہ دیدار فانی شیرازی نذیر احمد x_۱۵ x_x ۱۶۳_۱۸۹

خواجہ دیدار فانی شیرازی (م۔۱۰۱۶ھ) کے حالات زندگی اور تصانیف کا تحقیقی جائزہ۔ ساتھ ہی دکنی بیاض کے حوالے سے ثابت کیا ہے کہ فانی تخلص کا کوئی شاعر دکن میں نہیں ہوا لہذا بیاض میں درج فارسی غزل یقیناً دیدار فانی شیرازی کی ہی ہے۔

۶۸۳ دستور ملا فیروز مصنف

جار جنامہ سید حسن عسکری x_۲۳ x_۱۹۷۲ ۱۰۸_۱۴۳

ملا فیروز کے حیات اور کارناموں کا تذکرہ۔ ان کے آبا واجداد کا مختصر تذکرہ۔ ساتھ ہی اس بات کی بھی نشاندہی کہ ملا فیروز جب ایران سے ہندوستان منتقل ہوئے تو اپنے ساتھ بہت سے نادر مخطوطات بھی لائے۔ ان میں 'دساتیر' کا ایک نسخہ بھی شامل ہے اس کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ آخر میں اس رائے کا اظہار کہ فردوسی کا 'شاہنامہ' کوئی تاریخی کارنامہ نہیں ہے، بلکہ ملا فیروز کا 'جار جنامہ' تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔

۶۸۴ دیوان حافظ احمد ذوالسیفین ۹_۸_۹ اگست_ستمبر ۱۹۴۵ ۱۷_۳۱

خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی (م۔۱۳۸۸ء) کے کلام کا تنقیدی تجزیہ۔

۶۸۵ دیوان سید راجا سید حسن عسکری ۲_۵ x_x ۶۶_۹۰

سید راجا کے دیوان کا ایک قلمی نسخہ خدا بخش لائبریری پٹنہ میں محفوظ ہے۔ یہ ناقص الاول ہے۔ اس میں مجموعی طور پر ۵۹۹ اشعار ہیں۔ ان میں ۹ شعر عربی کے ہیں۔ اور باقی ۵۹۰ فارسی کے ہیں۔ یہ مخطوطہ ۱۱۵۵ھ میں لکھا گیا تھا۔ زیر نظر مضمون میں اس نسخہ کی خصوصیات بتاتے ہوئے مجموعی طور پر سید راجا کے کلام پر عمومی تبصرہ بھی کیا گیا ہے۔

Marfat.com

۶۸۶ دیوان غضنفر گجراتی — کلیم الدین احمد — x_۳۵ — x_۱۹۸۰ — ۶۱_۴۹

غضنفر گجراتی عہد جہانگیری کا مشہور فارسی شاعر ہے۔ اس کے کلام میں اس عہد کے سماجی اور سیاسی ماحول کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ یہاں اس کا منتخب کلام پیش کیا گیا ہے۔

۶۸۷ دیوان ہمایوں بادشاہ — شمس الدین احمد — ۱_۱ — نومبر ۱۹۴۰ — ۲۱_۱۶

۶۸۸ ایضاً — ایضاً — ۱_۲ — دسمبر ۱۹۴۰ — ۱۹_۱۴

۶۸۹ ایضاً — ایضاً — ۱_۳ — جنوری ۱۹۴۱ — ۱۶_۱۲

۶۹۰ ایضاً — ایضاً — ۴_۲(ب) — دسمبر ۱۹۴۲ — ۹_۵

۶۹۱ ایضاً — ایضاً — ۵_۳ — مارچ ۱۹۴۳ — ۱۷_۸

شہنشاہ نصیر الدین ہمایوں ایک مدبر اور حکمراں ہونے کے ساتھ ترکی اور فارسی کا بلند پایہ شاعر بھی تھا۔ اُسے علمی اور ادبی ذوق اپنے والد ظہیر الدین محمد بابر سے ورثہ میں ملا تھا۔ زیرِ نظر مضمون میں ہمایوں کے مختصر حالاتِ زندگی بیان کر کے اس کے ذوق شعری پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ مضمون نگار کا خیال ہے کہ گو ہمایوں کے کلام میں تمام تر وہی خصوصیات موجود ہیں جو بابر کے کلام کا طرۂ امتیاز ہیں، تاہم جہاں تک روحانی اقدار کا تعلق ہے، انمیں ہمایوں کو بابر پر فوقیت حاصل ہے۔

۶۹۲ رامائن بیدل معروف به نرگستان — قاضی عبدالودود — x_۲ — جنوری ۱۹۵۲ — ۱۰۸_۹۸

رامائن کا فارسی منظوم ترجمہ موسوم بہ نرگستان۔ اس کے بارے میں عام خیال یہ ہے کہ یہ مرزا عبدالقادر بیدل کی تصنیف ہے۔ لیکن مضمون نگار نے داخلی شواہد سے ثابت کیا ہے کہ یہ اصلاً چندر من بیدل کی تصنیف ہے۔ چندر من عہد عالمگیری سے تعلق رکھتا ہے اور فارسی نثر میں بھی رامائن کا ترجمہ کر چکا ہے۔

۶۹۳ شاہ حاتم کا فارسی دیوان — مختار الدین احمد — x_۲ — جنوری ۱۹۵۲ — ۳۹_۳۷

شاہ حاتم دہلوی اردو کے مشہور شاعر تھے۔ فارسی میں بھی طبع آزمائی کرتے

Marfat.com

تھے۔لیکن فارسی شاعر کی حیثیت سے انکی شہرت نہیں ہوئی۔ان کا فارسی دیوان اب کمیاب ہے۔البتہ اس کا ایک قلمی نسخہ مولانا آزاد لائبریری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں محفوظ ہے۔زیر نظر مضمون میں اس نسخہ کا تعارف کرایا گیا ہے۔

۶۹۴ شہریار۔موجودہ ایران کا سب سے بڑا غزل گو | امیر حسن عابدی | ۱۴۔x | جولائی ۱۹۵۹ | ۱۱۲۔۱۲۴

موجودہ عہد کے عظیم فارسی شاعر شہریار کے کلام کا تجزیہ۔مضمون نگار کا خیال ہے کہ ان کے کلام میں حافظ شیرازی کے کلام کی صدائے بازگشت سنائی دیتی ہے۔یوں تو انھیں تمام اصناف سخن پر عبور حاصل ہے لیکن غزل میں انھیں اختصاص حاصل ہے۔اور یہی وہ مقام ہے جہاں حافظ اور شہریار کا ذہنی اتصال ہوتا ہے۔آخر میں علامہ اقبال کی نظم' والدہ مرحومہ کی یاد میں' اور شہریار کی نظم' بہ متعلق والدہ مرحومہ' کا تقابلی مطالعہ کر کے دونوں میں افکار کی مماثلت تلاش کی ہے اور یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اقبال اپنی والدہ کے غم میں گریہ وزاری کرنا چاہتے ہیں، جب کہ شہریار اپنی والدہ کی شفقت کو یاد کر کے بے چین ہوتا ہے۔

۶۹۵ علی شیر نوائی | س۔ح | جولائی ۱۹۴۹ | ۱۰۷۔۱۱۰

فارسی شاعری میں ممتاز مقام رکھنے والا شاعر نظامی گنجوی ہے۔ازبکستان کی قومی شاعری میں بھی شیر نوائی اور نظامی گنجوی کی اہمیت برابر ہے لیکن شہرت نوائی کم ہے۔

نظامی کی پیدائش بارہویں صدی عیسوی میں شہر گنجینہ میں ہوئی اور ٹھیک اس کے تین سو سال کے بعد ۹رفروری ۱۴۴۱ء کو نظام الدین علی شیر "ہرات" میں پیدا ہوئے۔دونوں شعراء کی علمی اور ادبی کارناموں وصلاحیتوں کا جائزہ پیش کیا ہے۔

۶۹۶ ضاحک کا فارسی کلام | کلیم الدین احمد | ۲۱۔x | جولائی ۱۹۶۷ | ۱۔۲۷

میر ضاحک بنیادی طور پر اردو کے شاعر تھے۔لیکن کبھی کبھی فارسی میں بھی

Marfat.com

طبع آزمائی کرلیا کرتے تھے۔ زیرِ نظر مضمون میں ان کے فارسی کلام کا جائزہ لیا گیا ہے۔ آخر میں اُن کے ایک سو گیارہ فارسی کے اشعار پیش کیے گئے ہیں۔

۶۹۷ عرفی کی شخصیت محمد صدیق ۲۵_x x_۱۹۷۳ ۴۱_۵۴

عہدِ اکبری کے نامور شاعر سید جمال الدین عرفی کے حالاتِ زندگی اور شخصیت کے اہم پہلوؤں کا جائزہ۔

۶۹۸ عصمت نامہ یا قصہ
بینا دلورک امیر حسن عابدی ۱۷_x جولائی ۱۹۶۰ ۱۱۰_۱۱۸

فارسی کی مشہور مثنوی 'عصمت نامہ' کے مصنف کا تعین۔ یہ ثابت کرنے کی کوشش کہ اس کا مصنف حمید (م۔ ۱۰۲۸ھ) ہے اور یہ کہ مثنوی ۱۰۱۸_۱۹ھ میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ مثنوی کی ابتدا اس شعر سے ہوتی ہے:

ای گنج نہان پردۂ غیب
اسم تو طلسم گنج لاریب

آخر میں اس بات کی نشاندہی کہ اس کا ایک قلمی نسخہ مولانا آزاد لائبریری، مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں محفوظ ہے۔

۶۹۹ عہد شاہجہاں کا ایک
ادبی مناقشہ اور غالب قاضی عبدالودود ۲_۵ x_x ۱۵۱_۱۶۴

عہد شاہجہانی (۱۶۲۷_۱۶۵۷) میں جو ادبی معرکے ہوئے ان کا تذکرہ۔ خصوصیت سے اس معرکہ کی تفصیل جس میں منیر شیدا نے قدسی کے قصیدے پر اعتراضات کیے تھے اور اس پر ایک ہنگامہ کھڑا ہو گیا تھا۔ تذکرہ نگاروں نے اس کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ مرزا غالب نے بھی اس پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ زیرِ نظر مضمون میں اس معرکے کی تفصیلات بیان کرکے غالب کے خیالات کی وضاحت کی گئی ہے۔

۷۰۰ قرۃ العین علی اکبر قاصد ۸_۱ جولائی ۱۹۴۴ ۴۰_۴۲

زریں تاج طاہرہ ایران کی مشہور شاعرہ اور ساتھی ...

Marfat.com

وجمیل تھی۔ اسی لیے 'قرۃ العین' کا خطاب ملا۔ بابی مذہب کی پُر جوش مبلغہ۔اس کا یہ جملہ اس کی تحریک اور تبلیغ کا آئینہ دار ہے: ''میں نفخۂ صور ہوں، میں بانگ درا ہوں، میں جبریل کی طرح خوابیدہ روحوں کو جگا دوں گی''۔علامہ اقبال اس کے خیالات سے بہت متاثر ہوئے۔زیر نظر مضمون میں قرۃ العین طاہرہ کے حالات زندگی اس کے فن اور نظریات کا جائزہ لیتے ہوئے علامہ اقبال کے اوپر اس کے اثرات کی نشاندہی کی گئی ہے۔

۷۰۱ لطائف السعادت مصنفہ

انشاء قاضی عبدالودود ۴۔x دسمبر ۱۹۵۳ ۱۶۴۔۱۷۰

'لطائف السعادۃ' انشاء اللہ خاں انشاء کی تالیف ہے جس میں نواب سعادت علی خاں والی اودھ (۱۷۹۸۔۱۸۱۴ء) کے لطائف مجتمع کیے گئے ہیں۔اس کے متعدد قلمی نسخے دستیاب ہیں۔زیر نظر مضمون میں ایسے اٹھارہ نسخوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔

۷۰۲ نسخۂ مفید الانشاء سید حسن عسکری ۱۔۵ مارچ ۱۹۴۱ ۵۲۔۵۷

۷۰۳ ایضاً ایضاً ۱۔۶ اپریل ۱۹۴۱ ۴۷۔۵۲

مفید الانشاء کا ایک ناقص قلمی نسخہ جناب مولانا محمد مصطفیٰ جوہر متوطن حسین گنج کی ملک میں تھا۔ان کے اوراق کی مجموعی تعداد ۶۷ تھی۔اس کا مسطر ۱۵ سطری ہے۔اور آخری ورق پر اس مخطوطہ کا نام 'مفید الانشاء' درج ہے۔اس میں ایسے خطوط کی تعداد زیادہ ہے جو ایرانی النسل کوچ بہار کے فوجداروں نے تحریر کیے ہیں۔زیر نظر مضمون میں اس مخطوطہ کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں اور مفید الانشاء کی تاریخی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

Marfat.com

فارسی زبان

۷۰۴ اوائل گیارہویں صدی کا
ایک اہم فرہنگ نویس نذیر احمد ۱۳_x x_x !_۳۰
فارسی کی مشہور لغت 'مجمع الفرس' کے مؤلف محمد قاسم سروری کے حالات زندگی اور ادبی خدمات کا جائزہ۔ مجمع الفرس کو فرہنگ سروری بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ۱۰۰۸ھ کی تالیف ہے۔ بیس سال بعد اس پر نظر ثانی کی گئی۔ اس کو فارسی کتب لغات میں اہم مقام حاصل ہے۔

۷۰۵ ایرانی زبانیں محمد عبدالحفیظ ۴_۱ مئی ۱۹۴۲ ۳۲_۳۹
قدیم کتبوں کے حوالے سے ثابت کیا ہے کہ ایران کی زبان دنیا کی قدیم ترین زبان ہے۔ اس بات کی بھی نشاندہی کہ ابتدا میں اہل یونان ایرانیوں کے ہم لسان تھے۔

۷۰۶ ایک رسالہ مرزا غالب x_۳ دسمبر ۱۹۵۲ ۱_۱۴
برہان قاطع اور قاطع برہان کے تنازع کے سلسلہ کی ایک اہم کڑی۔ اس ہی سلسلہ میں منشی سعادت علی نے 'محرق قاطع برہان' تالیف کی تھی۔ اس پر عبدالکریم نامی ایک صاحب نے چند در چند اعتراضات کیے اور انہیں بہ شکل استفسار منشی سعادت علی کی خدمت میں بھیجا۔ زیر نظر صفحات میں ان ہی سوالوں کو درج کیا گیا ہے۔

۷۰۷ پہلوی محمد عبدالحفیظ ۶_۵ نومبر ۱۹۴۳ ۲۶_۳۲
پہلوی زبان کی تاریخ اور اس کی خصوصیات کا جائزہ۔

فلسفہ

۷۰۸ جبر و اختیار سید مہدی رضوی ۶_۳ ستمبر ۱۹۴۳ ۲۲_۲۵
یورپ کے مشہور فلسفی اسپنیوزا کے فلسفیانہ نظریات کی تشریح۔ اس بات کی طرف بھی اشارہ کہ وجود باری تعالیٰ کے بعد جس مسئلہ پر سب سے زیادہ فکر کی گئی ہے وہ مسئلہ جبر و اختیار ہے۔

Marfat.com

٧٠٩	فلسفۂ برگسوں	فضل الرحمٰن	١_٦	اپریل ١٩٤١	٣٣_٣٨
٧١٠	ایضاً	ایضاً	٢_١	مئی ١٩٤١	٤٩_٥٥
٧١١	ایضاً	ایضاً	٢_٢	جون ١٩٤١	٤٥_٥٠
٧١٢	ایضاً	ایضاً	٢_٣	جولائی ١٩٤١	٤١_٤٦
٧١٣	ایضاً	ایضاً	٢_٦	اکتوبر ١٩٤١	٣٥_٤٤
٧١٤	ایضاً	ایضاً	x_١٢	x_x	٥٦_١٠٨

مشہور فرانسیسی فلسفی ہنری برگساں (Henri Bergson) کے فلسفیانہ افکار کا تنقیدی تجزیہ۔ برگساں ١٨/ اکتوبر ١٨٥٩ء کو پیرس میں پیدا ہوا۔ ١٩٢٧ میں نوبل (Nobel) انعام حاصل ہوا۔ ١٩٠٠ سے ١٩٢١ تک فلسفہ کا پروفیسر رہا۔ ١٩٤١ء میں وفات پائی۔ اس کے فلسفہ کے نظریات کی بنیاد عقل کی نفی پر ہے۔ وہ وجدان کو بنیادی اہمیت دیتا ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ تمام فلسفیوں کی فکر جمود کی طرف مایل ہے اس لیے کہ انھوں نے اپنی عقل کو اپنی فکر کا ذریعہ بنایا ہے۔ برگساں کے فکر کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اس کا فلسفہ تو وجدانیت ہے لیکن نتائج کے اعتبار سے وہ فلسفہ حیاتیات (Vitalism) ہے۔

فن شاعری

٧١٥	آرٹ کا مقصد	مجتبیٰ احمد	٦_٦	دسمبر ١٩٤٣	٦_٩

تخلیق حسن فن شاعری کا مقصد اولین ہے۔ شاعری کی معراج تو یہ ہے کہ دل میں آتش فشاں پیدا کردے۔ ادیب کا فرض ہے کہ وہ گلستان ادب میں سے ایسے ہی پھول منتخب کرے جن کی قدر و قیمت دائمی ہو۔ فن کار اپنی تخلیق کے لیے جذبۂ حسن کا مرہون منت ہوتا ہے۔ زیر نظر مضمون میں ان تمام امور پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔

٧١٦	منتخب القوانی عشقی عظیم آبادی	مختار الدین احمد	x_٣	دسمبر ١٩٥٢	١٥٣_١٥٥

Marfat.com

عشقی عظیم آبادی کی نادر و نایاب تالیف منتخب القوانی کا تعارف۔ اس رائے کا اظہار کہ منتخب القوانی دراصل 'جامع العروض' کا اختتامیہ ہے۔ آخر میں عشقی کا منتخب کلام بھی پیش کیا گیا ہے۔

فنون لطیفہ

۷۱۷ ہندی فنون لطیفہ اور چنداین کی چند تصاویر سید حسن عسکری × ۔ ۱۷ر جولائی ۱۹۶۰ ۱۱۹-۱۵۴

ہندی فنون لطیفہ کا جمالیاتی نقطۂ نظر سے جائزہ لیتے ہوئے اسے نقاشی، مصوری، بت تراشی اور مجسمہ سازی سے بھی زیادہ اہم اور لطیف قرار دیا ہے۔ اسی ضمن میں مسلمانوں کے ذوق جمال کا بھی مختصر ذکر کیا گیا ہے۔

کتاب خانے

۷۱۸ کتب خانہ مشرقیہ کے بارے میں شبلی کا بیان محمد علی خاں اثر ۲×۔ جنوری ۱۹۵۲ ۱۲۹-۱۳۳

خدا بخش لائبریری پٹنہ کے معائنہ کے بعد علامہ شبلی نے ایک بیان دبدبۂ سکندری رامپور (۱۲ر مارچ ۱۸۹۱ء) میں شائع کیا تھا جس میں انھوں نے اس عظیم علمی ذخیرے کی بے پناہ تعریف کی تھی اور اسے روم، مصر، عرب اور ہندوستان کے دیگر نامور کتابخانوں کے مساوی قرار دیا تھا۔ علامہ کے اس بیان کو اخبار مذکور سے اخذ کر کے شامل اشاعت کر دیا گیا ہے۔

کشمیر۔تاریخ

۷۱۹ تاریخ کشمیر کے چند قلمی نسخے سید حسن عسکری ۵۔۵۔۶ مئی۔جون ۱۹۴۳ ۵۳۔۵۹

۷۲۰ ایضاً ۶۔۱۔۲ جولائی۔اگست ۱۹۴۳ ۶۱۔۷۴

تاریخ کشمیر سے متعلق چار مخطوطات کی تفصیلات۔ پہلا مخطوطہ رام نگر بنارس کی لائبریری میں محفوظ ہے، دوسرا نسخہ جو ناقص الطرفین ہے، خود

Marfat.com

مضمون نگار کی ملک ہے، تیسرا انھیں کھجوہ ضلع سارن میں دستیاب ہوا اور چوتھا نسخہ بابو گیا پرشاد سکینہ دیوان پٹنہ کے ذخیرۂ مخطوطات میں شامل ہے۔

لسانیات

۷۲۱ زبان کا مسئلہ — جواہر لال نہرو — جولائی ۱۹۴۹ — ۸۳-۱۰۶

سابق وزیر اعظم جناب جواہر لال نہرو نے زبان کے مسائل پر طویل تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ جو زبان تنگ غلاف میں اس طرح لپٹی ہوئی ہے کہ اس کو نئی تبدیلی کی ہوا تک نہ لگ پاتی ہے۔ صوبائی زبانوں کی ترقی پر زور دیا، صوبائی زبان بنانے میں فارسی کا اہم دخل ہے، ایک حد تک طرز فکر میں بھی اثر انداز ہوئی ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ہر بچے کو شروع میں اس کی مادری زبان میں ابتدائی تعلیم دی جائے۔ آخر میں کہا کہ مصنفین ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکیں اس کے لیے ناشر کو ہشیار کیا۔

۷۲۲ بے اور میم کا تبادلہ — سید حسنؒ — x-۱۵ — x-x — ۱۲۵-۱۲۷

صوتی تغیرات کے اثر سے اکثر زبان میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ اردو اور فارسی میں 'ب' کبھی کبھی 'میم' سے بدل جاتا ہے۔ جیسے 'مبارک' سے 'ممارک' وغیرہ۔ زیر نظر مضمون میں 'برہان قاطع' کے حوالے سے اس قبیل کے بہت سے الفاظ سے بحث کی گئی ہے۔

۷۲۳ پراکرتیں — محمد عبدالحفیظ — ۱-۶ — اپریل ۱۹۴۱ — ۳۹-۴۶

۷۲۴ ایضاً — ایضاً — ۲-۴ — اگست ۱۹۴۱ — ۳۹-۴۳

قوم پراکرت اور اس کی زبان سے تاریخی بحث۔ پراکرت زبان کی مختلف شاخوں کا تذکرہ۔ آریائی زبانوں کا پراکرتوں پر اثر۔ اور پراکرت و سنسکرت زبان کے ارتقاء کا اجمالی خاکہ۔

لکھنو- تاریخ

۷۲۵ خلاصہ سوانح لکھنو — سید حسن — x-۱۸ — جولائی ۱۹۶۲ — ۳۷-۱۴۵

Marfat.com

'سوانح لکھنؤ' نجات حسین خاں عظیم آبادی کی تالیف ہے۔ اس میں ۱۲۵۷ھ/۱۸۴۱ء سے ۱۲۶۰ھ/۱۸۴۴ء تک کے واقعات تاریخوار درج ہیں۔ ترقیمہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب ۱۱۵۵ فصلی میں مکمل ہوئی۔ اصل کتاب فارسی میں ہے۔ اس کی یہاں ایک سو صفحات میں تلخیص پیش کی گئی ہے۔ اس کے بعد صفحہ ۱۳۷ سے صفحہ ۱۴۵ تک اس سے متعلق اشخاص و اماکن وغیرہ کا اشاریہ ہے۔ آخر میں صفحہ ۱۴۶ سے صفحہ ۱۵۲ تک قاضی عبدالودود صاحب نے اس کے بارے میں معلومات افزا حواشی درج کیے ہیں۔

مخطوطات

۷۲۶ بہار شریف میں قلمی نسخوں کا ایک ذخیرہ — سید حسن — x_۱۱ — دسمبر ۱۹۵۷ — ۱۹۰_۱۹۲

۷۲۷ ایضاً — ایضاً — x_۱۲ — x_x — ۵۷_۶۴

الحاج سید شاہ مجتبیٰ حسن ساکن محلہ دائرہ بہار شریف کے ذاتی کتابخانہ کا تعارف جس میں بیشتر نادر قلمی نسخے موجود ہیں۔

۷۲۸ تاریخ کشمیر کے چند قلمی نسخے — سید حسن عسکری — ۵_ ۵_۶ — مئی_جون ۱۹۴۳ — ۵۳_۵۹

۷۲۹ ایضاً — ایضاً — ۶_۱_۲ — جولائی_اگست ۱۹۴۳ — ۶۱_۶۲

(توضیح کے لیے ملاحظہ ہو اندراج نمبر ۵۳۶۔)

۷۳۰ جائسی اور چند مسلمان ہندی شعرا کے کلام کا ایک قدیم مجموعہ — سید حسن عسکری — x_۴ — دسمبر ۱۹۵۳ — ۱۹_۲۲

ملک محمد جائسی اور اس عہد کے چند دیگر مسلم شعرا، جو ہندی بھاشا میں شاعری کرتے تھے، ان کے حالات میں ایک رسالہ کا قلمی نسخہ جو پٹنہ خانقاہ پھلواری شریف میں محفوظ ہے، اس کا تعارف۔ ساتھ ہی ملک محمد جائسی کے حالات زندگی اور ان کی تصانیف سے متعلق تحقیقی بحث۔

Marfat.com

۷۳۱ دکھنی اردو کے مخطوطات
کا ایک مجموعہ سید حسن عسکری ۲۔۵ ×۔× ۱۴۲۔۱۵۰
دکنی تصانیف کا ایک مجموعہ جس میں چھوٹے ۲۴ رسالے شامل ہیں۔ یہ مجموعہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد کے مرکزی کتابخانے میں محفوظ ہے۔ اس مخطوطہ کی خصوصیات اور اس میں شامل تالیفات کا مختصر تعارف۔

۷۳۲ شاہ حاتم کا فارسی دیوان مختارالدین احمد ×۔۲ جنوری 1952 ۳۷۔۳۹
(توضیح کے لیے ملاحظہ ہو اندراج نمبر 517)

۷۳۳ فقہ ہندی اختر اورینوی ×۔۱۰ اگست 1957 ۵۷۔۶۸
سید شاہ محمد اسحق حسینی چشتی نظامی فقیر بہار کے بزرگ صوفی اور صاحب تصنیف بزرگ تھے۔ آپ کا زمانہ اٹھارہویں صدی عیسوی کے اواخر اور انیسویں صدی عیسوی کے اوائل کا ہے۔ آپ کے مصنفات میں ایک مثنوی ،فقہ ہندی، بھی شامل ہے۔ اس کا ایک قلمی نسخہ پروفیسر سراج الدین آذر (بہار) کی ملک ہے جو ۱۲۳۴ھ/ ۱۸۱۸ء کا مکتوبہ ہے۔ زیر نظر مضمون میں اس نسخہ کا تعارف کرایا گیا ہے اور فقہ ہندی کے دیگر دستیاب نسخوں سے موازنہ بھی کیا گیا ہے

۷۳۴ کتاب الانساب عبدالرؤف ۹۔۳ مارچ ۱۹۴۵ ۳۵
قاضی محمد رضی مکی حصاری (ولادت ۹۰۰ھ) کی تصنیف 'کتاب الانساب' کا تعارف۔ اس کا ایک قلمی نسخہ خود مصنف کے ہاتھ کا مکتوبہ ہے، دستیاب ہے۔ اسکی کتابت ۹۳۳ھ کی ہے۔ اس میں مولف نے اپنے اجداد کے نسبی سلسلوں کی تحقیق کی ہے۔ آخر میں چند تاریخی واقعات بھی درج ہیں جن میں بابر اور سکندر لودی کے عہد کے واقعات کو زیادہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

۷۳۵ کتب خانہ پٹنہ یونیورسٹی
کے مخطوطات پر ایک نظر عبدالرؤف اورنگ آبادی ۲۔۷ ×۔× ۷۳۔۷۵
پٹنہ یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ مخطوطات سے حسب ذیل کا تعارف:

Marfat.com

۱۔ سفرنامہ ابن بطوطہ، ۲۔ تحفۂ نصائح ہندی، ۳۔ دیوان ولی۔

۷۳۶ کلیات ولی کا ایک نایاب نسخہ مختارالدین احمد ۵۔۵۔۶ مئی۔ جون ۱۹۴۳ ۳۸۔۴۷
کلیات ولی کے ایک نادر قلمی نسخہ کا تعارف اور مطبوعہ نسخوں سے اس کے مندرجات کا مقابلہ و موازنہ۔

۷۳۷ نسخۂ مفید الانشاء سید حسن عسکری ۱۔۵ مارچ ۱۹۴۱ ۵۲۔۵۷

۷۳۸ ایضاً ایضاً ۱۔۶ اپریل ۱۹۴۱ ۴۷۔۵۲
(توضیح کے لیے ملاحظہ ہو اندراج نمبر ۵۲۵)

منظومات

۷۳۹ آثارِ وقت فراق گورکھپوری ۳۔۲ دسمبر ۱۹۴۱ ۲۱۔۲۲
مطلع:

انقلاب جہاں کی باری ہے
آسماں پہ خوف طاری ہے

۷۴۰ آزادی محمد مسلم ۱۔۲ دسمبر ۱۹۴۰ ۳۸۔۳۹
مطلع:

یہ آزادی کی کنیا کیسی لاجونتی ہے
پری بن جاتی ہے جب نور کا جوڑا پہنتی ہے

۷۴۱ آنسو صدرالدین ۱۰۔۱۔۲ جنوری۔ فروری ۱۹۴۶ ۶۶
مطلع:

ارے ننھا سا قطرہ چھوڑ دے آئین خود بینی
فدا اس سادگی پر تیرے ہر گلشن کی رنگینی

۷۴۲ آہٹیں اشعر ملیح آبادی x۔۴ اگست ۱۹۴۹ ۷۔۹
مطلع:

کون آتا ہے مری سمت؟ یہ کون آتا ہے
میری تنہائی کی رعنائی لیے جاتا ہے

Marfat.com

۷۴۳ اب کیا ہوگا؟ یحییٰ نقوی ۱۰۔۳۔۴ مارچ۔اپریل ۱۹۴۶ ۱۰
مطلع:

دل وقف ملال و مایوسی
چہروں پہ غبار ناکامی

منظومات

۷۴۴ آہ ڈاکٹر عظیم محمد مسلم جولائی ۱۹۴۹ ۶۔۷

جامِ عیش پاش، ہے شکستہ سازِ دل
محفل جمال سے اٹھ گیا وہ نے نوازِ دل
اب سنائے کون وہ سرود دل گداز دل
اب کہاں وہ چارہ ساز جس سے کہیے راز دل

۷۴۵ اردو کی فریاد زاہدہ خاتون نومبر، دسمبر ۱۹۴۹ ۴۱
مطلع:

ہیں شانہ سے درگزری آئینہ سے باز آئی
اب دل ہی نہیں جس میں ہو ذوق خود آرائی

۷۴۶ افسانے سے حقیقت تک افتخار احمد نومبر۔دسمبر ۱۹۴۹ء ۵۲۔۵۳
مطلع:

میں نے سمجھا تھا تو ہے تو درخشاں ہے حیات
میری خلوت کو ستاروں کی ضرورت کیا ہے

۷۴۷ رات کے رینگتے
لمحوں کی سحر دور نہیں افتخار احمد حسین آبادی مئی، جون ۱۹۴۹ ۱۴۔۱۵

میرے ہمراز یہ آکاش کے نیلے موتی
بربط ساز شکستہ کی صدا کیا جانیں
اندھی راتوں کے ٹھٹھرے ہوئے سناٹوں میں
کون کرتا ہے فریاد وبکا کیا جانیں

Marfat.com

۷۴۸ زردشت نے کہا عظیم الدین احمد (نیٹشے) جولائی ۱۹۴۹ ۱۱

مطلع:

انسان! ہشیار! ہاں خبردار
گہری ہے نیم شب کی آواز

۷۴۹ شاہنامہ ہندی کے
چند تمہیدی اشعار سریر کابری مئی۔ جون ۱۹۴۹ء ۱۰۳۔۱۰۴

مطلع:

"سنے فردوسی و محمود کے سب کہنہ افسانے
کہا مجھ سے عزیزانِ رضا جو صبرو صہبانے"

۷۵۰ شعرائے انقلاب سے حافظ عزیز الحق ۳۷۔۳۸

مطلع:

اے سخنور ترے الفاظ نہیں گوہر ہیں
فلکِ علم و فصاحت کے مہ واختر ہیں

۷۵۱ عرض نغمہ بہ آغاز محبت اختر اورینوی مئی، جون ۱۹۴۹ ۳۸۔۳۹

مطلع:

تمہیں نور جانِ حیات ہو
تمہیں شمع بزم خیال ہو

۷۵۲ قطعات تاریخ وفات ڈاکٹر
عظیم الدین احمد مرحوم عطاء الرحمٰن کاکوی جولائی ۱۹۴۹ ۱۰

مخزن علم و فن عظیم الدین
سچ تو یہ ہے کہ تھا وطن کا چراغ
فکر تاریخ کی ہوئی تو عطا
بول اٹھا اب بجھا سخن کا چراغ

۷۵۳ قطعہ تاریخ وفات ڈاکٹر
عظیم الدین احمد مرحوم اختر قادری جولائی ۱۹۴۹ ۱۹

Marfat.com

مطلع:

آسماں جاہ افتخار زمیں
نازشِ عصر، پیر گوشہ بستیں

۷۵۴ کوٹ رام پرشاد کھوسلا ناشاد جولائی ۱۹۴۹ ۶۷_۶۸

رام پرشاد کھوسلا ناشاد کی نظم بعنوان ''کوٹ'' کو اس شمارہ میں جگہ دی گئی ہے۔ دراصل ان کے صاحبزادے کرشن کھوسلا اپنے والد کے کلام کو یکجا کر کے شائع کر رہے ہیں، مختصر نوٹ کے ساتھ اس نظم کو پیش کیا گیا ہے۔

مطلع:

بہار آئی گلوں کا بلبلوں نے کارواں لوٹا
بچا کر آنکھ گلچیں کی جمال گلستاں لوٹا

۷۵۵ گل و بلبل فہیم الدین احمد جولائی ۱۹۴۹ ۱۵_۱۸

مطلع:

ایک دن کچھ دل جو گھبرایا مرا
وحشت دل لے گئی اک باغ میں

۷۵۶ گلہائے عقیدت سید سلیمان ندوی نومبر، دسمبر ۱۹۴۹ ۳

مطلع:

مکی مدنی، ہاشمی و مطلبی ہے
آدم کے لیے فخر یہ عالی نسبی ہے

۷۵۷ ملازمت حافظ شمس الدین احمد نومبر، دسمبر ۱۹۴۹ ۴۷

مطلع:

اغیار کی خدمت سے مل جائے گر آزاری
سمجھوں گا مجھے حق نے نعمت عظمٰی دی

۷۵۸ ہمت یزداں شکار اجتبیٰ حسین رضوی نومبر، دسمبر ۱۹۴۹ ۲۲-۲۳

مطلع: مجھ کو چنا ہے بہر ستم ہائے التفات
چشمِ جفا شعار وفا اعتبار نے

Marfat.com

۷۵۹ ہمدم میرے ہمدم خطی نومبر، دسمبر ۱۹۴۹ ۴۸_۵۱
آزاد نظم کا اردو ترجمہ۔

۷۶۰ یادِ ایام حافظ عزیز الحق عزیز مئی۔ جون ۱۹۴۹ ۴۸
مطلع:

یہ زمیں میرے لیے تھی آسماں میرے لیے
تھی امیدوں کی بہار جاوداں میرے لیے

۷۶۱ ابدی رات اختر اورینوی ۹_۸_۹ اگست ستمبر ۱۹۴۵ ۳۲_۳۳
مطلع:

سونی شام دل آویز ہے گلنار ہنوز
سیم سیال کے نغمے بھی ہیں بیدار ہنوز

۷۶۲ ابھی تک آل احمد سرور ۱۰_۱_۲ جنوری۔فروری ۱۹۴۶ ۱
مطلع:

شرافت کا ابھی تک ایک ہی معیار رائج ہے
گرہ میں دام، لہجے میں خنک جذبات کی نرمی

۷۶۳ احساسِ تغیر بلدیوراج ۲_۶ اکتوبر ۱۹۴۱ ۱۹_۲۰
مطلع:

تغیر کے شعلوں کی ضیا دیکھ رہا ہوں
کیا پوچھتے ہو مجھ سے میں کیا دیکھ رہا ہوں

۷۶۴ ادیب کی موت محمد تسنیم جہانگیر نگری ۵_۲ اپریل ۱۹۴۳ ۱۴_۲۰
مطلع:

میرے اُداس گھر کو کیوں چاند جھانکتا ہے
چاندی سا منہ نکالے اونچی پہاڑیوں سے

۷۶۵ استفسار روش صدیقی ۴_۶ (الف) نومبر ۱۹۴۲ ۱۷
مطلع: وہ قوم کہ خوں جسکے جوانوں کی رگوں میں
یخ بستہ و افسردہ و پژمردہ و خاموش

Marfat.com

۷۶۶ اسرار | محمد مسلم | ۱۔۵ | مارچ ۱۹۴۱ | ۶۴

مطلع:

مغربی تہذیب سے طفل خرد مسرور ہے
لیکن اک چیز اور ہے، پہلو میں وہ رنجور ہے

۷۶۷ اسی طرح | عطاء الرحمن عطا | ×۔۴ | اگست ۱۹۴۹ | ۵۶۔۵۷

مطلع:

ہو جیسے نکہت گل، گل پیرہن میں نہاں
ہو جیسے مستی شاعر مے سخن میں نہاں

۷۶۸ اُسے بھول جا، بھلا دے | جمیل مظہری | ۴۔۴ | اگست ۱۹۴۲ | ۱۔۲

مطلع:

ہوا ختم جب تماشہ تو نہ پردہ تو گرا دے
اُسے بھول جا، بھلا دے

۷۶۹ انتظار | سید احمد جعفری بیخود | ۹۔۲ | فروری ۱۹۴۵ | ۱۲

مطلع:

دامن جاں میں پھینک دی کس نے متاع انتظار
کس نے متاع انتظار دامن جاں میں پھینک دی

۷۷۰ انتظار | عظیم الدین احمد | ۱۔۵ | مارچ ۱۹۴۱ | ۱

مطلع:

ہیں آنکھیں در سے لگی یعنی کوئی آئے گا
کھڑے ہیں کان کہ کوئی خبر سنائے گا

۷۷۱ انجام تصور | محمد مصطفیٰ جوہر | ۴۔۶ | اکتوبر ۱۹۴۲ | ۱۸

مطلع:

شب غم تصور نے تصویر کھینچی
شبیہ درستی تقدیر کھینچی

۷۷۲ اے سیل رواں | احمد حسن | ×۔× | نومبر ۴۶ ۔ مارچ ۱۹۴۷ | ۵۸۔۵۹

Marfat.com

مطلع:

مجھے بھی سیل رواں ساتھ تیرے جانا ہے
ٹھہر! ٹھہر! ہے اسی سمت کو دیارِ حبیب

۷۷۳ ایک خواب   احمد حسن   ۵۔۵۔۶   مئی۔جون ۱۹۴۳   ۱۱

مطلع:

سہانا وقت ہے، دو دل میں ہے کرنوں کی تابانی
منور گوہر شبنم سے ہے سبزے کی پیشانی

۷۷۴ ایک سوال   آل احمد سرور   ۳۔۴   فروری ۱۹۴۲   ۱۔۳

مطلع:

آج کیا بات ہے کچھ دل میں جوانی ہی نہیں
خوں تو ہے جسم میں پر جیسے روانی ہی نہیں

۷۷۵ ایک مشورہ   عطاءالرحمٰن عطا کاکوی   ۱۰۔۵   مئی ۱۹۴۶   ۱۵

مطلع:

جہاں تک بنے جلد پھولوں کو چن لے
زمانہ ہے سرگرم رفتار سُن لے

۷۷۶ بساطِ نو کا ساقی نامہ   احسان دانش   ۳۔۱   نومبر ۱۹۴۱   ۲۰

مطلع:

پلا وہ جام ساقی انجمن سرشار ہو جائے
خرد کو نیند آجائے، جنوں بیدار ہو جائے

۷۷۷ بعد المشرقین   جمیل مظہری   ۲۔۴   اگست ۱۹۴۱   ۱۹

مطلع:

بجا ہی یہ طریقہ کہ بازمانہ بساز
مگر سُنو تو غلامانِ گردشِ ایام

۷۷۸ بیزاری   آل احمد سرور   ۴۔۶(ب)   دسمبر ۱۹۴۲   ۱۰۔۱۱

Marfat.com

مطلع:

اپنے ماحول سے بیزار ہوں میں
کیسی لعنت میں گرفتار ہوں میں

۷۷۹ بیزاری | وفا اتھوی | ۱۔۱۔۲ | جنوری۔فروری | ۸۶۔۸۷

مطلع:

اے جذبۂ بیزاری، بتلا کہ کہاں جاؤں
کس دیس میں وہ اپنے ماضی کا سکوں پاؤں

۷۸۰ پیاس | کلیم الدین احمد | ۱۔۳ | جنوری۱۹۴۱ | ۴۱۔۴۲

مطلع:

اے ابر رحمت، سیراب کردے
ہے خشک ساری کھیتی، سیراب کردے

۷۸۱ پیغام جنوں | محمد مسلمؒ | ۳۔۵ | مارچ۱۹۴۲ | ۴۷

مطلع:

بہار آئی ہے پھر پیمائش دشت وبیاباں ہو
مبارک میرے تلووں تم کو پھر خار مغیلاں ہو

۷۸۲ پیغام عمل | صدرالدین فضا | ۱۰۔۶ | جون۱۹۴۶ | ۴۰۔۴۱

مطلع:

بہت سو چکے نیند، بیدار، بیدار
جبین فلک پر ہیں شب خوں کے آثار

۷۸۳ تاثراتِ بہار | صدرالدین فضا | ۱۰۔۶ | جون۱۹۴۶ | ۴۲

مطلع:

مژدہ اے جوش جنوں آتی ہے آواز بہار
رخصت اے ہوش وخرد بجنے لگا ساز بہار

۷۸۴ تغافل جاناں | اختر کاکوی | ۱۰۔۷ | جولائی۱۹۴۶ | ۶

Marfat.com

مطلع:

بھولے ہوئے ہو ہم کو، کیسی ستمگری ہے
یہ انقلاب عالم، یہ رنگ ہے جہاں کا

۷۸۵ تغیر احتشام حسین ۵_۲ فروری ۱۹۴۳ ۱۹_۲۰

مطلع:

تھا محبت میں وہ بھی اور کبھی
رات دن چاندنی برستی تھی

۷۸۶ تمنا عظیم الدین احمد ۲_۱ مئی ۱۹۴۱ ۴_۵

مطلع:

دیتی ہے بیخودی شوق میں آکر دستک
ہونے والی کو یہ کہتی ہے، نہ ہو، دور بھٹک

۷۸۸ جشن بہاراں افتخار احمد ۶_۵_× ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹ ۱۷_۱۸

مطلع:

سنا کہ صحن چمن میں ہے اہتمام نشاط
سنا کہ خشک شجر برگ و بار لائے ہیں

۷۸۹ جلاوطن مشتاق عالم آروی ×_۴ اگست ۱۹۴۹ ۶۵_۶۶

جارج سیفر (ولادت ۱۹۰۰) کی انگریزی نظم کا اردو منظوم ترجمہ۔ مختصر تعارف کے ساتھ۔

۷۹۰ جلوۂ منزل اختر اورینوی ۹_۲ فروری ۱۹۴۵ ۱۱

مطلع:

دور ماضی تو بس اک گنبد خاموشاں ہے
اور موا حال یونہی در پہ کھڑا لرزاں ہے

۷۹۱ جنگ کے دو رخ۔ نجم گیلانی ۱_۴ فروری ۱۹۴۱ ۲۱

مطلع: جنگ! ترے شرارے دھر ہے پیچ و تاب میں
تیرے ستم کی آگ سے خلق ہے اضطراب میں

Marfat.com

۷۹۲ حبس دوام خلیل الرحمٰن x_x نومبر ۱۹۴۶_مارچ ۱۹۴۷ ۸۰_۸۱

مطلع:

یہاں تو اب مسلسل کوندتی ہیں بجلیاں تیرے تبسم کی
گلستاں بن گیا ہے تیرہ وتاریک زنداں بھی

۷۹۳ خدا محمد محسن x_x نومبر ۱۹۴۶_مارچ ۱۹۴۷ ۳۷_۳۸

مطلع:

ایک تیری ذات سے وابستہ اسرار حیات
منحصر تیرے ارادے پر بقائے کائنات

۷۹۴ خلش اختر اورینوی ۷_۲_۳ فروری_مارچ ۱۹۴۴ ۱۸

مطلع:

اے کہ تیرے لب گل رنگ میں صہبائے حیات
کل کی خلوت ہوئی بر ہم ہے اب اک خواب وہ رات

۷۹۵ خواب پریشاں کلیم الدین احمد ۱_۲ دسمبر ۱۹۴۰ ۲۰

مطلع:

کل خواب کی دنیا میں
اک خواب حسیں دیکھا

۷۹۶ خلش حسن احمد حسن ۹_۱۱ نومبر ۱۹۴۵ ۴۴

مطلع:

یہ اودے اودے خموش بادل
کہاں اڑے تیز جارہے ہیں

۷۹۷ خودشناسی محمد مسلم ۷_۱ جنوری ۱۹۴۳ ۲۲_۲۳

مطلع:

نہ سمجھا آپ کو جس نے وہ ذات حق کو کیا جانے
حقیقت کی طلب ہو جس کو وہ انساں کو پہچانے

Marfat.com

۷۹۸ درشن ہوشؔ عظیم آبادی ۱۰۔۷ جولائی ۱۹۴۶ ۱۳

مطلع:

جذبات کی زندگی کے مالک
اے میری ہنسی خوشی کے مالک

۷۹۹ دل کا کنول شمس الدین احمد ۶۔۳ ستمبر ۱۹۴۳

مطلع:

نیند سے چونک او پیاری آنکھیں نہ مل
بھور کیسی سہانی ہے! ندی کو چل

۸۰۰ دلبر سے عطا کاکوی ۹۔۱۱ نومبر ۱۹۴۵ ۵۳

مطلع:

کیا ہوا ہائے وہ ہنس ہنس کے ہنسانا تیرا
اور وہ منہ کبھی شرما کے چھپانا تیرا

۸۰۱ دلبر سے عطا کاکوی ۱۰۔۶ جون ۱۹۴۶ ۳۳

مطلع:

اپنی ان دونوں آنکھوں پر نازاں مت ہو اے دلبر
جو ہیں تیرے چرخ جبیں پر روشن مثل ستاروں کے

۸۰۲ دو تصویریں کلیم الدین احمد ۲۔۲ جون ۱۹۴۱ ۲۰۸

مطلع:

کیسی ویران ہو گئی دنیا
زندگی کا کوئی نشاں نہ رہا

۸۰۳ دو قطعے عظیم الدین احمد ۱۔۱ نومبر ۱۹۴۰ ۱

۸۰۴ دیکھ آزاد عظیم آبادی ۵۔۵۔۶ مئی۔جون ۱۹۴۳ ۱۵۔۱۶

مطلع:

چمن سے دل نہ لگا رنگ روزگار کو دیکھ
خود اپنی عمر کی جاتی ہوئی بہار کو دیکھ

Marfat.com

۸۰۵ دیکھو وہ گھٹا اٹھی　　کلیم الدین احمد　　۱۔۴　　فروری ۱۹۴۱　　۱۵۔۱۶
مطلع:

دیکھو وہ گھٹا اٹھی
سورج کی حکومت ہے

۸۰۶ رباب شکستہ　　عندلیب شادانی　　۳۔۱　　نومبر ۱۹۴۱　　۳
مطلع:

پھر اپنے حال کو ماضی بنا رہا ہوں میں
پھر آستیں میں ستارے چھپا رہا ہوں میں

۸۰۷ رفتارِ حیات　　احمد حسن　　۱۰۔۵　　مئی ۱۹۴۲　　۳۳۔۳۴
مطلع:

اے روحِ فطرتِ عالم کے راز دار وامیں
بدل رہا ہے زمانہ خبر بھی ہے کہ نہیں

۸۰۸ رقص　　شمس الضحیٰ　　۱۰۔۳۔۴　　مارچ۔اپریل ۱۹۴۲　　۵۷۔۵۹
مطلع: سورج کا دہکتا انگارہ

صدیوں سے ہے ظلمت میں روشن
وسعت میں ہے پھیلائے دامن

۸۰۹ روتا ہوں میں　　احمد حسن　　۴۔۵　　ستمبر ۱۹۴۲　　۱
مطلع:

کیوں پوچھتا ہے مجھ سے تو
اے دوست! رونے کا سبب

۸۱۰ روشنی　　روش صدیقی　　۳۔۶　　اپریل ۱۹۴۲　　۲۳۔۲۴
مطلع:

دیکھ کر دیدۂ گیتی میں فروغ امید
مطمئن ہوں کہ بہت جلد وہ دور آئے گا

Marfat.com

۸۱۱ زندگی آزادعظیم آبادی ۳ـ۵ مارچ ۱۹۴۲ ۲۵
مطلع:

حق بجانب الاماں وردِ زباں ہے زندگی
زندگی سمجھے ہیں جس کو وہ کہاں ہے زندگی

۸۱۲ زندگی عظیم الدین احمد ۲ـ۳ جولائی ۱۹۴۱ ۲۶ـ۲۷
مطلع:

کہتے ہیں جس کو زندگی موت بھی ہے حیات بھی
ہے کشمکش کا دن، عیش وطرب کی رات بھی

۸۱۳ ساقی روش صدیقی ۴ـ۲ جون ۱۹۴۲ ۱۱ـ۱۲
مطلع:

دیکھ وہ عرش سے نازل ہوئی شام اے ساقی
ہے اب اک لمحہ بھی تاخیر حرام اے ساقی

۸۱۴ سانیٹ عظیم الدین احمد ×ـ۵ـ۶ ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹ ۱۱۸
مطلع:

ہمارے دل کو لے کر یہ تو بتلا کیوں مکرتا ہے
یہ جذب دل ہمارا رہ پہ لاتا ہے تجھے ظالم

۸۱۵ سوزِ شاعرانہ معین احسن جذبی ۲ـ۱ مئی ۱۹۴۱ ۲۹
مطلع:

ملے مجھ کو غم سے فرصت تو سناؤں وہ فسانہ
کہ ٹپک پڑے نظر سے مے عشرت شبانہ

۸۱۶ شام اودھ احسان دانش ۴ـ۱ مئی ۱۹۴۲ ۱۷ـ۱۸
مطلع:

دوست یہ شام اودھ بے کیف ہے تیرے بغیر

Marfat.com

۸۱۷ شری بھگوت گیتا کا
دوسرا گیت | عظیم الدین احمد | ۶۔۵ | نومبر ۱۹۴۳ | ۳
مطلع:

مجھ سے مت پوچھ کہ تو کون ہے، کیسا ہے تو
قلب کے آینہ میں دیکھ لے جیسا ہے تو

۸۱۸ شری بھگوت گیتا کا
ایک گیت | عظیم الدین احمد | ۶-۳ | ستمبر ۱۹۴۳ء | ۴-۵
مطلع:

کیا بتاؤں تجھے میں کون ہوں کیا کیا میں ہوں
گو الگ سب سے ہوں، ہر شے میں چمکتا میں ہوں

۸۱۹ شکایت | خورشید الاسلام | ۴۔۵ | ستمبر ۱۹۴۲ | ۳۱
مطلع:

وہ ناز نیں کہ جس کی متانت میں شوخیاں
اور شوخیوں میں جس کی متانت ملی ہوئی

۸۲۰ شکایتہائے رنگیں | اجتبیٰ حسین رضوی | ۷۔۵ | مئی ۱۹۴۴ | ۱۴۔۱۵
مطلع:

نقشے سے میری زندگی کے
عالم کے تغیرات کھیلیں

۸۲۱ شکست | افتخار احمد | x۔۴ | اگست ۱۹۴۹ | ۲۵۔۲۶
مطلع:

میں نے اک رہرو سرگشتۂ منزل کی طرح
ظلمت شب میں ستاروں کا بہت ساتھ دیا

۸۲۲ شکست نظر | وزیر الحسن | ۹۔۸۔۹ | اگست، ستمبر ۱۹۴۵ | ۵۸۔۵۹
مطلع: جب ہستی نقطۂ ناپید ا کو حکم نمایش دیتی ہے
یا موت خطوط ہستی کا ایک نقطہ زد میں لیتی ہے

Marfat.com

۸۲۳ شکوۂ اردو | نجم ندوی | ×۔۴ | اگست ۱۹۴۹ | ۳۸۔۳۹

مطلع:

اے وطن تجھ کو مبارک ہو خدا کی تائید
اے وطن تجھ کو مبارک ہو یہ صبح امید

۸۲۴ شکوہ و جواب شکوہ | عظیم الدین احمد | ۱۔۴ | فروری ۱۹۴۱ | ۱۔۲

پہلا بند:

ہے ایک دن کا ماجرا
کوئی نہ تھا خود کے سوا
آئی ندا یہ غیب سے
تو اور یوں شکوہ کرے

۸۲۵ شوقِ منزل | احمد حسن | ۹۔۷ | جولائی ۱۹۴۵ | ۳۰

مطلع:

نہ چونکے خواب سے گو لاکھ ہل چل میں رہی کشتی
خدا شاہد ہے میں نے دی ہیں آوازیں کئی تم کو

۸۲۶ عالمِ تنہائی | عظیم الدین احمد | ۱۔۳ | جنوری ۱۹۴۱ | ۱۷۔۱۸

پہلا شعر:

وہ جس کے تبسم سے
کھلتی تھی کلی دل کی

۸۲۷ عظمت فردا | آرزو جلیلی | ۱۔۵ | ستمبر ۱۹۴۱ | ۲۴

مطلع:

نہیں تشریح 'رفت و بود' شیوہ مرد عاقل کا
تجھے کرنا ہے کیا؟ لازم اسی کی ہے فقط پروا

۸۲۸ علامہ عظیم الدین احمد
(مرحوم) (قطعات) | عطا کاکوی | ×۔۴ | اگست ۱۹۴۹ | ۶۲

مطلع: خوش فکر سخن سنج، سخنور، ذی ہوش
انداز بیان میں نت نیا جوش و خروش

Marfat.com

۸۲۹ فانی ہے کون اور فنا
کس کا نام ہے احمد حسن ۷-۲-۳ فروری، مارچ ۱۹۴۴ ۴۱
مطلع:

تھی جس کے دم سے رونق ہنگامۂ بہار
اب آہ زیر خاک اسی کا قیام ہے

۸۳۰ کس نے ہمیں جگایا سید مہدی رضوی ۷-۶ جون ۱۹۴۴ ۲۹-۳۰

پہلا بند:

مدت سے جو تمنا اس دل میں پل رہی ہے
چنگی سے رفتہ رفتہ جو آگ بن رہی ہے
چھینا ہے جس نے مجھ سے صبر و قرار میرا
اے کاش وہ برآئے

۸۳۱ کشتی دنیا کلیم الدین احمد ۱-۵ مارچ ۱۹۴۱ ۴۴-۴۵
مطلع:

یہ دنیا کی کشتی کدھر جا رہی ہے
فلک پر ہیں تاریک بادل خراماں

۸۳۲ کلام آزاد فضل الحق آزاد ۲-۲ جون ۱۹۴۱ ۲۰
مطلع:

درمیان منزل امید وبیم
دل نہ ہو انساں کا کیونکر دونیم

۸۳۳ کیا کہیے مجھے کیا یاد آیا مجنوں سلطانپوری ۹-۵-۶ مئی۔جون ۱۹۴۵ ۴۲-۴۳

پہلا بند:

مغرب میں وہ اک تارا چمکا اور شام کا پرچم لہرایا
اک پھول پہ اک موتی لپکا فطرت نے وہ آنچل پھیلایا

۸۳۴ کیوں....؟ عطا کاکوی ۹-۵-۶ مئی جون ۱۹۴۵ ۳۲-۳۳

Marfat.com

مطلع:

ہراک جلوۂ عشرت سے دل گریزاں ہے
ہر اک فریب مسرت سے دل گریزاں ہے

۸۳۵ گذرگاہِ خیال — آزاد عظیم آبادی — ۲_۵ — ستمبر ۱۹۴۱ — ۳۷

۸۳۶ گلۂ گزشتہ — رضا مظہر — ۲_۴ — اگست ۱۹۴۲ — ۳۶

مطلع:

کل کہہ رہے تھے تم کہ وہ حالت نہیں رہی
وہ دل نہیں رہا، وہ طبیعت نہیں رہی

۸۳۷ لوٹ اے نکہتِ دل — احمد حسن — ۶_۵ — نومبر ۱۹۴۳ — ۱۷_۱۸

مطلع:

لوٹ اے نکہت گل اپنے چمن میں آجا
جلد اے جان وطن اپنے وطن میں آجا

۸۳۸ لے سلام اے گل رنگیں میرا — احمد حسن — ۶_۳ — ستمبر ۱۹۴۳ — ۴۰_۴۱

مطلع:

لے سلام اے گل رنگیں میرا
چھوڑ کر تیرا چمن جاتا ہوں میں

۸۳۹ مجبوری — روش صدیقی — ۹_۱۱ — نومبر ۱۹۴۵ — ۹

مطلع:

دوئی کے سیل ظلمت خیز میں بہنا پڑا مجھ کو
تمہارے نام پر یہ جبر بھی سہنا پڑا مجھ کو

۸۴۰ محبت کی موت — اختر اورینوی — ۸_۵ — نومبر ۱۹۴۴ — ۲

مطلع:

ہوگئی ختم داستان دل
زندگی میری سوئی جاتی ہے

۸۴۱ مرثیہ شاہ آیت اللہ جوہری ونداقی — x_۳ — دسمبر ۱۹۵۲ — ۱۴۴_۱۵۲

Marfat.com

مطلع:

لوٹ لیو بنجارا بن میں
ٹانڈ لدا ہوا سارا بن میں

۸۴۲ مزدور صدرالدین فضا ۱۰۔۸۔۹ اگست۔ستمبر ۱۹۴۶ ۷۳۔۷۴

مطلع:

اگر خورشید اپنا نور عالم پر نہ پھیلائے
نہیں ممکن کوئی مخلوق لطف زندگی پائے

۸۴۳ مستی راج بلدیوراج ۳۔۳ جنوری ۱۹۴۲ ۱۷

مطلع:

یہ چلپش یہ ہر طرف جنگل کے سینے کی بھڑاس
پتوں پر گرد اور شاخوں میں خم سبزہ اداس

۸۴۴ مشاہدات امروز محبوب الحق وفا ۱۰۔۷ جولائی ۱۹۴۶ ۳۷۔۳۸

مطلع:

یہ دیکھتا ہوں کہ چشم گیتی میں غم کے آنسو جھلک رہے ہیں
بجھے ہوئے زہر میں مسلسل دکھوں کے خنجر چمک رہے ہیں

۸۴۵ میرے دل کا تار عطا کاکوی ۹۔۱۱ نومبر ۱۹۴۵ ۲۳۔۲۴

مطلع:

میں بھلا بیٹھا تھا دنیا کو غم دنیا کو
چھا گیا تھا میری دنیائے تمنا میں سکوں

۸۴۶ میں اور تو جمیل مظہری ۱۔۳ جنوری ۱۹۴۱ ۱

مطلع:

تو ہے، بتوں کا حسن ہے اور ترے جمالیات
میں ہوں، مرا وجود ہے اور مرے مشاہدات

۸۴۷ نظم۔نعرۂ جنگ شمس الدین احمد ۴۔۵ ستمبر ۱۹۴۲ ۲۲۔۲۳

Marfat.com

مطلع:

اٹھو کہ یہ وقت جنگ کا ہے
تیغ و تبر و تفنگ کا ہے

۸۴۸ نغمہ عظیم الدین احمد ۱۔۲ ۱۲ دسمبر ۱۹۴۰ ۱

مطلع:

عجب انداز دلکش سے ہوا نغمہ سرا کوئی
کہ ہر ہر تان یہ خوف ہے جان حزیں نکلی

۸۴۹ نقش فریادی اجتبیٰ حسین رضوی ۷۔۱ جنوری ۱۹۴۴ ۲۶

مطلع:

ہستی کے مرقع کا ہر نقش ہے فریادی
اشکوں کی یہ کھیتی ہے آہوں کی یہ آبادی

۸۵۰ نوائے عشق احمد حسن ۹۔۱۰ اکتوبر ۱۹۴۵ ۵۲۔۵۳

مطلع:

یہ مانا ہر طرف باد فنا کا تیز جھونکا ہے
کیے جاتا ہوں پھر بھی میں چراغ زندگی روشن

۸۵۱ نئی بہار اختر قادری ۵۔۶۔x ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹ ۸۱

مطلع:

ہری بھری کیاریاں اجڑ گئیں یہ کیا ہوا
خزاں! یہ انقلاب ہے؟ کہ قہر ہے عذاب ہے

۸۵۲ وحشت عظیم الدین احمد ۱۔۶ اپریل ۱۹۴۱ ۱

مطلع:

میں نہ کہتا تھا کہ آجائے گی شامت میری
نہ سنی پر نہ سنی تم نے حاجت میری

۸۵۳ ویرانی کلیم الدین احمد ۲۔۱ مئی ۱۹۴۱ ۴۲

مطلع:

یہ زمیں اپنی کیسی پیاری تھی
اس میں قدرت نے کی تھی گلکاری

Marfat.com

۸۵۴ ہم اور وہ	آل احمد سرور	۳ـ٦	اپریل ۱۹۴۲	۱

مطلع:

کل ہنس کے کہہ رہے تھے اک مرد پختہ کار
یہ نسل تو شباب میں بھی کچھ جواں نہیں

۸۵۵ ہم کون ہیں، ہم کیا ہیں	جمیل مظہری	۱ـ۵	مارچ ۱۹۴۱	۲۷ـ۲۸

مطلع:

ہم ساز حقیقت میں
اک نغمۂ رسوا ہیں

۸۵٦ ہمارا وطن	شمس الدین احمد	۷ـ٦	جون ۱۹۴۴	۱۸ـ۱۹

مطلع:

ہمیں دیس کیا اپنا پیارا نہیں ہے
یہ ہندوستاں کیا ہمارا نہیں ہے

۸۵۷ یاد رفتہ	عطا کاکوی	۱۰ـ۳ـ۴	مارچ-اپریل ۱۹۴٦	۴۳ـ۴۴

مطلع:

کبھی اپنا بھی دل وقف سرور عیش عشرت تھا
یہ کیا معلوم تھا اپنی خوشی وقف الم ہوگی

۸۵۸ یاد نیاگان	عزیز عظیم الدین	x ـ۵ـ٦	ستمبر-اکتوبر ۱۹۴۹	۲۹

مطلع:

یوں نہیں منزل بہ منزل تابہ کے شام وسحر ڈھونڈیں
بایں بیتابی شوق و تمنا دربدر ڈھونڈیں

۸۵۹ یاس	کلیم الدین احمد	۱ـ٦	اپریل ۱۹۴۱	۱۷

مطلع:

تیرگی دنیا میں ہے چھائی ہوئی
روشنی سورج کی مدھم پڑ گئی

۸٦۰ یہ کون جھانکتا ہے؟	کلیم الدین احمد	٦ـ٦	دسمبر ۱۹۴۳	۳۱-۳۲

Marfat.com

مطلع:

تاریک آسماں ہے، تاریک ہے زمیں بھی
جنگل سے کچھ بھیانک آواز آرہی ہے

ناول — تاریخ وتنقید

۸۶۱ اردو کا پہلا تاریخی ناول قاضی عبدالودود ×۔۲ جنوری ۱۹۵۲ ۵۱۔۵۸

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ مولانا عبدالحلیم شرر لکھنوی کا ناول 'ملک العزیز ورجینا'، اردو کا پہلا تاریخی ناول ہے۔ مضمون نگار نے اس خیال کی تردید کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ آغا مرزا بیگ دہلوی کا 'نیرنگ زمانہ' اردو کا پہلا تاریخی ناول ہے۔ جس میں گیارہویں صدی ہجری/سترہویں صدی عیسوی کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔ اس ناول کے چند ابواب ابتدا میں ماہنامہ مخزن الفوائد حیدرآباد (مئی، جون وجولائی ۱۸۷۴ء) میں شائع ہوئے تھے۔ جبکہ ملک العزیز ورجینا کا سال اشاعت ۱۸۸۸ء ہے۔ زیر نظر مضمون میں اس ناول کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کیے گئے ہیں اور چند ابواب کی تلخیص پیش کی گئی ہے۔

۸۶۲ بہار میں اردو ناول نگاری اختر اورینوی ۱۰۔۳۔۴ مارچ۔اپریل ۱۹۴۶ ۱۱۔۱۶

صوبہ بہار میں اردو ناول نگاری کا تاریخی جائزہ۔ اس بات پر اظہار افسوس کہ ادب کے تاریخ نگاروں نے لکھنؤ اور دہلی کے ناول نگاروں کا تذکرہ تو کیا ہے لیکن عظیم آباد کے ناول نگاروں کو یکسر فراموش کردیا حالاں کہ جس زمانے میں ڈپٹی نذیر احمد، رتن ناتھ سرشار، علامہ راشد الخیری اور عبدالحلیم شرر لکھنوی ناول لکھ رہے تھے اُسی زمانے میں عظیم آباد میں صف اول کے چار ناول نگار موجود تھے۔ (۱) بیگم مولوی یحیٰی علی بی بی خدیجہ الکبریٰ آپ نے 'اصلاح النساء' ناول لکھا۔ (۲) شاد عظیم آبادی۔ آپ نے 'محل خانہ' تصنیف کیا۔ (۳) سید افضل الدین عظیم آبادی۔ آپ نے ایک طویل ناول 'فسانۂ خورشیدی' کے نام تصنیف کیا۔

Marfat.com

۸۶۳ پڑھنے کا فن (ضمیمہ) کلیم الدین احمد x_۳۷ x_۱۹۸۲ ۱_۵
زیر نظر ضمیمہ دراصل ناول کے فن سے متعلق گفتگو کے ذیل میں ہے۔ اس میں مختلف نمائندہ ناولوں کے اقتباسات پیش کر کے ناول کے فن پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۸۶۴ ضدی (عصمت چغتائی کا ایک ناولٹ) علی اکبر قاصد ۶_۴ اکتوبر ۱۹۴۳ ۷_۱۴
عصمت چغتائی کے مشہور ناولٹ 'ضدی' پر تنقید و تبصرہ۔ اس خیال کا اظہار کہ یہ طبع زاد ناول نہیں ہے بلکہ ایک ترکی ناول 'کردہ ہاجرہ' کا چربہ ہے۔ صرف کرداروں کے نام بدل کر ہندوستانی کر دیے گئے ہیں۔

۸۶۵ ناول محمد حسن جعفری ۶_۵ نومبر ۱۹۴۳ ۴_۱۶
ناول کے فن، اس کے مقصد اور دیگر اصناف ادب سے اس کے تعلق سے تفصیلی بحث۔

۸۶۶ ناولسٹ اور جرم آل احمد سرور ۲_۵ ستمبر ۱۹۴۱ ۱۱_۱۶
مختلف نوع کے ناول نگاروں کا تذکرہ کرتے ہوئے اس رائے کا اظہار کہ ناول نگاروں نے دوسروں کے مقابلے میں زندگی کی زیادہ صحیح ترجمانی کی ہے اور معاشرے کو سدھارنے کا فرض بڑی خوبصورتی سے ادا کیا ہے۔ انھوں نے یہ کام اس طرح کیا کہ جرم کو قابل نفرت بنانے کے بجائے اسے قابل رحم اور لائق ہمدردی بنا دیا ہے۔

نفسیات

۸۶۷	خود آزاری	محمد محسن	۹_۴	اپریل ۱۹۴۵	۵_۱۱
۸۶۸	ایضاً	ایضاً	۹_۵_۶	مئی۔ جون ۱۹۴۵	۴۳_۴۷
۸۶۹	ایضاً	ایضاً	۹_۷	جولائی ۱۹۴۵	۱۳_۱۷
۸۷۰	ایضاً	ایضاً	۹_۸_۹	اگست۔ ستمبر ۱۹۴۵	۶۰_۶۳
۸۷۱	ایضاً	ایضاً	۹_۱۰	اکتوبر ۱۹۴۵	۸_۱۴

Marfat.com

نفسیاتی اعتبار سے انسان کی آزار پسند طبیعت کے مختلف پہلوؤں سے بحث۔ اس رائے کا اظہار کہ انسان ہر شعبۂ عمل میں اپنا حریف پیدا کر لیتا ہے اور اپنی کامیابی و کامرانی سے زیادہ اپنے حریف کی ناکامی اور نامرادی سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ اسی کے ساتھ ادب میں خود آزاری کے تصور سے بحث کرتے ہوئے اس رائے کا بھی اظہار کیا ہے کہ خصوصیت سے اردو غزل کا بیشتر حصہ خود آزادی کا آئینہ زار ہے۔ مشکل پسندی، سکون نا آشنائی اور ذوق اضطراب اسی تقاضۂ خود آزاری کے مختلف مظاہر ہیں۔

۸۷۲ شخصیت اور گفتگو زین العابدین مئی، جون ۱۹۴۹ ۵۸۔۶۴

اس مضمون میں ان افراد کا مطالعہ کیا گیا ہے جن کی شخصیتیں غیر متوازن ہوں اور انھیں اپنے ماحول میں ناکامی ہوئی ہو۔ اس مضمون میں احساس کمتری، کم عقلی اور کم سخن جیسے الفاظ کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ حد درجہ خاموشی واقعی ایک یا کئی بیماریوں کی علامتیں ہیں۔ گفتگو کے چند اقسام کا ذکر اور یہ نتیجہ کہ معقول گفتگو، فلسفیانہ سوچ بچار کر چلنا، فرق سمجھنا اور اس پر چلنا، فہم و ادب ہے اور متوازن شخصیت کی پہچان۔

۸۷۳ نفسیات مغلوبیت حافظ شمس الدین احمد مئی، جون ۱۹۴۹ ۴۹۔۵۷

مذہبی واقعات کے پس منظر میں جائزہ لیا ہے کہ وہ کون سے اسباب ہیں جن کی بنا پر کسی قوم یا جماعت پر مغلوبیت کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اور جس قوم نے اور جس جماعت نے اپنی عصبیت کو جس حد تک قائم رکھا اس کی انفرادی زندگی اسی حد تک قائم رہی۔ اس مضمون کو قلمبند کرنے کا مقصد قاری یا سامع کو یہ مشورہ دینا ہے کہ اپنے مسائل کا حل اصول نفسیات کے اندر تلاش کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور اس مقصد کا ذکر مضمون کے اختتام کے بعد درج کیا گیا ہے۔

۸۷۴ شخصیت محمد محسن ۱۔۴ فروری ۱۹۴۱ ۴۹۔۵۳

مشہور ماہر نفسیات سی۔ جی۔ ینگ (C.G.Young) کے خیالات کی تشریح۔ اس کی تالیف 'اقسام نفسیات' (Psychological

Marfat.com

(Type) کا مختصر خاکہ اور خود اپنے مشاہدات کی روشنی میں انسانی شخصیت کے مختلف پہلوؤں سے بحث۔

۸۷۵	فلسفہ عشق مجازی	عظیم الدین احمد	۲_۱	مئی ۱۹۴۱	۴۳_۴۸
۸۷۶	ایضاً	ایضاً	۲_۲	جون ۱۹۴۱	۳۹_۴۴
۸۷۷	ایضاً	ایضاً	۲_۳	جولائی ۱۹۴۱	۳۷_۴۰
۸۷۸	ایضاً	ایضاً	۲_۵	ستمبر ۱۹۴۱	۳۸_۴۵

عشق حقیقی اور عشق مجازی میں فرق۔ عشق مجازی کے حدود اور محرکات۔ مضمون نگار کے خیال میں عشق مجازی کے دو کنارے ہیں ایک ابوالہوسی اور دوسرا تعشق۔ ان دونوں کناروں تک پہنچنے کے لیے انسان اپنی عقل کو پس پشت ڈال دیتا ہے اس لیے کہ عشق لطافت ونزاکت کا کیسا ہی حسین روپ کیوں نہ اختیار کر لے، اسکی بنیاد جنسی میلان پر ہی ہوتی ہے۔

ہندوستان۔ تاریخ

۸۷۹	تاریخ نور	کلیم الدین احمد	۳_۲۳	×_۱۹۷۲	۱_۸۲

'تاریخِ نور' کی تاریخی اہمیت اور ادبی افادیت سے تفصیلی بحث۔ اس کے بعد اس کے متن کو من وعن پیش کر دیا گیا ہے۔ اس میں نواب واجد علی شاہ کے ۲۸ خطوط ہیں جو انھوں نے نواب نور زماں بیگم کو لکھے تھے۔ ان کے علاوہ اس میں واجد علی شاہ کے کچھ کلام بھی شامل تھے۔

۸۸۰	جنگ نامہ	محمد حسن عسکری	۳_۶	اپریل ۱۹۴۲	۳۵_۴۱
۸۸۱	ایضاً	ایضاً	۴_۱	مئی ۱۹۴۲	۴۰_۵۰
۸۸۲	ایضاً	ایضاً	۴_۲	جون ۱۹۴۲	۴۴_۴۸
۸۸۳	ایضاً	ایضاً	۴_۴	اگست ۱۹۴۲	۳۷_۴۱
۸۸۴	ایضاً	ایضاً	۴_۵	ستمبر ۱۹۴۲	۳۵_۴۴

جنگ نامہ عہد فرخ سیر کی منظوم تاریخ ہے۔ شاعر نے چشم دید واقعات کو نظم

Marfat.com

کیا ہے۔ لیکن مضمون نگار کی نظر میں اس کی کوئی تاریخی اور ادبی اہمیت نہیں ہے۔

۸۸۵ حدیث عیسیٰ بن ہشام سید احمد ۷۔۴ اپریل ۱۹۴۴ ۱۷۔۲۵
(توضیح کے لیے ملاحظہ ہو اندراج نمبر ۵۰۲)

۸۸۶ خواجہ عبدالکریم اور اس
کی کتاب 'بیان واقع' عزیز حیدر کجھوی ۷۔۴ اپریل ۱۹۴۴ ۳۰۔۴۱
'بیان واقع' خواجہ عبدالکریم کی خودنوشت ہے۔ اسی کے ساتھ اس میں عہد محمد شاہ اور عہد احمد شاہ کے بہت سے واقعات بھی درج ہیں۔ مولف کتاب خواجہ عبدالکریم ولد خواجہ عاقبت محمود بن خواجہ باقی کا اصل وطن کشمیر تھا۔ تحصیل علم کی غرض سے دہلی آئے۔ نادر شاہ کے حملہ ۱۷۳۹ء کے وقت دہلی ہی میں تھے۔ یہاں وہ نادر شاہ کی فوج میں بھرتی ہوئے۔ انھیں کے ساتھ مازندران تک گئے۔ وہاں سے حج بیت اللہ کو روانہ ہوئے۔ ۱۰ رجمادی الثانی ۱۱۵۶ھ/ جولائی ۱۷۴۳ء کو ہندوستان واپس آئے۔
'بیان واقع' تاریخی اعتبار سے اہم کتاب ہے اس سے نادر شاہ کی سیرت پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ زیر نظر مضمون میں اس کتاب کے مولف کے حالات زندگی بیان کیے گئے ہیں اور اس کتاب پر تفصیلی تبصرہ کیا گیا ہے۔

۸۸۷ (خیال) ''خلیل'' عزیز حیدر کجھوی ×۔× نومبر ۴۶۔ مارچ ۱۹۴۷ ۳۹۔۴۸
علی ابراہیم خاں کے حالات زندگی۔ میر قاسم اور علی ابراہیم خاں کے باہمی تعلقات سے بحث۔

۸۸۸ ظفر نامہ عالمگیر سید حسن عسکری ۹۔۵۔۶ مئی۔ جون ۱۹۴۵ ۲۱۔۳۱
'ظفر نامہ عالمگیر' میر عسکری کی تصنیف ہے۔ یہ ۱۰۶۸ھ سے ۱۰۷۳ھ تک کے حالات پر مشتمل ہے۔ اس سے اورنگ زیب کے حالات پر خصوصی روشنی پڑتی ہے۔

Marfat.com

۸۸۹ غلام حسین خاں

مصنف سیر المتاخرین عزیز حیدر ۷۔۲۔۳ فروری۔مارچ ۱۹۴۴ ۴۹

غلام حسین خاں نامور مورخ اور ادیب تھے۔ان کا تعلق صوبہ بہار سے تھا۔'سیر المتاخرین' ان کی زندۂ جاوید تالیف ہے جس میں اورنگ زیب عالمگیر کی وفات (۱۷۰۷ء) سے لیکر ۱۷۸۱ء تک کے ہندوستان کے سیاسی اور معاشی حالات قلم بند کیے گئے ہیں۔اس کے علاوہ مصنف کے حالات بھی جستہ جستہ ملتے ہیں۔انھیں مولوی ریاست علی ندوی نے منتخب کر کے ایک مسلسل اور مربوط شکل دے کر ایک مضمون کی شکل میں مرتب کیا۔اصل مضمون فارسی زبان میں ہے۔جناب سید عزیز حیدر کچھوی نے اس کو اردو کا جامہ پہنایا ہے۔

۸۹۰ کہ کرد کہ نیافت سید حسن عسکری x۔۳۰ x۔۱۹۷۵ ۳۳۔۵۶

سلطان شمس الدین التمش کے جانشینوں کے حالات زندگی، بالخصوص رضیہ سلطانہ کے عہد کے واقعات کی تفصیلات۔

۸۹۱	نسخۂ دلکشا	سید حسن عسکری	۱۔۱	نومبر ۱۹۴۰	۶۲۔۶۶
۸۹۲	ایضاً	ایضاً	۱۔۲	دسمبر ۱۹۴۰	۴۶۔۴۹
۸۹۳	ایضاً	ایضاً	۱۔۳	جنوری ۱۹۴۱	۵۸۔۶۴
۸۹۴	ایضاً	ایضاً	۱۰۔۳۔۴	مارچ۔اپریل ۱۹۴۶	۶۰۔۶۸

'نسخۂ دلکشا' بھیم سین کایستھ (ولادت ۱۲۴۹ھ) کی فارسی تالیف ہے جس میں عہد عالمگیری (۱۶۵۷۔۱۷۰۷ء) کے تاریخی واقعات درج ہیں۔دکنی مہمات کا خصوصی تذکرہ ہے۔مصنف کے والد رگھونندن داس دکن میں شاہی توپ خانے کے مشرف اور ڈیڑھ سو کے منصب دار تھے۔ بھیم سین بھی مغلیہ حکومت میں کارخانجات اور جاگیروں کے مہتمم رہے تھے۔اورنگ زیب کی وفات (۱۷۰۷ء) کے بعد حالات ناسازگار ہو گئے تو بھیمن سین نے عزلت نشینی اختیار کر لی۔زیر نظر مضمون میں مؤلف نسخۂ دلکشا کے حالاتِ زندگی بیان کر کے کتاب کے مواد، معیار اور تاریخی

Marfat.com

اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

ہندی شاعری

۸۹۵ حضرت عبدالقدوس گنگوہی اوران کا ہندی کلام سید حسن عسکری x_۱۱ دسمبر ۱۹۵۷ ۱۳۵_۱۸۲

شیخ عبدالقدوس گنگوہی (۱۴۵۵_۱۵۳۸ء) زبردست بزرگ، عالم دین اور برگزیدہ ہستی تھے۔ حضرت شیخ محمد بن شیخ احمد عبدالحق چشتی صابری سے بیعت تھے۔ ہندی بھاشا میں شاعری بھی کرتے تھے۔ 'الکھ داس' تخلص تھا۔ رُشد نامہ آپ کی مشہور تصنیف ہے جس میں تصوف اور وحدۃ الوجود کے نکات بیان کیے گئے ہیں۔ اس میں جگہ جگہ ہندی کے دوہے استعمال کیے گئے ہیں۔ زیر نظر مضمون میں آپ کے سوانح بیان کرکے آپ کے ہندی کلام کا جائزہ لیا گیا ہے۔

یورپ — تاریخ

۸۹۶	ٹی۔ای۔اورنس	علی اکبر کاظمی	۱_۱	نومبر ۱۹۴۰	۶۷_۷۰
۸۹۷	ایضاً	ایضاً	۱_۲	دسمبر ۱۹۴۰	۵۰_۵۳
۸۹۸	ایضاً	ایضاً	۱_۳	جنوری ۱۹۴۱	۶۵_۶۸
۸۹۹	ایضاً	ایضاً	۱_۴	فروری ۱۹۴۱	۵۴_۵۷
۹۰۰	ایضاً	ایضاً	۱_۵	مارچ ۱۹۴۱	۵۸_۶۱

(توضیح کے لیے ملاحظہ ہو اندراج نمبر ۴۹۷)

۹۰۱ دو جنگوں کے درمیان علی اکبر کاظمی ۶_۱_۲ جولائی۔اگست ۱۹۴۳ ۴۳_۵۶

پہلی اور دوسری عالمگیر جنگوں کے درمیان یورپ میں رونما ہونے والے سیاسی واقعات کی تفصیلات۔

۹۰۲ روس وجاپان محمد جنید ۲_۵ ستمبر ۱۹۴۱ ۵۰_۵۹

روس اور جاپان کے باہمی سیاسی، معاشی اور تہذیبی روابط کا جائزہ۔

Marfat.com

۹۰۳ زمین کے لیے جدوجہد
اور موجودہ جنگ عبدالمجید ۱_۶ اپریل ۱۹۴۱ ۵۷
دوسری عالمی جنگ میں زمین اور رقبہ کی اہمیت کی وضاحت ۔یورپی ممالک کی آبادی کا ذکر۔ آئندہ ایسی جنگوں کو روکنے کے لیے یہ تجویز کہ اچھی زمینوں کو اقوام عالم میں تقسیم کر دیا جائے یا پھر زمینوں کی پیداوار کا آزادانہ تبادلہ کیا جائے۔

۹۰۴ شگرف نامۂ ولایت عزیز حیدر کجھوی ۸_۱ جولائی ۱۹۴۴ ۱_۱۰
۹۰۵ ایضاً ایضاً ۸_۲ اگست ۱۹۴۴ ۶_۱۸
شگرف نامہ ولایت، منشی اعتصام الدین کا انگلستان اور فرانس کا سفرنامہ ہے۔ مضمون نگار کا کہنا ہے کہ یہ محض ایک سفر نامہ ہی نہیں ہے بلکہ انگلستان اور فرانس کے دلچسپ تاریخی واقعات کا مرقع ہے۔

۹۰۶ قدرتی وسایل کے لیے
جدوجہد اور موجودہ جنگ عبدالمجید ۱_۵ مارچ ۱۹۴۱ ۴۶_۵۱
دوسری عالمی جنگ کے اسباب سے بحث۔ اس رائے کا بھی اظہار کہ قدیم زمانے میں جنگیں زن اور زمین کے لیے ہوا کرتی تھیں لیکن موجودہ زمانے میں جنگیں نسل، مذہب، زبان اور متضاد سیاسی اصول کے سبب اور قدرتی وسایل پر قبضہ کرنے کے لیے ہوتی ہیں۔

۹۰۷ مرزا ابوطالب لندنی عزیز حیدر کجھوی ۹_۴ اپریل ۱۹۴۵ ۳۱_۳۶
۹۰۸ ایضاً ایضاً ۹_۵_۶ مئی۔جون ۱۹۴۵ ۵۵_۶۸
۹۰۹ ایضاً ایضاً ۹_۷ جولائی ۱۹۴۵ ۳۸_۴۳
۹۱۰ ایضاً ایضاً ۹_۸_۹ اگست۔ستمبر ۱۹۴۵ ۶۴_۷۰
مرزا ابوطالب ابن حاجی محمد بیگ ترکی النسل تھے۔ ۱۷۵۲ء میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ نواب آصف الدولہ کے زمانے میں ۱۷۷۵ء میں شہر اٹاوہ و دیگر اضلاع دوآبہ کے عامل مقرر ہوئے ۔۱۷۹۹ء میں کیپٹن ڈیوڈ رچرڈسن (Captain David Richardson) کے ہمراہ

Marfat.com

انگلستان گئے۔ وہاں سے یورپ کے مختلف شہروں کا دورہ کیا۔ ۱۸۰۳ء میں ہندوستان واپس آئے اور اپنا سفر نامہ 'مسیر طالبی فی بلاد افرانجی'، کے عنوان سے مرتب کیا۔ یہ فارسی زبان میں ہے۔ اس کا انگریزی ترجمہ چارلس اسٹوارٹ (Charls Stuart) نے ۱۸۱۰ء میں اور اردو میں ترجمہ مرزا محمد علی رضا محزون مرادآبادی نے کیا تھا جو دو جلدوں میں ۱۹۰۴ء میں شائع ہوا۔ مرزا ابوطالب نے ۱۸۰۶ء میں وفات پائی۔

زیر نظر مضمون میں مرزا ابوطالب لندنی کے حالات زندگی اور اُن کے سفر یورپ کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

متفرقات

۹۱۱ متفرقات س۔ح جولائی ۱۹۴۹ ۱۱۱۔۱۱۲

ماپوفانگ ۴۶ سالہ جنرل ہے جس نے ۳۵-۱۹۳۴ء میں کیمونسٹ کو شکست دی تھی۔ اس شخص کی بہادری اور اس جنرل کی کامیابی کا ذکر کیا گیا ہے۔

۹۱۲ سفر لندن ڈائری کا ایک ورق عظیم الدین احمد جولائی ۱۹۴۹ ۱۲۔۱۴

۱۵رجون ۱۹۰۹ء تا ۱۹رجولائی ۱۹۰۹ء تک کے سفر لندن کے احوال۔

۹۱۳ اشارات قاضی عبدالودود ۱۔۴ فروری ۱۹۴۱ ۶۷۔۷۰

(۱) تذکرہ شورش کا صرف ایک ہی نسخہ کا علم ہو سکا۔ اب یہ کتب خانہ Bodlien Library میں محفوظ ہے۔ اسپرنگر نے اس سے استفادہ کیا تھا۔

(۲) گلزار ابراہیم سے اخذ کرکے سات اشعار کا اندراج۔

(۳) تذکرہ گلشن سخن پر چند تحقیقی خیالات۔

(۴) راجا خیالی رام اردو کے شاعر تھے اور خیالی تخلص کرتے تھے۔ ان کے پانچ اشعار کا اندراج۔

Marfat.com

۹۱۴ اشارات قاضی عبدالودود ۱۔۵ مارچ ۱۹۴۱ء ۶۲-۶۳

(۱) فارسی کے چند ضرب المثل اشعار سے مختصر بحث۔

(۲) ایک قلمی نسخہ سے بحث جو خدا بخش لائبریری میں محفوظ ہے۔

۹۱۵ اشارات قاضی عبدالودود ۴۔۴ اگست ۱۹۴۲ ۴۲۔۴۳

(۱) رسالہ معاصر سے متعلق قارئین کے سوالوں کے جواب۔

(۲) رسالہ معاصر سے متعلق چند خامیوں اور فروگذاشتوں پر اظہار افسوس اور آئندہ اُن کی اصلاح کا وعدہ۔

۹۱۶ بحیرۂ روم کی شاہراہ عبدالمجید ۲۔۲ جون ۱۹۴۱ ۵۱۔۶۰

۹۱۷ ایضاً ایضاً ۲۔۴ اگست ۱۹۴۱ ۴۴۔۴۹

بحیرۂ روم (Mediterranean Sea) کے محل وقوع اور اس کی جغرافیائی صورت حال سے بحث۔ بحیرۂ روم دراصل بحر اوقیانوس کی عظیم الشان خلیج ہے۔ زمانہ قدیم میں اس کے تین رُخ قرار دیے جاتے تھے۔ ایشیائی، یورپین اور افریقی۔ یہ تینوں براعظم کی دہلیز تصور کیے جاتے تھے۔

۹۱۸ بزم معاصر قاضی عبدالودود ×۔۹ جنوری ۱۹۵۶ ۱۹۱۔۱۹۲

رسالہ معاصر حصہ ۶ اور حصہ ۹ میں چند غلطیوں کی اصلاح۔

ولی ویلوری سے متعلق مزید معلومات۔

۹۱۹ تعارف معتمد دائرۂ ادب ۱۔۲ دسمبر ۱۹۴۰ ا۔ب

دائرۂ ادب۔ پٹنہ کا تعارف۔ رسالہ 'معاصر' اسی کے زیر اہتمام شائع ہوتا تھا۔ آخر میں رسالہ معاصر کی مجلس ادارت کی ارکان اور دائرہ کی مجلس مالیہ کے ارکان کی فہرست درج کی گئی ہے۔

۹۲۰ جن عبدالمجید ×۔× نومبر ۱۹۴۶۔ مارچ ۱۹۴۷ ۶۔۱۹

قرآن وحدیث کی روشنی میں اجنہ کے وجود اوران کے مقام رہائش وغیرہ سے بحث۔ مضمون نگار نے انھیں بنی آدم سے قبل کی مخلوق قرار دیا ہے۔

۹۲۱ راہِ ترکستان ا۔ب ۱۔۴ فروری ۱۹۴۱ ۶۰۔۶۶

۹۲۲ روایات محمد فضل الرحمٰن ×۔۱۲ ×۔× ۱۱۴۔۱۳۲

Marfat.com

شاعری کی عمارت دراصل ماضی کے ورثے اور روایات سے تعمیر ہوتی ہے۔لہذا اس کے نقد کی کسوٹی ادراک، احساسات اور ماحول کے ساتھ روایات کی تطبیق بھی ہونی چاہیے۔
مجموعی طور پر ادب کی تخلیق اور تنقید میں روایات کی اہمیت پر زور۔

۹۲۳	قطب جنوبی	علی اکبر کاظمی	۳۔۱	نومبر ۱۹۴۱	۵۴۔۶۰
۹۲۴	ایضاً	ایضاً	۳۔۲	دسمبر ۱۹۴۱	۴۰۔۴۵
۹۲۵	ایضاً	ایضاً	۳۔۳	جنوری ۱۹۴۲	۴۳۔۴۷
۹۲۶	ایضاً	ایضاً	۳۔۴	فروری ۱۹۴۲	۴۹۔۵۲

قطب جنوبی کی تلاش کی ابتدا ۱۴۸۷ء میں ہوئی۔ لیکن اس کی تکمیل ۱۸۳۸ء میں ہوئی۔ اسے سب سے پہلے ایک امریکی سیاح وِلکس نے دیکھا۔ مضمون کی پہلی قسط میں ۱۹۰۱ء تک رونما ہونے والے واقعات کا تذکرہ ہے۔ دوسری اور تیسری قسط میں ۱۹۰۱ء سے ۱۹۰۹ء تک اور چوتھی قسط میں ۱۹۱۰ء سے ۱۹۱۲ء تک کے واقعات کا بیان ہے۔

۹۲۷	مستقبل پر ایک نظر	عبدالستار خاں	۹۔۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۴۵۔۴۶

ایک عظیم انقلاب کی پیشن گوئی۔ اس رائے کا اظہار کہ تغیر کا تعمیری عمل ابھی تشنہ تکمیل ہے۔لہذا دوسرے انقلاب عظیم کا زمانہ متعین تو نہیں کیا جا سکتا البتہ روز کسی نہ کسی کوہِ آتش فشاں کا پھٹنا اس بات کی علامت ہے کہ نیا انقلاب کچھ زیادہ دور نہیں۔

۹۲۸	یادداشت	قاضی عبدالودود	×۔۱۷	جولائی ۱۹۶۰	۸۵۔۱۰۹

غلام ہمدانی مصحفی، جان عالم خاں، شیخ قلندر بخش جرأت، مرزا غالب، خواجہ میر درد، مولانا فتح علی خاں، مولوی صدرالدین خاں، وغیرہ کا مختصر تذکرہ۔

اس بات کی نشاندہی کہ مصحفی کے فارسی دیوان کا ایک مخطوطہ ڈھاکہ یونیورسٹی کے کتابخانہ میں موجود ہے لیکن اس میں اشعار کی ترتیب متفرق ہے اس لیے اسے دیوان کہنا موزوں نہیں ہوگا۔

Marfat.com

۹۲۹ یادداشت قاضی عبدالودود x_۱۸ جولائی ۱۹٦۲ ۳۰_٦۵

(۱) مثنوی محمد بخش شہید ۔ (۲) فسانۂ جان ودل از کھیم نراین رند (۳) مثنوی محمد رضا خاں عاشق ۔ (۴) مثنوی بیرنگ ۔ (۵) روضۃ الشہداء سے متعلق یادداشتیں۔

۹۳۰ یادداشت قاضی عبدالودود x_۱۹ مئی ۱۹٦۴ ۱_۴۸

(۱) اسرارالتوحید، مصنفہ شیخ ابی سعید محمد بن منور، مرتبہ ذبیح اللہ صفا کے متعلق اظہار خیال۔ شیخ کی ولادت ماہ محرم بروز یکشنبہ ۳۵۷ھ اور وفات ۴ شعبان المعظم بروز پنج شنبہ ۴۴۰ھ بتائی ہے۔ (۲) تذکرہ نصرآبادی، مولفہ محمد طاہر نصرآبادی پر اظہار رائے۔ اور تحقیقی جائزہ۔ اس بات پر اظہار ناپسندیدگی کہ اس میں فحش کلام بھی درج کیا گیا ہے۔ اس بات کی اطلاع کہ اس کا ایک قلمی نسخہ خدابخش لائبریری میں محفوظ ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

تبصرے

شمار	نام کتاب	مصنف/مولف	تبصرہ نگار	جلد شمارہ	ماہ/سال	صفحات
۱۔	آج کل (سالنامہ ۱۹۴۵)	×	ح۔م۔اسلم	۹۔۱۰	اکتوبر ۱۹۴۵	۶۴
۲۔	آفتاب (آفتاب بال بیگزین)	×	اختر اور ینوی	۷۔۲۔۳	فروری۔مارچ ۱۹۴۴	
۳۔	احوال غالب	مختار الدین احمد (مرتب)	قاضی عبدالودود	×۔۹	جنوری ۱۹۵۶	
۴۔	ادارۂ ادبیات اردو۔۱۹۴۱	حمید الدین شاہد (مرتب)	ایضاً	۴۔۴	اگست ۱۹۴۲	
۵۔	۱۹۴۱ کے ادبی مضامین	×	ادارہ	۲۔۵	ستمبر ۱۹۴۱	۶۴
۶۔	ادب لطیف (سالنامہ ۱۹۴۶)	×	ظفیر الحسن وارث	۱۰۔۶	جون ۱۹۴۶	[illegible]
۷۔	اساسِ تہذیب	عبداللطیف (مرتب)	عبدالمنان بیدل	×۔۱۵	×۔×	[illegible]
۸۔	اصلاحاتِ اقبال	مشیر الحق دسنوی	قاضی عبدالودود	×۔۲	جنوری ۱۹۵۲	
۹۔	افتتاح الاندلس	محمد جمیل الرحمٰن (مترجم)	مسعود عالم ندوی	۲۔۲	جون ۱۹۴۱	[illegible]
۱۰۔	الف لیلہ ولیلہ	منصور احمد (مترجم)	ایضاً	۴۔۳	جولائی ۱۹۴۲	[illegible]
۱۱۔	الہاماتِ شاد	عبدالمالک آروی	ق۔و۔ابجدی	۲۔۵	ستمبر ۱۹۴۱	
۱۲۔	امیر مینائی	شاہ ممتاز علی	قاضی عبدالودود	۵۔۳	مارچ ۱۹۴۳	[illegible]
۱۳۔	انشائے داغ	احسن مارہروی (مرتب)	ایضاً	۴۔۱	مئی ۱۹۴۲	[illegible]
۱۴۔	ایضاحِ سخن	تمنا عمادی	عندلیب شادانی	۳۔۳	جنوری ۱۹۴۲	[illegible]
۱۵۔	باقان	حفیظ صدیقی	ق۔و۔ابجدی	۳۔۱	نومبر ۱۹۴۱	
۱۶۔	پرچھائیں اور اسکا دوسرا رخ	آصف علی	قاضی عبدالودود	×۔۲	جنوری ۱۹۵۲	

Marfat.com

۱۷۔ پریم۔لاہور (ماہنا تاجور نمبر)	نجیب آبادی (مدیر)	ح۔م۔اسلم	۴_۹	اپریل ۱۹۴۵	۴۴_۴۷
۱۸۔ تاریخ ادب اردو	ادارۂ ادبیات اردو حیدرآباد	ق۔د۔ابجدی	۶_۲	اکتوبر ۱۹۴۱	۵۷_۲۲
۱۹۔ تاریخ صحافت اردو	امداد صابری	قاضی عبدالودود	۷_۲	x_x	۱۰۷
۲۰۔ تاریخ ہندی قرون وسطیٰ (ج ۲)	x	ایضاً	۲_x	جنوری ۱۹۵۲	
۲۱۔ تبصرے		س۔ح		نومبر۔دسمبر ۱۹۴۹	۹۱-۹۶

۱۔ تاریخ ہندی قرون وسطیٰ جلد دوم

۲۔ انتخاب افسانہ مرتبہ پروفیسر کاظم حسین

۳۔ ''ہمایوں'' سالگرہ نمبر ۵۰ پر تبصرہ۔

۲۲۔ جواہر العلوم جوہری عبدالرحیم (مترجم)		ابجدی	۴_۲(ب)	دسمبر ۱۹۴۲	
۲۳۔ چٹکیاں (انشائیے)	موہن سنگھ دیوانہ	علی اکبر قاصد	۳_۹	مارچ ۱۹۴۵	
۲۴۔ چھان بین	جعفر علی خاں اثر	قاضی عبدالودود	۱_x	مئی ۱۹۵۱	
۲۵۔ خانقاہ	ایم۔اسلم	اختر اورینوی	۶_۷	جون ۱۹۴۴	
۲۶۔ خطوط اکبر	مختار الدین احمد (مرتب)	قاضی عبدالودود	۲_x	جنوری ۱۹۵۲	
۲۷۔ خطوط غالب	مہیش پرشاد (مرتب)	ایضاً	۸_۱	جولائی ۱۹۴۲	۴۳
۲۸۔ ایضاً	ایضاً	ایضاً	۶_۴	اکتوبر ۱۹۴۳	۳۸_۴۳
۲۹۔ ایضاً (جلد اول)	ایضاً	ابجدی	۳_۶	اپریل ۱۹۴۲	۴۲_۵۲
۳۰۔ دیوان فائز	مسعود حسن رضوی (مرتب)	قاضی عبدالودود	۱_x	مئی ۱۹۵۱	۱۶۲
۳۱۔ دیوان قائم	خورشید الاسلام (مرتب)	ایضاً	x_۲۵	x_۱۹۷۳	۱_۳۱
۳۲۔ ایضاً	ایضاً	ایضاً	x_۲۶	x_۱۹۷۳	۱_۲۲

تبصرے کے بعد مکمل دیوان کو بھی پیش کر دیا گیا ہے۔

۳۳۔ ذکر غالب	مالک رام	قاضی عبدالودود	۲_x	جنوری ۱۹۵۲	
۳۴۔ سادہ و رنگین افسانے	ظفر قریشی	اختر اورینوی	۶_۷	جون ۱۹۴۴ء	
۳۵۔ سیاست ملیہ	محمد امین زبیری	ابجدی	۴_۶(ب)	دسمبر ۱۹۴۲	۳۴

Marfat.com

۳۶۔ شمیم عشرت	سیدا علی عشرت	ایضاً	۴۔۶(ب)	دسمبر ۱۹۴۲	۳۵
۳۷۔ شوق نیموی کے سو شعر	فوقانی نیموی (مرتب)	قاضی عبدالودود	۴۔۴	اگست ۱۹۴۲	۴۵
۳۸۔ صبح انقلاب	سریر کابری گیاوی	ح۔م۔اسلم	۹۔۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۵۴۔۵۵
۳۹۔ عقد ثریا	عطا کاکوی (مترجم)	ایضاً	x۔۳۰	x۔۱۹۷۵	۷۳۔۷۴
۴۰۔ علی گڑھ میگزین (فانی نمبر)	x	رضا کاظمی	۶۔۱۔۲	جولائی۔اگست ۱۹۴۳	۷۵۔۷۶
۴۱۔ ایضاً	x	شیخ عبداللطیف	۶۔۵	نومبر ۱۹۴۳	۳۹۔۴۶

علی گڑھ میگزین کے فانی نمبر پر جو تنقیدیں اور تبصرے شائع ہو ،ان کا تنقیدی جائزہ۔

۴۲۔ فرمائش ای ب (مجموعہ کلام)	محمد عمر سوز	عطا کاکوی	x۔۳۰	x۔۱۹۷۵	۷۵،۷۶
۴۳۔ کشمکش فانی	شجاع ا قائد	مدیر	۴۔۶	اکتوبر ۱۹۴۲	۴۵،۴۶
۴۴۔ کلام انشاء	مرزا محمد عسکری (مرتب)	قاضی عبدالودود	x۔۹	مئی ۱۹۵۶	۱۱۷
۴۵۔ کنول	اعظم کریوی	ا ادرینوی	۷۔۶	جون ۱۹۴۴	۴۵
۴۶۔ گارساں دتاسی	محی الدین قادری زور	مدیر	۴۔۲	جون ۱۹۴۲	۴۹۔۵۰
۴۷۔ محمد رسول اللہ صلعم	عبدالرحمن (مترجم)	ایضاً	۴۔۶	اکتوبر ۱۹۴۲	۴۳۔۴۴
۴۸۔ مختصر کہانی	ا ت ا (مرتب)	ایضاً	x۔۵۔۶	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹	۱۲۰
۴۹۔ مشاہیر کی بیویاں	طاہر(ہ) رفعت	ا ادرینوی	۷۔۶	جون ۱۹۴۴	۴۶
۵۰۔ مشک وعود	محمودہ رضویہ	ایضاً	۷۔۶	جون ۱۹۴۴	۴۴
۵۱۔ مصحفی اور ان کا کلام	ابواللیث صدیقی	قاضی عبدالودود	۲۔۷	x۔x	۱۰۷،۱۰۸
۵۲۔ مطالعۂ غالب	اثر لکھنوی	ایضاً	۲۔۸	x۔x	۱۴۱،۱۴۲
۵۳۔ کرن (ماہنامہ)	عبدالغنی عزیزی (مدیر)	مدیر	x۔۵۔۶	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹	۱۲۰
۵۴۔ معلم الشعراء	x	عطا کاکوی	x۔۳۰	x۔۱۹۷۵	۸۸
۵۵۔ مکاتیب غالب (طبع دوم)	امتیاز علی خاں عرشی (مرتب)	قاضی عبدالودود	۴۔۵	اپریل ۱۹۴۳	۳۷،۴۶

Marfat.com

۵۶ـ ایضاً ایضاً ایضاً ۵ـ۳ مارچ ۱۹۴۳ ۳۳ـ۴۱

۵۷ـ مکاسب غالب

(طبع دوم) امتیاز علی خاں عرشی (مرتب) قاضی عبدالودود ۵ـ۵ـ۶ مئی۔جون ۱۹۴۳ ۱۰ـ۱۷

۵۸ـ مکاشفات کشفی

(رباعیات) مرزا ابوجعفر کشفی عبدالمنان بیدلؔ x ـ۱۵ x ـx ۱۳۵-۱۵۵

۵۹ـ مکتوبات شادؔ عظیم

آبادی محی الدین قادری زور (مرتب) ابجدی ۲ـ۵ ستمبر ۱۹۴۱ ۶۰ـ۶۲

۶۰ـ میر تقی میر ـ ت

اور شاعری خواجہ ا فاروقی قاضی عبدالودود ۵ـ۱ ری ۱۹۴۴ ۲۹ـ۳۴

۶۱ـ ایضاً ایضاً ایضاً x ـ۹ ری ۱۹۵۶ ۱۱۷ـ۱۹۰

۶۲ـ میر محمد مومن محی الدین قادری زور ق۔و۔ابجدی ۳ـ۱ نومبر ۱۹۴۱ ۶۱ـ۶۲

۶۳ـ میری کہانی، میری زبانی ہمایوں مرزا ابجدی ۳ـ۵ مارچ ۱۹۴۲ ۵۵ـ۵۹

۶۴ـ نادراتِ غالب آفاق حسین آفاق (مرتبؒ) قاضی عبدالودود x ـ۱ مئی ۱۹۵۱ ۱۶۲

۶۵ـ ندیم۔ گیا

(ماہنامہ) بہار نمبر x مختار الدین ا ۲ـ۴ اگست ۱۹۴۱ ۵۴ـ۶۳

۶۶ـ نگار۔ لکھنؤ (دور

حاضر کی شاعری نمبر) x ا اورینوی ۷ـ۲ـ۳ فروری۔مارچ ۱۹۴۴ ۷۷

۶۷ـ نوار علی ا آ قاضی عبدالودود ۴ـ۴ اگست ۱۹۴۲ ۴۴ـ۴۶

۶۸ـ نور المعرفت ظہیر الدین مدنی (مرتب) ایضاً x ـ۲ ری ۱۹۵۲

۶۹ـ نئی دنیا موہن سنگھ دیوانہ علی اکبر قاصد ۹ـ۳ مارچ ۱۹۴۵

۷۰ـ نئی کرن ۔ دربھنگہ

(ماہنامہ) x مدیر x ـ۵ـ۶ ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹ ۱۲۰

۷۱ـ نیا قرآنی قاعدہ ابو محمد مصلح ایضاً x ۵-۶ ایضاً ۱۲۰

۷۲ـ وجیہ الدین وجدیؔ محمد عمر قاضی عبدالودود x ـ۱۰ اگست ۱۹۵۷ ۹۵ـ۱۹۲

۷۳ـ وقایع عالم شاہی پریم کشور ایضاً x ـ۲ ری ۱۹۵۲ ۱۳۵ـ۱۳۶

Marfat.com

۷۴۔ ولی گجراتی	ظہیرالدین مدنی	ایضاً	۸۔۲	x۔x	۱۴۴تا۱۴۳
۷۵۔ ہست و بود	محمودہ رضویہ	اختر اورینوی	۷۔۶	جون ۱۹۴۴	۴۴۔۴۳

اشاریہ مصنف وار:-

نمبر شمار	مضمون نگار	عنوان مضمون	جلد۔شمارہ	ماہ۔سال	صفحات
۱۔	آرزو جلیلی	حاسد (افسانہ)	۵۔۳	مارچ ۱۹۴۳	۳۸۔۲۶
۲۔	ایضاً	راسخ کا غیر مطبوعہ کلام	۳۔۶	اپریل ۱۹۴۲	۳۴
۳۔	ایضاً	عظمت فردا	۲۔۵	ستمبر ۱۹۴۱	۲۴
۴۔	ایضاً	کلام طپش	۳۔۲	دسمبر ۱۹۴۱	۳۹۔۳۸
۵۔	ایضاً	ایضاً	۴۔۱	مئی ۱۹۴۲	۳۱۔۳۰
۶۔	آزاد عظیم آبادی	دکھ (نظم)	۵۔۵۔۶	مئی جون ۱۹۴۳	۱
۷۔	ایضاً	زندگی (نظم)	۳۔۵	مارچ ۱۹۴۲	۲۵
۸۔	ایضاً	گذرگاہ ہستی (نظم)	۲۔۵	ستمبر ۱۹۴۱	۳۷
۹۔	ایضاً	یادگزشتگان (نظم)	۴۔۳	جولائی ۱۹۴۲	۳۰
۱۰۔	آزاد محمد فضل الحق	کلام آزاد	۲۔۲	جون ۱۹۴۱	۲۰
۱۱۔	ا۔ب	راہ ترکستان	۱۔۴	فروری ۱۹۴۱	۶۶۔۶۰
۱۲۔	ابوالحسنات، سید	انوکھا انتقام (افسانہ)	۷،۲۔۳	فروری مارچ ۱۹۴۴	۳۵
۱۳۔	اثر محمد علی خاں	اخبار دبدبۂ سکندری رامپور	x۔۲	جنوری ۱۹۵۲	۱۲۸۔۱۱۹
۱۴۔	ایضاً	تذکرہ شعرائے رامپور	x۔۲	جنوری ۱۹۵۲	۱۴۱۔۱۳۴
۱۵۔	ایضاً	سوم وگداز	x۔۲	جنوری ۱۹۵۲	[illegible]۔۱۴۲
۱۶۔	ایضاً	کتب خانہ شرقیہ کے بارے میں شبلی کا بیان	x۔۲	دسمبر ۱۹۵۲	۱۳۳۔۱۲۹
۱۷۔	ایضاً	مثنوی دلپذیر	x۔۳	دسمبر ۱۹۵۲	۱۴۳۔۱۳۱
۱۸۔	احتشام حسین	تغیر (نظم)	۵۔۲	فروری ۱۹۴۳	۲۰۔۱۹
۱۹۔	احرار، صلاح الدین	ادب، فرائڈ اور مارکس	x۔۲۶	x ۱۹۷۳	۷۶۔۵۹

Marfat.com

۲۰۔	احسان دانش	بساطِ نو کا ساقی نامہ (نظم)	۱۔۳	نومبر ۱۹۴۱	۲۴
۲۱۔	ایضاً	شامِ اودھ (نظم)	۱۔۴	مئی ۱۹۴۲	۱۷۔۱۸
۲۲۔	احمد حسن	اے سیلِ رواں (نظم)	×۔×	نومبر ۱۹۴۶۔ مارچ ۱۹۴۷	۵۸۔۵۹
۲۳۔	احمد حسن	اے سیلِ رواں (نظم)	×۔۵۔۶	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹	۱۱۲۔۱۱۳
۲۴۔	ایضاً	ایک خواب (نظم)	۵،۵۔۶	مئی جون ۱۹۴۳	۱۱
۲۵۔	ایضاً	تنقید اور نقاد	۹،۸۔۹	اگست ستمبر ۱۹۴۵	۱۲۔۱۶
۲۶۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۱۰	اکتوبر ۱۹۴۵	۵۴۔۵۸
۲۷۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۶۔۸
۲۸۔	ایضاً	خلشِ حسن (نظم)	۹۔۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۴۴
۲۹۔	ایضاً	رفتارِ حیات (نظم)	۱۰۔۵	مئی ۱۹۴۶	۳۳۔۳۴
۳۰۔	ایضاً	روتا ہوں میں (نظم)	۴۔۵	ستمبر ۱۹۴۲	۱
۳۱۔	ایضاً	شوقِ منزل (نظم)	۹۔۷	جولائی ۱۹۴۵	۳۰
۳۲۔	ایضاً	غزل اور نظم کا جھگڑا	۶۔۳	ستمبر ۱۹۴۳	۶۔۱۲
۳۳۔	ایضاً	فانی ہے اور فنا کس کا نام ہے۔ (نظم)	۷،۲۔۳	فروری مارچ ۱۹۴۴	۴۱
۳۴۔	ایضاً	لوٹ اے نکہتِ گل (نظم)	۶۔۵	نومبر ۱۹۴۳	۱۷۔۱۸
۳۵۔	ایضاً	لے سلام اے گلِ رنگیں میرا (نظم)	۶۔۳	ستمبر ۱۹۴۳	۴۰۔۴۱
۳۶۔	ایضاً	نوائے عشق (نظم)	۹۔۱۰	اکتوبر ۱۹۴۵	۵۲۔۵۳
۳۷۔	احمد ذوالسیفین	اشعارِ شاہِ شجاع	۹،۵۔۶	مئی۔ جون ۱۹۴۵	۱۵۔۲۰
۳۸۔	ایضاً	دیوانِ حافظ	۹،۸۔۹	اگست۔ ستمبر ۱۹۴۵	۱۷۔۳۱
۳۹۔	اختر احمد، سید	ایضاً		مئی، جون ۱۹۴۶	۳-۱۳
۴۰۔	ایضاً	ایضاً		جولائی ۱۹۴۹	۲۰-۲۵
۴۱۔	ایضاً	ایضاً		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۴-۸
۴۲۔	اختر امام	لنکا سے ایک خط	×۔۴	اگست ۱۹۴۹	۶۳۔۶۴
۴۳۔	ایضاً	ایضاً		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۸۸--۹۰
۴۴۔	اختر اورینوی	آپ بیتی	۱۔۳	نومبر ۱۹۴۱	۱۔۲

Marfat.com

۴۵۔	اختر اورینوی	آخرت نامہ	۱۰_×	اگست ۱۹۵۷	۸۴_۷۳
۴۶۔	ایضاً	آخری اکنی (افسانہ)	۱_۱	نومبر ۱۹۴۰	۳۱_۲۴
۴۷۔	ایضاً	آئینہ (افسانہ)	۸_۱	جولائی ۱۹۴۴	۲۰_۱۱
۴۸۔	ایضاً	اب (افسانہ)	۵_۱	مارچ ۱۹۴۱	۳۵_۲۹
۴۹۔	ایضاً	ابدی رات (نظم)	۹_۸،۹	اگست ستمبر ۱۹۴۵	۳۳_۳۲
۵۰۔	ایضاً	اعتذار	۴_۷ (الف)	نومبر ۱۹۴۲	۲_۱
۵۱۔	ایضاً	افسانے میں مقصد	۶،۱_۲	جولائی اگست ۱۹۴۳	۶_۴
۵۲۔	ایضاً	اندھی نگری (افسانہ)	۲_۲	جون ۱۹۴۱	۲۸_۲۱
۵۳۔	ایضاً	ایک کاروبار (افسانہ)	۹_۳	مارچ ۱۹۴۵	۲۹_۱۱
۵۴۔	ایضاً	بوڑھی ماما (افسانہ)	۱_۳	جنوری ۱۹۴۱	۲۶_۱۹
۵۵۔	ایضاً	بولیوں کا سنگم	۴_۶	اکتوبر ۱۹۴۲	۳۹_۳۳
۵۶۔	ایضاً	ایضاً	۴_۷ (الف)	نومبر ۱۹۴۲	۴۶_۳۸
۵۷۔	ایضاً	بہار میں اردو ناول نگاری	۱۰،۳_۴	مارچ۔اپریل ۱۹۴۶	۱۶_۱۱
۵۸۔	ایضاً	پر اب بھی کبھی کبھی۔ (افسانہ)	۱۰،۸_۹	اگست ستمبر ۱۹۴۶	۵۸_۴۴
۵۹۔	ایضاً	پناہ گزیں (افسانہ)	۴_۱	مئی ۱۹۴۲	۲۶_۱۹
۶۰۔	ایضاً	عرض نغمہ بہ آغاز مرحمت		مئی، جون ۱۹۴۹	۳۹_۳۸
۶۱۔	ایضاً	پندرہ منٹ (افسانہ)	۹_۱۰	اکتوبر ۱۹۴۵	۳۵_۱۹
۶۲۔	ایضاً	تاخیر (افسانہ)	۱_۴	فروری ۱۹۴۱	۲۴_۱۷
۶۳۔	ایضاً	تاریک سائے (افسانہ)	۵،۵_۶	مئی۔جون ۱۹۴۳	۲۶_۱۲
۶۴۔	ایضاً	تعمیر (ناول)	۹_۷	جولائی ۱۹۴۵	۲۵۰۱۸
۶۵۔	ایضاً	ایضاً	۹_۸،۹	اگست ستمبر ۱۹۴۵	۵۷_۵۰
۶۶۔	ایضاً	ایضاً	۹_۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۲۶_۲۵
۶۷۔	ایضاً	ایضاً	۹_۱۲	دسمبر ۱۹۴۵	۳۷_۳۲
۶۸۔	ایضاً	ایضاً	۱۰،۱_۲	جنوری۔فروری ۱۹۴۶	۴۵_۳۰
۶۹۔	ایضاً	ایضاً	۱۰_۵	مئی ۱۹۴۶	۲۱_۱۶

Marfat.com

۷۰۔	اختر اورینوی	ایضاً	۶_۱۰	جون ۱۹۴۶	۳۲_۲۵
۷۱۔	ایضاً	جلوۂ منزل (نظم)	۹_۲	فروری ۱۹۴۵	۱۱
۷۲۔	ایضاً	جنگل (افسانہ)	۷_۵	مئی ۱۹۴۴	۲۵_۱۶
۷۳۔	ایضاً	جوش ایک صناع کی حیثیت میں	۲_۵	x_x	۱۴۱_۱۰۷
۷۴۔	ایضاً	جونیہ (افسانہ)	۳_۱	نومبر ۱۹۴۱	۳۴_۲۵
۷۵۔	ایضاً	خلش (نظم)	۷،۲_۳	فروری مارچ ۱۹۴۴	۱۸
۷۶۔	ایضاً	ڈائنامیٹ (افسانہ)	۱۰،۳_۴	مارچ اپریل ۱۹۴۱	۵۶_۴۵
۷۷۔	ایضاً	رات بھر (افسانہ)	۹،۸_۹	اگست ستمبر ۱۹۴۵	۴۹_۳۴
۷۸۔	ایضاً	سعادت حسن منٹو کی افسانہ نگاری	۹_x	جنوری ۱۹۵۶	۱۱۸_۸۱
۷۹۔	ایضاً	شکور دادا (افسانہ)	۲_۴	اگست ۱۹۴۱	۳۲_۲۰
۸۰۔	ایضاً	عبدالغفور شہباز کی شاعری	۱_۱۷	جولائی ۱۹۶۰	۸۴_۷۰
۸۱۔	ایضاً	ایضاً	۱_۱۸	جولائی ۱۹۶۲	۲۹_۱۸
۸۲۔	ایضاً	ایضاً	۱۹	مئی ۱۹۶۴	۶۶_۴۹
۸۳۔	ایضاً	غالب کے بعد	۸،۳_۴	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۴	۸-۳
۸۴۔	ایضاً	فٹ پاتھ (افسانہ)	۳_۴	فروری ۱۹۴۲	۳۹_۳۴
۸۵۔	ایضاً	فقۂ ہندی	x_۱۰	اگست ۱۹۵۷	۶۸_۵۷
۸۶۔	ایضاً	فن اور ماحول	۳_۲	دسمبر ۱۹۴۱	۷_۱
۸۷۔	ایضاً	فن ناول نگاری اور نذیر احمد دہلوی	x_۱۱	دسمبر ۱۹۵۷	۲۵_۲۱
۸۸۔	ایضاً	فیض احمد فیض کی شاعری اور اس کی فضا	۲_۷	x_x	۶۸_۳۲
۸۹۔	ایضاً	کارواں (ناول)	۷_۴	اپریل ۱۹۴۳	۱۶_۱۱
۹۰۔	ایضاً	ایضاً	۸_۶	دسمبر ۱۹۴۴	۹_۶
۹۱۔	ایضاً	ایضاً	۸_۵	نومبر ۱۹۴۴	۱۰_۸
۹۲۔	ایضاً	ایضاً	۹_۱	جنوری ۱۹۴۵	۹_۶
۹۳۔	ایضاً	ایضاً	۹_۲	فروری ۱۹۴۵	۱۰_۸
۹۴۔	ایضاً	کام کی بات	۵_۲	فروری ۱۹۴۳	۳۷_۳۱

Marfat.com

۹۵۔	اختر اورینوی	کواڑ کی اوٹ (افسانہ)	۷، ۲۔۳	فروری۔مارچ ۱۹۴۴	۲۰
۹۶۔	ایضاً	گزارش (اداریہ)	۶، ۱۔۲	جولائی۔اگست ۱۹۴۳	۱۔۳
۹۷۔	ایضاً	ایضاً	۶۔۳	ستمبر ۱۹۴۳	۱۔۳
۹۸۔	ایضاً	گزارش (اداریہ)	۶۔۴	اکتوبر ۱۹۴۳	۱۔۳
۹۹۔	ایضاً	ایضاً	۷۔۱	جنوری ۱۹۴۴	۱۔۶
۱۰۱۔	ایضاً	ایضاً	۷، ۲۔۳	فروری، مارچ ۱۹۴۴	۱
۱۰۲۔	ایضاً	ایضاً	۷۔۵	مئی ۱۹۴۴	۱۔۴
۱۰۳۔	ایضاً	ایضاً	۷۔۶	جولائی ۱۹۴۴	۱۔۵
۱۰۴۔	ایضاً	ایضاً	۸۔۲	اگست ۱۹۴۴	۱۔۵
۱۰۵۔	ایضاً	ایضاً	۸، ۳۔۴	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۴	۱۔۲
۱۰۶۔	ایضاً	ایضاً	۸۔۵	نومبر ۱۹۴۴	۱۔۲
۱۰۷۔	ایضاً	ایضاً	۸۔۶	دسمبر ۱۹۴۴	۱۔۲
۱۰۸۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۱	جنوری ۱۹۴۵	۱
۱۰۹۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۲	فروری ۱۹۴۵	۱
۱۱۰۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۳	مارچ ۱۹۴۵	۱۔۲
۱۱۱۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۴	اپریل ۱۹۴۵	۱۔۴
۱۱۲۔	ایضاً	ایضاً	۹، ۵۔۶	مئی۔جون ۱۹۴۵	۱۔۴
۱۱۳۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۷	جولائی ۱۹۴۵	۱۔۷
۱۱۴۔	ایضاً	ایضاً	۹، ۸۔۹	ستمبر، اکتوبر ۱۹۴۵	۱۔۷
۱۱۵۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۱۰	اکتوبر ۱۹۴۵	۱۔۷
۱۱۶۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۱۔۵
۱۱۷۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۱۲	دسمبر ۱۹۴۵	۱۔۶
۱۱۸۔	ایضاً	ایضاً	۱۰، ۱۔۲	جنوری۔فروری ۱۹۴۶	۲۔۶
۱۱۹۔	ایضاً	ایضاً	۱۰، ۳۔۴	مارچ۔اپریل ۱۹۴۶	۲۔۹

Marfat.com

ادب اور نفسیات پر تفصیلی تبصرہ۔

۱۲۰۔	اختر اورینوی	گذارش (اداریہ)	۵_۱۰	مئی ۱۹۴۶	۶_۱
۱۲۱۔	ایضاً	ایضاً	۶_۱۰	جون ۱۹۴۶	۴_۱
۱۲۲۔	اختر قادری	ایضاً	۷_۱۰	جولائی ۱۹۴۶	۵_۱
۱۲۳۔	ایضاً	ایضاً	۱۰،۸_۹	اگست۔ستمبر ۱۹۴۶	۵_۱
۱۲۴۔	ایضاً	ایضاً	×	نومبر ۱۹۴۶-مارچ ۱۹۴۷	۵_۳
۱۲۵۔	ایضاً	ایضاً	×_×	جولائی ۱۹۴۷	۷_۳
۱۲۶۔	ایضاً	ایضاً	×_۴	اگست ۱۹۴۹	۶_۳
۱۲۷۔	ایضاً	ایضاً	×،۵_۶	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹	۹_۳
۱۲۸۔	ایضاً	گھر کو واپسی (افسانہ)	۷_۱۰	جولائی ۱۹۴۶	۳۶_۱۴
۱۲۹۔	ایضاً	محبت کی موت (نظم)	۵_۸	نومبر ۱۹۴۴	۲
۱۳۰۔	ایضاً	نقد و نظر (تبصرے)	۶_۷	جون ۱۹۴۴	۴۶_۴۳
۱۳۱۔	ایضاً	ہم ہوئے، تم ہوئے کہ میر ہوئے (افسانہ)	۵_۲	فروری ۱۹۴۸	۱۳_۹
۱۳۲۔	ایضاً	اکتاہٹ (افسانہ)		جولائی ۱۹۴۹	۴۰-۳۹
۱۳۳۔	ایضاً	عرض نغمہ بہ آغاز محبت		مئی جون ۱۹۴۹	۳۹-۳۸
۱۳۴۔	ایضاً	نئی بہار (نظم)	×،۵_۶	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹	۸۱
۱۳۵۔	ایضاً	قطعہ تاریخ وفات عظیم الدین مرحوم		جولائی ۱۹۴۹	۱۹
۱۳۶۔	اختر کاکوی، سید شاہ منظور الرحمن	تغافل جاناں (نظم)	۷_۱۰	جولائی ۱۹۴۶	۶
۱۳۷۔	ازہر احمد ارکوی	بچے کا خواب (افسانہ)	۷_۹	جولائی ۱۹۴۵	۲۹_۲۶
۱۳۸۔	اسامہ یزدانی	لیبیا کا مسئلہ		جولائی ۱۹۴۹	۹۹-۹۲
۱۳۹۔	ایضاً	مشرق وسطیٰ اور مغربی سیاست		مئی جون ۱۹۴۹	۷۲-۶۵
۱۴۰۔	×	اسکندریہ اور اس کے ذہنی کارنامے	۳_۱	جنوری ۱۹۴۱	۵۷_۴۸
۱۴۱۔	اسلم، ا۔م	تبصرے	۹_۴	اپریل ۱۹۴۵	۴۷_۴۴

Marfat.com

۱۴۲۔ سلم، ا۔م	ایضاً	۱۰_۹	اکتوبر ۱۹۴۵	۱۴
۱۴۳۔ ایضاً	ایضاً	۱۱_۹	نومبر ۱۹۴۵	۵۵_۵۴
۱۴۴۔ ایضاً	ایضاً	۵_۱۰	مئی ۱۹۴۶	۵۴_۵۲
۱۴۵۔ ایضاً	ٹیوٹر اور لچھے (افسانہ)	۶_۶	دسمبر ۱۹۴۳	۱۹_۱۰
۱۴۶۔ ایضاً	دولہن بھابی (افسانہ)	۱۰،۸_۹	اگست، ستمبر ۱۹۴۶	۷۲_۵۹
۱۴۷۔ ایضاً	ایضاً	x_	نومبر ۴۶-مارچ ۱۹۴۷	۳۷_۶
۱۴۸۔ ایضاً	شہاب ثاقب اور سنگفل	۴_۶	اکتوبر ۱۹۴۳	۳۷_۳۰
۱۴۹۔ ایضاً	شہید (افسانہ)	۳_۶	ستمبر ۱۹۴۳	۲۷_۲۲
۱۵۰۔ اشعر ملیح آبادی	آہٹیں (نظم)	۴_x	اگست ۱۹۴۹	۹_۷
۱۵۱۔ اشفاق حسین	وحشی ناچ (افسانہ)	۳_۹	مارچ ۱۹۴۵	۳۲_۳۱
۱۵۲۔ اقبال حسین	استاد محترم	۲۶-x	۱۹۷۳-x	۵۰-۳۵
۱۵۳۔ ایضاً	چندر بھان برہمن	۱-۷	جنوری ۱۹۴۲	۴۶-۳۸
۱۵۴۔ افتخار احمد	جشن بہاراں (نظم)	۶_۵_x	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹	۱۸_۱۷
۱۵۵۔ ایضاً	شکست (نظم)	۴_x	اگست ۱۹۴۹	۲۶_۲۵
۱۵۶۔ ایضاً	عظمت گناہ (ڈراما)	۶_۵،x	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹	۴۶_۴۱
۱۵۷۔ افتخار احمد حسین آبادی	رات کے رینگتے لمحوں کی سحر دور نہیں (نظم)		مئی جون ۱۹۴۹	۱۵-۱۴
۱۵۸۔ افتخار احمد	افسانے سے حقیقت تک		نومبر دسمبر ۱۹۴۹	۵۳-۵۲
۱۵۹۔ الیاس رحمانی	عہد اسلام میں دربھنگہ پر ایک مجموعی نظر		مئی جون ۱۹۴۹	۱۰۲-۷۳

اسلامی عہد کے ادوار میں ضلع دربھنگہ جسے اب کمشنری کا درجہ حاصل ہے بہار کا ایک اہم شہر ہے، مجموعی روشنی ڈالی گئی ہے۔ تاریخی اعتبار سے دربھنگہ کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ اس مضمون میں مندرجہ ذیل ثانوی مضامین 'تاریخ' عہد اسلامیہ، دولت خلجیہ، سلاطین تغلقیہ، سلاطین شرقیہ، سلاطین لودی، وغیرہ کے عنوان سے دربھنگہ کی مفصل تاریخ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۱۶۰۔ ایضاً	ایضاً		جولائی ۱۹۴۹	۱۱۰-۸۲

عہد اکبری، عہد جہانگیری: ۱۰۳۷_۱۰۱۴ھ/۱۶۲۸_۱۶۰۵ء، عہد شاہجہانی:-

Marfat.com

۱۰۶۸ـ۱۰۳۷ھ/۱۶۵۸ـ۱۶۲۸ء عہد عالمگیر:- ۱۱۱۸ـ ۱۰۶۸ھ/ ۱۷۰۷ـ ۱۶۵۸ء میں دربھنگہ پر تاریخی روشنی ڈالی گئی ہے۔اور مشائخ، علماء، فوجداران کا ذکر، ساتھ ہی عہد محمد شاہی ۱۱۶۱-۱۱۳۱ھ/۱۷۴۸-۱۷۱۹ء کے عہدیداران اور دربھنگہ ضلع کی تاریخی اہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔

۱۶۱ـ	انصاری محمد زبیر	سارنگی (افسانہ)	۶ـ۳	اپریل ۱۹۴۲	۳۳ـ۳۱
۱۶۲ـ	ایضاً	محشر خیال (افسانہ)	۳ـ۳	جنوری ۱۹۴۲	۲۲ـ۱۸
۱۶۳ـ	ایضاً	ہلمٹ (افسانہ)	۳ـ۴	جولائی ۱۹۴۲	۳۹ـ۳۶
۱۶۴ـ	انور منوہر سہائے	تصانیف آرزو	۴ـx	دسمبر ۱۹۵۳	۱۵۴ـ۱۵۲
۱۶۵ـ	ایضاً	معارضہ حزیں و آرزو	۱ـx	مئی ۱۹۵۱	۳۰
۱۶۶ـ	انیس الرحمٰن	قاضی عبدالودود اور سیاسیات	۳۳ـ۳۱x	۱۹۷۹۱۹۷۶	۴۲۰ـ۴۰۶
۱۶۷ـ	بدیع مشہدی (مترجم)	انحراف۔(افسانہ)	۶ـ۱۰	جون ۱۹۴۶	۳۹ـ۳۴
۱۶۸ـ	بلخی، فصیح الدین	پٹنہ میں شعرا کے مزارات	۲ـx	جنوری ۱۹۵۲	۸۲ـ۷۹
۱۶۹ـ	ایضاً	فدوی کا ایک مسدس	۷ـ۲	xـx	۷۹ـ۷۶
۱۷۰ـ	ایضاً	قلعہ رہتاس کی تاریخ	۶ـ۵ـx	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹	۸۴ـ۸۷
۱۷۱ـ	بہاء الدین، سید	چار دوست (افسانہ)	۶ـ۱	اپریل ۱۹۴۱	۳۰ـ۲۲
۱۷۲ـ	ایضاً	ناکام محبت (افسانہ)	۴ـ۱	فروری ۱۹۴۱	۳۷ـ۲۵
۱۷۳ـ	بیخود جعفری، سید احمد	انتظار (نظم)	۲ـ۹	فروری ۱۹۴۵	۱۲
۱۷۴ـ	بیدار، عابد رضا	خواب و خیال کا نسخہ علیگڑھ	۸ـ۲	xـx	۹۸ـ۹۲
۱۷۵ـ	ایضاً	کچھ قاضی صاحب کے بارے میں	۳۴ـ۳kx	۱۹۷۹ـ۱۹۷۶	۳۱۳ـ۲۹۳
۱۷۶ـ	بیدل، عبدالستار	اساس تہذیب، (تبصرہ)	۱۵ـx	xـx	۱۶۲ـ۱۵۶
۱۷۷ـ	ایضاً	مکاشفات کشفی۔(تبصرہ)	۱۵ـx	xـx	۱۵۵ـ۱۴۵
۱۷۸ـ	ایضاً	ڈاکٹر عظیم الدین احمد سے میرا تعارف		جولائی ۱۹۴۹	۹ـ۸
۱۷۹ـ	بیدی، راجندر سنگھ	موت اور زیست کی روزانہ صف آرائی	۴ـ۴	اگست ۱۹۴۲	۲۳ـ۱۸
۱۸۰ـ	پالر، ایڈورڈ ہنری	اودھ اخبار (۱۳ / اپریل ۱۸۷۴)	۲ـx	جنوری ۱۹۵۲	۶۶ـ۵۹
۱۸۱ـ	پشکن	انتقام (افسانہ)	۴ـx	اگست ۱۹۴۹	۳۷ـ۲۷

Marfat.com

۱۸۲۔ تمنا عمادی، محی الدین	کلام تپاں	۳_۳	جنوری ۱۹۴۲	۳۵_۳۰
۱۸۳۔ ایضاً	ایضاً	۴_۳	فروری ۱۹۴۲	۴۲_۴۰
۱۸۴۔ ایضاً	کلام سجاد	۱_۳	نومبر ۱۹۴۱	۴۴_۴۰
۱۸۵۔ تمنائی (مترجم)	پیکنگ کا پروفیسر (ڈراما)	۱_۱	نومبر ۱۹۴۰	۴۳_۳۸
۱۸۶۔ تمنائی (مترجم)	پیکنگ کا پروفیسر (ڈراما)	۲_۱	دسمبر ۱۹۴۰	۳۷_۳۲
۱۸۷۔ ایضاً	ایضاً	۳_۱	جنوری ۱۹۴۱	۳۴_۲۷
۱۸۸۔ ایضاً	ایضاً	۴_۱	فروری ۱۹۴۱	۴۰_۳۸
۱۸۹۔ ایضاً	گھڑی	x_x	نومبر ۱۹۴۶، مارچ ۱۹۴۷	۷۹_۷۴
۱۹۰۔ ثناء الحق، محمد	جدول فی المقابلہ بین التاریخین الہجری والمسیحی	۲۶_x	۱۹۷۳	۱۶۹_۱۴۳
۱۹۱۔ ایضاً	عشق علی شاہ	۲۶_x	۱۹۳۷_x	۱۴۲_۱۲۹
۱۹۲۔ جذبی، معین احسن	سوز شاعرانہ (نظم)	۱_۲	مئی ۱۹۴۱	۲۹
۱۹۳۔ جرات، قلندر بخش	جرات کی دہر بند رباعیاں	۱_x	مئی ۱۹۵۱	۶۰
۱۹۴۔ جعفری، رضا احمد	ارتقائے فن پرواز پر ایک نظر	۲_۶	اکتوبر ۱۹۴۱	۵۶_۴۵
۱۹۵۔ جعفری، محمد حسن	قصیدہ	۸، ۳_۴	ستمبر/اکتوبر ۱۹۴۴	۱۶_۹
۱۹۶۔ ایضاً	ایضاً	۵_۸	نومبر ۱۹۴۴	۵_۳
۱۹۷۔ ایضاً	ایضاً	۶_۸	دسمبر ۱۹۴۴	۵_۲
۱۹۸۔ ایضاً	ناول	۵_۶	نومبر ۱۹۴۳	۱۶_۴
۱۹۹۔ جمیل مظہری	اسے بھول جا بھلا دے (نظم)	۴_۴	اگست ۱۹۴۲	۲_۱
۲۰۱۔ ایضاً	بعد المشرقین (نظم)	۴_۲	اگست ۱۹۴۱	۱۹
۲۰۲۔ ایضاً	میں اور تو (نظم)	۳_۱	جنوری ۱۹۴۱	۱
۲۰۳۔ ایضاً	ہم کون ہیں ہم کیا ہیں (نظم)	۵_۱	مارچ ۱۹۴۱	۲۸_۲۷
۲۰۴۔ جواہر لال نہرو	زبان کا مسئلہ		جولائی ۱۹۴۹	۱۰۶_۸۳
۲۰۵۔ جوش، سلطان حیدر	کرشمہ (افسانہ)	۴_۶	اکتوبر ۱۹۴۳	۲۳_۱۵
۲۰۶۔ جون، ٹیمپل	ایک مغربی سیاح کے خطوط	۵_۳	مارچ ۱۹۴۲	۳۲_۲۶
۲۰۷۔ جوہر، محمد مصطفیٰ	انجام تصور (نظم)	۶_۴	اکتوبر ۱۹۴۲	۱۸

Marfat.com

۲۰۸۔	جوہری، آیۃ اللہ	مرثیہ	۳_x	دسمبر ۱۹۵۲	۱۵۲_۱۴۴
۲۰۹۔	جھا، امرناتھ	میر درد	۷_۹	جولائی ۱۹۴۵	۳۷_۳۱
۲۱۰۔	جیلانی، م۔ع	دھواں (افسانہ)	۱_۷	جنوری ۱۹۴۴	۳۳_۲۷
۲۱۱۔	جیمس جوائس	ایولن (افسانہ)	۲_۱	دسمبر ۱۹۴۰	۳۱_۲۷
۲۱۲۔	حبیب الرحمٰن	استدراک مفید الانشاء	۶_۵،۵	مئی۔جون ۱۹۴۳	۸۲_۶۸
۲۱۳۔	ایضاً	داغ ونساخ	۲،۷_۳	فروری۔مارچ ۱۹۴۳	۵۶
۲۱۴۔	حسن عسکری، سید	اجاگر چند الفت کا اردو کلام	۳_x	دسمبر ۱۹۵۲	۱۳۰_۱۲۹
۲۱۵۔	ایضاً	اردو ہندی زبانیں	۶_۲	اپریل ۱۹۵۴	۹۴_۶۳
۲۱۶۔	ایضاً	اوراق پارینہ	۷_۲	x_x	۹۳_۸۰
۲۱۷۔	ایضاً	بزم معاصر	۹_x	جنوری ۱۹۵۶	۱۹۲_۱۹۱
۲۱۸۔	ایضاً	پروفیسر محفوظ الحق	۹_۸،۱۰	اگست ستمبر ۱۹۴۶	۸_۶
۲۱۹۔	ایضاً	تاریخ کشمیر کے چند قلمی نسخے	۶_۵،۵	مئی۔جون ۱۹۴۳	۵۹_۵۳
۲۲۰۔	ایضاً	ایضاً	۲_۱،۶	جولائی، اگست ۱۹۴۳	۶۱-۴۷
۲۲۱۔	ایضاً	جائسی اور چند مسلمان ہندی شعرا کے کلام کا مجموعہ	x_۴	دسمبر ۱۹۵۳	۱۲۲_۸۹
۲۲۲۔	ایضاً	جنگ نامہ	۶_۳	اپریل ۱۹۴۲	۴۱_۳۵
۲۲۳۔	ایضاً	ایضاً	۱_۴	مئی ۱۹۴۲	۵۰_۴۰
۲۲۴۔	ایضاً	ایضاً	۲_۴	جون ۱۹۴۲	۴۸_۴۴
۲۲۵۔	ایضاً	ایضاً	۴_۴	اگست ۱۹۴۲	۴۱_۳۷
۲۲۶۔	ایضاً	ایضاً	۵_۴	ستمبر ۱۹۴۲	۴۴_۳۵
۲۲۷۔	ایضاً	چندائن اور سنیاست۔ قدیم ہندی پریم کتھائیں	x_۱۶	اپریل ۱۹۶۰	۹۶_۶۵
۲۲۸۔	ایضاً	ایضاً	۱۷_x	جولائی ۱۹۶۰	۶۹_۳۹
۲۲۹۔	ایضاً	حضرت عبدالقدوس گنگوہی اور ان کا ہندی کلام	x_۱۱	دسمبر ۱۹۵۷	۱۸۲_۱۳۵
۲۳۰۔	ایضاً	دستور ملا فیروز مصنف جار جنامہ	x_۲۳	x_۱۹۷۲	۱۴۳_۱۰۸
۲۳۱۔	ایضاً	دکھنی اردو کے مخطوطات کا ایک مجموعہ	۵_x	x_x	۱۵۰_۱۴۲
۲۳۲۔	ایضاً	دیوان سید راجا	۵_۲	x_x	۹۰_۶۶

Marfat.com

۲۳۳۔	ایضاً	شمالی ہند کے صوفیائے کرام کی ہندی دوستی	۶_x	دسمبر ۱۹۵۳	۸۸_۷۵
۲۳۴۔	ایضاً	ظفر نامہ عالمگیر	۶_۵،۹	مئی جون ۱۹۴۵	۳۱_۲۱
۲۳۵۔	ایضاً	علم التاریخ	۳۸_x	۱۹۸۳_x	۸۶_۵۳
۲۳۶۔	ایضاً	قاضی صاحب عالم اور انسان	۳۴_۳kx	۱۹۷۹_۱۹۷۶	۲۰۷_۱۸۵
۲۳۷۔	ایضاً	کچھ حضرت مخدوم بہار کے ملافیظ و مکاتیب کے متعلق	۲۷_x	۱۹۷۴_x	۱۶۷_۱۳۹
۲۳۸۔	ایضاً	کہ کرد کہ نیافت	۳۰_x	۱۹۷۵_x	۵۶_۳۳
۲۳۹۔	ایضاً	نسخہ	۴_۳،۱۰	مارچ اپریل ۱۹۴۶	۶۸_۶۰
۲۴۰۔	ایضاً	نسخۂ دلکشا	۱_۱	نومبر ۱۹۴۰	۶۶_۶۲
۲۴۱۔	ایضاً	ایضاً	۲_۱	دسمبر ۱۹۴۰	۴۹_۴۶
۲۴۲۔	ایضاً	نسخۂ دلکشا	۳_۱	جنوری ۱۹۴۱	۶۴_۵۸
۲۴۳۔	ایضاً	نسخۂ مفید الانشاء	۵_۱	مارچ ۱۹۴۱	۵۷_۵۲
۲۴۴۔	ایضاً	ایضاً	۶_۱	اپریل ۱۹۴۱	۵۲_۴۷
۲۴۵۔	ایضاً	ولی ویلوری کی وہ مجلس کا ایک قدیم مخطوطہ	۸_۲	x_x	۱۴۰_۱۲۵
۲۴۶۔	ایضاً	ہندی فنون لطیفہ اور چندائن کی چند تصاویر	۱۷_x	جولائی ۱۹۶۰	۱۵۴_۱۱۹
۲۴۷۔	حلی	انتہا کی ابتدا (افسانہ)		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۴۶-۴۲
۲۴۸۔	ایضاً	ہمدم میرے ہمدم		نومبر، دسمبر ۱۹۳۹	۵۱-۴۸
۲۴۹۔	حمید و سلطان	ورود بھائی	۳۴_۳kx	۱۹۷۹_۱۹۷۶	۳۰_۲۷
۲۵۰۔	حمید، فیاض الدین	معارضۂ جرأت و نوا	۲_x	جنوری ۱۹۵۲	۷۷_۷۳
۲۵۱۔	ایضاً	معارضہ سودا و مکیں پر نئی روشنی	۱۹	مئی ۱۹۶۴	۷۶_۶۷
۲۵۲۔	خالد، حسن مرتضیٰ (مترجم)	اپولن (افسانہ)	۲_۱	دسمبر ۱۹۴۰	۳۱_۲۷
۲۵۳۔	خلیل الرحمٰن	جسِ دوام (نظم)	x_x	نومبر۔مارچ ۴۷_۱۹۴۶	۸۱_۸۰
۲۵۴۔	خورشید الاسلام	شکایت (نظم)	۵_۴	ستمبر ۱۹۴۲	۳۱
۲۵۵۔	خورشیدی، محمد یوسف	مشترک تہذیب اور اردو مثنوی	۲۶_x	۱۹۷۳_x	۱۲۸_۹۱
۲۵۶۔	خیال، نصیر حسین	بہار کا اولین اردو ناول نگار	۱۱_۹	نومبر ۱۹۴۵	۱۸_۱۰
۲۵۷۔	ایضاً	ایضاً	۱۲_۹	دسمبر ۱۹۴۵	۱۴_۷

Marfat.com

۲۵۸۔ خیالی مہدوادی	دماغ کی خرابی (افسانہ)	۲۔۵	ستمبر ۱۹۴۱	۲۵۔۳۱
۲۵۹۔ دردائی، معین الدین	بہار کے شعراء	x۔x	نومبر۔مارچ ۴۷۔۱۹۴۶	۴۹۔۵۸
۲۶۰۔ ایضاً	ایضاً	x۔x	جولائی ۱۹۴۷	۸۔۲۱
۲۶۱۔ ایضاً	دکن کے قدیم مثنوی گوشعرا	۱۰۔۶	جون ۱۹۴۶	۵۔۲۵
۲۶۲۔ ایضاً	ایضاً	۹۔۸،۱۰	اگست۔ستمبر ۱۹۴۶	۹۔۳۲
۲۶۳۔ ذکی الحق، محمد (مترجم)	ادب، فرائڈ اور مارکس	x۔۲۶	x۔۱۹۷۳	۵۹۔۷۶
۲۶۴۔ ایضاً	اقتباسات خلاصۃ الکلام مصنفہ علی ابراہیم	x۔۲	جنوری ۱۹۵۲	۸۳۔۹۲
۲۶۵۔ ایضاً	طبقات الشعرا	x۔۳۸	x۔۱۹۸۳	۳۵-۵۲
۲۶۶۔ ایضاً	عبدالغفور شہباز ایک رباعی گو۔	x۔۳۶	x۔۱۹۸۱	۱۳۹۔۱۵۶
۲۶۷۔ ایضاً	قاضی صاحب	۳kx۔۳۴	۷۹۔۱۹۷۶	۱۵۱۔۲۶۹
۲۶۸۔ ایضاً	مقالات قاضی عبدالودود	۳kx۔۳۴	۷۹۔۱۹۷۶	۴۔۵۔۳۸۸
۲۶۹۔ راج بلدیوراج	احساس تغیر (نظم)	۲۔۶	اکتوبر ۱۹۴۱	۱۹۔۲۰
۲۷۰۔ ایضاً	مستی (نظم) ؎	۳۔۳	جنوری ۱۹۴۲	۱۷
۲۷۱۔ رام پرتاپ بہادر	ٹوٹے ہوئے دل (افسانہ)	۵،۹-۶	جون ۱۹۴۵	۷۸-۸۴
۲۷۲۔ رام پرشاد کھوسلا ناشاد	کوٹ		جولائی ۱۹۴۹	۶۷-۶۸
۲۷۳۔ رحمٰن، شمیم آرا	اقبال اور فطرت	x،۵۔۶	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹	۴۴۔۵۲
۲۷۴۔ ایضاً	حالی کا اسلوب	x۔x	جولائی ۱۹۴۷	۴۰
۲۷۵۔ رشید حسن خاں	تحقیق کا معلم ثانی	۳kx۔۳۴	۷۹۔۱۹۷۶	۱۲۰
۲۷۶۔ رضا جہانگیر نگری، محمد تسنیم	ادیب کی موت (نظم)	۵۔۲	اپریل ۱۹۴۳	۱۴۔۲۰
۲۷۷۔ ایضاً	حرماں نصیب (افسانہ)	۷۔۶	جون ۱۹۴۴	۲۰۔۲۸
۲۷۸۔ ایضاً	سچی بات (افسانہ)	۱۔۴	اگست ۱۹۴۲	۲۳۔۲۷
۲۷۹۔ رضا عظیم آبادی	کلام رضا عظیم آبادی	۲۔۶	اپریل ۱۹۴۲	۵۳۔۶۰
۲۸۰۔ ایضاً	ایضاً	۴۔۲	جون ۱۹۴۲	۱۷۔۲۴
۲۸۱۔ ایضاً	ایضاً	۴-۳	جولائی ۱۹۴۲	۳۳-۴۰
۲۸۲۔ ایضاً	ایضاً	۴۔۴	اگست ۱۹۴۲	۳۳۔۴۰

Marfat.com

۲۸۳_ ایضاً	ایضاً	۵_۱	جنوری ۱۹۴۳	۷۵_۷۳
۲۸۴_ ایضاً	ایضاً	۵_۲	ستمبر ۱۹۴۲	۴۸_۴۱
۲۸۵_ ایضاً	ایضاً	۴_۶	اکتوبر ۱۹۴۲	۵۲_۴۹
۲۸۶_ ایضاً	ایضاً	۴_۶(الف)	نومبر ۱۹۴۲	۶۴_۵۷
۲۸۷_ ایضاً	ایضاً	۴_۶(ب)	دسمبر ۱۹۴۲	۷۲_۶۵
۲۸۸_ رضا، کالی داس گپتا	مکاتیب معاشقہ	x_۳۵	x_۱۹۸۰	۹۸_۷۲
۲۸۹_ رضا مظہر	گلۂ گزشتہ (نظم)	۴_۴	اگست ۱۹۴۲	۳۶
۲۹۰_ ایضاً	مہیش (افسانہ)	۴_۶(الف)	نومبر ۱۹۴۲	۳۴_۲۶
۲۹۱_ رضوی، اجتبیٰ حسین	ہمت یزداں شکار		نومبر۔دسمبر ۱۹۴۹ء	۲۳_۲۲
۲۹۲_ رضوی، اجتبیٰ حسین	شکار تہائے رنگیں (نظم)	۷_۵	مئی ۱۹۴۴	۱۵_۱۴
۲۹۳_ ایضاً	نقش فریادی (نظم)	۷_۱	جنوری ۱۹۴۴	۲۶
۲۹۴_ رضوی، سید مہدی	جبر و اختیار	۶_۳	ستمبر ۱۹۴۳	۴۵_۴۲
۲۹۵_ ایضاً	کس نے ہمیں جگایا	۷_۶	جون ۱۹۴۴	۳۰_۲۹
۲۹۶_ رضوی، مسعود حسن	اردو کا پہلا واسوخت	x_۲	جنوری ۱۹۵۲	۷۲_۶۷
۲۹۷_ رضی الرحمٰن، ابوالعلاء، (مترجم)	چاہ حیات (افسانہ)	۲_۳	جولائی ۱۹۴۱	۳۱_۲۸
۲۹۸_ ایضاً	مجرم (افسانہ)	۲_۵	ستمبر ۱۹۴۱	۳۶_۳۲
۲۹۹_ رضیہ رعنا	صبح بخیر (افسانہ)	۹_۴	اپریل ۱۹۹۵	۲۷_۲۰
۳۰۰_ روش صدیقی	استفسار (نظم)	۴_۶(الف)	نومبر ۱۹۴۲	۱۷
۳۰۱_ ایضاً	روشنی (نظم)	۳_۶	اپریل ۱۹۴۲	۲۴_۲۳
۳۰۲_ ایضاً	ساقی (نظم)	۴_۲	جون ۱۹۴۲	۱۲_۱۱
۳۰۳_ ایضاً	مجبوری (نظم)	۹_۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۹
۳۰۴_ زاہدہ خاتون	اردو کی فریاد		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۴۱
۳۰۵_ زین العابدین	اسلوب بیان اور شخصیت	x_۴	اگست ۱۹۴۹	۶۱_۵۸
۳۰۶_ ایضاً	شخصیت اور گفتگو		مئی، جون ۱۹۴۹	۶۴-۵۸
۳۰۷_ ایضاً	دروغ گوئی	x،۵_۶	ستمبر؍اکتوبر ۱۹۴۹	۱۱۱_۱۰۸

Marfat.com

۳۰۸۔	س۔ح	تبصرے		نومبر،دسمبر ۱۹۴۹	۹۴-۹۱
۳۰۹۔	ایضاً	کل من علیھا فان		جولائی ۱۹۴۹	۵-۳
۳۱۰۔	ایضاً	علی شیر نوائی		جولائی ۱۹۴۹	۱۱۰-۱۰۷
۳۱۱۔	ایضاً	متفرقات		جولائی ۱۹۴۹	۱۱۲-۱۱۱
۳۱۲۔	سالم (مترجم)	یتیم (افسانہ)	۳_۶	ستمبر ۱۹۴۳	۳۹_۲۸
۳۱۳	سرت چند چڑجی	مہیش (افسانہ)	۴_۶(الف)	نومبر ۱۹۴۲	۳۴_۲۶
۳۱۴۔	سرور، آل احمد	ابھی تک (نظم)	۲_۱،۱۰	جنوری۔فروری ۱۹۴۶	۱
۳۱۵۔	ایضاً	ایک سوال (نظم)	۴_۳	فروری ۱۹۴۲	۳_۱
۳۱۶۔	ایضاً	بیزاری	۴_۶(ب)	دسمبر ۱۹۴۲	۱۱_۱۰
۳۱۷۔	ایضاً	خطبۂ صدارت	۲_۱،۱۰	جنوری،فروری ۱۹۴۶	۲۱_۷
۳۱۸۔	ایضاً	ٹالسٹ اور جرم	۵_۲	ستمبر ۱۹۴۱	۱۶_۱۱
۳۱۹۔	ایضاً	ہم اور وہ (نظم)	۶_۳	اپریل ۱۹۴۲	۱
۳۲۰۔	سری کابری	شاہنامہ ہندی کے چند تمہیدی آشکار		مئی جون ۱۹۴۹	۱۰۳-۱۰۳
۳۲۱۔	سلطان احمد	کیچلیاں و بال جبریل	x،۵_۶	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹	۳۵_۳۰
۳۲۲۔	سلطان احمد، سید	ادب اور موجودہ انتشار		نومبر،دسمبر ۱۹۴۹	۱۲-۹
۳۲۳۔	سنہا، سنت کمار	ہماری زبان کے مختلف نام	۷_۵	مئی ۱۹۴۴	۴۶_۳۳
۳۲۴۔	ایضاً	ایضاً	۷_۶	جون ۱۹۴۴	۴۲_۳۱
۳۲۵۔	ایضاً	ایضاً	۸_۱	جولائی ۱۹۴۴	۳۹_۲۸
۳۲۶۔	ایضاً	ایضاً	۸_۲	اگست ۱۹۴۴	۴۶_۳۸
۳۲۷۔	ایضاً	ایضاً	۸،۳_۴	ستمبر،اکتوبر ۱۹۴۴	۱۶_۱۴
۳۲۸۔	ایضاً	ایضاً	۸_۵	نومبر ۱۹۴۴	۱۶_۱۴
۳۲۹۔	ایضاً	ایضاً	۸_۶	دسمبر ۱۹۴۴	۱۶_۱۴
۳۳۰۔	ایضاً	ایضاً	۹_۱	جنوری ۱۹۴۵	۱۶_۱۴
۳۳۱۔	ایضاً	ایضاً	۹_۲	فروری ۱۹۴۵	۱۶_۱۳
۳۳۲۔	سہیل عظیم آبادی	رانی (افسانہ)		نومبر،دسمبر ۱۹۴۹	۴۱-۲۴

Marfat.com

۳۳۳۔	سید احمد	اہل یورپ اور عربی کی خدمت	۶_۵،x	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹	۸۶_۸۲
۳۳۴۔	ایضاً	بولتا سینما گھر (انشائیہ)	۲_۱،۱۰	جنوری۔فروری ۱۹۴۶	۶۵_۶۲
۳۳۵۔	ایضاً	حدیث عیسیٰ بن ہشام	۴_۷	اپریل ۱۹۴۴	۲۵_۱۷
۳۳۶۔	ایضاً	زراعت کی ابتدا	۷_۹	جولائی ۱۹۴۵	۴۷_۴۴
۳۳۷۔	سید حسن	اضافہ بر مقالہ نذیر احمد	۱۵_x	x_x	۱۹۲_۱۹۰
۳۳۸۔	ایضاً	اَلپنچ بانکی پور کی پانچویں جلد	۳۰_x	۱۹۷۵_x	۱۱۸_۸۹
۳۳۹۔	ایضاً	بہار شریف میں قلمی نسخوں کا ایک ذخیرہ	۱۱_x	دسمبر ۱۹۵۷	۱۹۲_۱۹۰
۳۴۰۔	ایضاً	ایضاً	۱۲_x	x_x	۶۴_۵۷
۳۴۱۔	ایضاً	بیل (افسانہ)	۱_۲	مئی ۱۹۴۱	۳۳_۳۰
۳۴۲۔	ایضاً	بے اور میم کا تبادلہ	۱۵_x	x_x	۱۲۷_۱۲۵
۳۴۳۔	ایضاً	تذکرہ ریاض الوفاق	۲۱_x	جولائی ۱۹۶۷	۹۴_۱
۳۴۴۔	ایضاً	خلاصۂ سوانح لکھنؤ	۱۸_x	جولائی ۱۹۶۲	۱۴۵_۳۷
۳۴۵۔	ایضاً	سنکیانگ (Sinkiang)	۴_x	اگست ۱۹۴۹	۵۵_۴۰
۳۴۶۔	ایضاً	سنکیانگ (قسط ۲)	۶_۵،x	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹	۱۰۷-۹۵
۳۴۷۔	ایضاً	سنکیانگ (قسط ۳)		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۷۳-۶۵
۳۴۸۔	ایضاً	شادی (افسانہ)	۳_۱	جنوری ۱۹۴۱	۳۴_۲۷
۳۴۹۔	ایضاً	فیصلہ (افسانہ)	۲_۲	جون ۱۹۴۱	۳۷_۲۹
۳۵۰۔	ایضاً	قاسم علی خاں آفریدی	۸_۲	x_x	۶۹_۲۹
۳۵۱۔	ایضاً	قاضی صاحب	۳۴_۳۱x	۱۹۷۶_۷۹	۲۸۵_۲۷۰
۳۵۲۔	ایضاً	موسیو سیگاں کی بکری	۱_۱	نومبر ۱۹۴۰	۳۷_۳۲
۳۵۳۔	سید محمود (مترجم)	تربیت فراواں (افسانہ)	۶_۵،۵	مئی۔جون ۱۹۴۳	۳۰_۲۷
۳۵۴۔	سیفرس، جارج	جلاوطن (نظم)	۴_x	اگست ۱۹۴۹	۶۸_۶۵
۳۵۵۔	سید سلیمان ندوی	گلہائے عقیدت		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۳
۳۵۶۔	شائستہ اختر سہروردی	انگریزی ادب	۶_۴	اکتوبر ۱۹۴۲	۴۲_۴۰
۳۵۷۔	شبلی جمالی	اقبال اور طنز	۷_۱۰	جولائی ۱۹۴۶	۴۶_۳۹

Marfat.com

۳۵۸۔	ایضاً	ایضاً	۹_۸،۱۰	اگست ستمبر ۱۹۴۶	۸۲_۷۹
۳۵۹۔	شعلہ دوار کا داس	قاضی عبدالودود	۳۴_۳۴،x	۱۹۷۶_۷۹	۱۸۴_۱۷۰
۳۶۰۔	شکیب ایاز	منشی میر محمد باقر عظیم آبادی	۳۷_x	۱۹۸۲_x	۱۱۳_۸۳
۳۶۱۔	شکیلہ اختر	ایک بیل (افسانہ)	۶_۳	اپریل ۱۹۴۲	۳۰_۲۵
۳۶۲۔	ایضاً	بہاری گیت	۳_۲،۷	فروری۔مارچ ۱۹۴۴	۶۷
۳۶۳۔	ایضاً	پکار (افسانہ)	۴_۳،۸	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۴	۲۰_۱۷
۳۶۴۔	ایضاً	تین ستارے (افسانہ)	۲_۸	اگست ۱۹۴۴	۳۰_۱۹
۳۶۵۔	ایضاً	سرخ بندی (افسانہ)	۱۲_۹	دسمبر ۱۹۴۵	۳۱_۱۸
۳۶۶۔	ایضاً	سوکھا ہوا پودا (افسانہ)	۳_۲،۷	فروری۔مارچ ۱۹۴۲	۲۹
۳۶۷۔	ایضاً	صدائے واپسیں (افسانہ)	۳_۹	مارچ ۱۹۴۵	۴۰_۳۸
۳۶۸۔	ایضاً	کچے دھاگے (افسانہ)	۲_۱،۱۰	جنوری۔فرری ۱۹۴۶	۵۳_۴۱
۳۶۹۔	ایضاً	کیڑے (افسانہ)	۵_۱۰	مئی ۱۹۴۶	۳۳_۳۲
۳۷۰۔	ایضاً	نئے طریقے (افسانہ)؟	۴_۶(ب)	دسمبر ۱۹۴۲	۱۹_۱۲
۳۷۱۔	شمس الدین احمد، حافظ	اقبال	۳_۳	جنوری ۱۹۴۲	۱۶_۸
۳۷۲۔	ایضاً	اکبر الہ آبادی	۴_۹	اپریل ۱۹۴۵	۱۹_۱۲
۳۷۳۔	ایضاً	ایضاً	۶_۵،۹	مئی۔جون ۱۹۴۵	۱۴_۵
۳۷۴۔	ایضاً	ایضاً	۷_۹	جولائی ۱۹۴۵	۱۲_۸
۳۷۵۔	ایضاً	ایضاً	۹_۸،۹	اگست ستمبر ۱۹۴۵	۱۱_۸
۳۷۶۔	ایضاً	ایضاً	۱۰_۹	اکتوبر ۱۹۴۵	۱۸_۱۵
۳۷۷۔	ایضاً	ایضاً	۱۱_۹	نومبر ۱۹۴۵	۲۲_۱۹
۳۷۸۔	ایضاً	ایضاً	۱۲_۹	دسمبر ۱۹۴۵	۱۶_۱۵
۳۷۹۔	ایضاً	ایضاً	۲_۱،۱۰	جنوری۔فروری ۱۹۴۶	۲۶_۲۲
۳۸۰۔	ایضاً	ایضاً	۹_۸،۱۰	اگست ستمبر ۱۹۴۶	۴۳_۳۳
۳۸۱۔	ایضاً	ایضاً	x_x	۱۹۴۶_۴۷،x	۳۶_۲۰
۳۸۲۔	ایضاً	دل کا کنول (نظم)	۳_۶	ستمبر ۱۹۴۳	۱۴_۱۳

Marfat.com

۳۸۳۔	ایضاً	دیوان ہمایوں بادشاہ	۱-۱	نومبر ۱۹۴۰	۱۶-۲۱
۳۸۴۔	ایضاً	ایضاً	۱-۲	دسمبر ۱۹۴۰	۱۴-۱۹
۳۸۵۔	ایضاً	ایضاً	۱-۳	جنوری ۱۹۴۱	۱۲-۱۶
۳۸۶۔	ایضاً	ایضاً	۴-۶(ب)	دسمبر ۱۹۴۲	۵-۹
۳۸۷۔	شمس الدین احمد، حافظ	ایضاً	۵-۳	مارچ ۱۹۲۳	۸-۱۷
۳۸۷۔	ایضاً	رام پرشاد ناشاد	x، ۵-۶	ستمبر-اکتوبر ۱۹۴۹	۱۹-۲۸
۳۸۸۔	ایضاً	نظیر اکبرآبادی	۱-۵	مارچ ۱۹۴۱	۱۷-۲۶
۳۸۹۔	ایضاً	ایضاً	۲-۱	مئی ۱۹۴۱	۱۴-۲۴
۳۹۰۔	ایضاً	نعرۂ جنگ (نظم)	۴-۵	ستمبر ۱۹۴۲	۲۲-۲۳
۳۹۱۔	ایضاً	ہمارا وطن (نظم)	۷-۶	جون ۱۹۴۲	۱۸-۱۹
۳۹۲۔	ایضاً	ملازمت		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۴۷
۳۹۳۔	ایضاً	نفسیات مغلوبیت		مئی، جون ۱۹۴۹	۴۹-۵۷
۳۹۴۔	شمس الضحیٰ	رقص	۱۰، ۳-۴	مارچ-اپریل ۱۹۴۶	۵۷-۵۹
۳۹۵۔	صبا، محمود علی خاں	ریختی اور عظیم آباد	x-۲۶	x-۱۹۷۳	۷۷-۸۹
۳۹۶۔	ایضاً	مرزا دبیر عظیم آباد میں	x-۲۵	x-۱۹۷۳	۶۲۵۵
۳۹۷۔	صبیح الحق، شاہ	کلام حضور	۱-۲	دسمبر ۱۹۴۰	۶۷-۶۸
۳۹۸۔	صدر الدین، سید محمد	تصوف کیا ہے؟ اسلامی تصوف پر بحث۔		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۵۹-۶۴
۳۹۹۔	صدیقی، رشید احمد	ایک خط (۲۳ ستمبر ۱۹۴۹)	x-۵-۶	ستمبر-اکتوبر ۱۹۴۹	۱۱۴
۴۰۰۔	ایضاً	ضرورت ہے (انشائیہ)	۲-۶	اکتوبر ۱۹۴۱	۲۱-۲۷
۴۰۱۔	ایضاً	ہوتا تو کیا ہوتا (انشائیہ)	۳-۴	فروری ۱۹۴۲	۲۶-۳۳
۴۰۲۔	صدیقی، محمد ابواللیث	انیسویں صدی میں اردو صحافت	۳-۲	دسمبر ۱۹۴۱	۸-۱۵
۴۰۳۔	ایضاً	ایضاً	۳-۵	مارچ ۱۹۴۲	۱۴-۲۲
۴۰۴۔	صدیقی، محمد سلمان	اصلاح النساء	۷، ۲-۳	فروری-مارچ ۱۹۴۴	۵۸
۴۰۵۔	ایضاً	چند غیر مطبوعہ خطوط	۴-۵	ستمبر ۱۹۴۲	۳۲-۳۴
۴۰۶۔	ایضاً	شرافت (افسانہ)	۷-۴	اپریل ۱۹۴۴	۲۶-۲۹

Marfat.com

۴۰۷۔	ایضاً	گدھا (افسانہ)	۵_۲	ستمبر ۱۹۴۲	۲۷_۲۴
۴۰۸۔	ایضاً	مجسٹریٹ	۵_۷	مئی ۱۹۴۴	۲۸_۲۶
۴۰۹۔	ایضاً	منحوس مکان	۴_۶	اکتوبر ۱۹۴۳	۲۹_۲۴
۴۱۰۔	صدیقی، محمد فضل احمد	آنسو (افسانہ)	۱_۵	جنوری ۱۹۴۳	۱۶_۱۲
۴۱۱۔	صدیقی، محمد فضل احمد	شرافت (افسانہ)	۴_۷	اپریل ۱۹۴۴	۲۹_۲۶
۴۱۲۔	ظفر احمد (مترجم)	آئینہ (افسانہ)	۱_۳	نومبر ۱۹۴۱	۳۹_۳۸
۴۱۳۔	ایضاً	جانباز موت (افسانہ)	۵_۴	ستمبر ۱۹۴۲	۳۰_۲۸
۴۱۴۔	ایضاً	خان کی بیویاں (افسانہ)	۶_۲	اکتوبر ۱۹۴۱	۳۲_۲۸
۴۱۵۔	ظہیر الدین مدنی۔	رضی احمد آبادی	۴_x	دسمبر ۱۹۵۳	۱۹۲_۱۹۰
۴۱۶۔	ایضاً	غالب کے گجراتی احباب وتلامذہ	۴_x	دسمبر ۱۹۵۲	۱۴۳_۱۲۳
۴۱۷۔	عابدی، امیر حسن	بحر وصال (مثنوی)	۲۰_x	ستمبر ۱۹۶۵	۷۵_۷۱
۴۱۸۔	ایضاً	دیوان غضنفر گجراتی	۳۵-x	۱۹۸۰_x	۶۱_۴۹
۴۱۹۔	ایضاً	شہریار۔ موجودہ ایران کا سب سے بڑا غزل گو	۱۴_x	جولائی ۱۹۵۹	۱۲۴_۱۱۲
۴۲۰۔	ایضاً	عصمت نامہ یا قصہ مینا ولورک	x_x	جولائی ۱۹۶۰	۱۱۸_۱۱۰
۴۲۱۔	عابدی، مونس رضا	دیوار (افسانہ)	x_x	نومبر ۱۹۴۶۔مارچ ۱۹۴۷	۸۶_۸۲
۴۲۲۔	عاجز، کلیم احمد	مبارک عظیم آبادی	۳۰_x	۱۹۷۵_x	۱۵۴_۱۳۱
۴۲۳۔	عبدالحفیظ، محمد	ایرانی زبانیں	۱_۴	مئی ۱۹۴۲	۳۹_۳۲
۴۲۴۔	ایضاً	پراکرتیں	۶_۱	اپریل ۱۹۴۱	۳۶_۳۹
۴۲۵۔	ایضاً	ایضاً	۴_۲	اگست ۱۹۴۱	۴۳_۳۹
۴۲۶۔	ایضاً	پہلوی	۵_۶	نومبر ۱۹۴۳	۳۲_۲۶
۴۲۷۔	ایضاً	خواجہ حافظ اور ہندوستان		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۵۸-۵۴
۴۲۸۔	عبدالحکیم، محمد	مرحوم حاجی پور	۵_۱۰	مئی ۱۹۴۶	۵۱_۳۵
۴۲۹۔	عبدالرؤف اورنگ آبادی	غلام مرتضی جنوں	۱۶_x	اپریل ۱۹۶۰	۶۴_۳۷
۴۳۰۔	ایضاً	اورنگ آباد کے تاریخی حالات اورنگ زیب اور اورنگ آباد شہر کا تاریخی تعلق		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۸۰-۷۳

Marfat.com

۴۳۱۔ ایضاً	کتاب الانساب	۹۔۳	مارچ ۱۹۴۵	۳۵
۴۳۲۔ ایضاً	کتب خانہ پٹنہ یونیورسٹی کے مخطوطات پر ایک نظر	۲۔۷	x۔x	۷۳۔۷۵
۴۳۳۔ عبدالستار خاں	مستقبل پر ایک نظر	۹۔۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۴۵۔۴۶
۴۳۴۔ عبداللطیف، شیخ	فانی نمبر اور اس پر تنقیدیں	۶۔۵	نومبر ۱۹۴۳	۳۹۔۴۶
۴۳۵۔ عبدالمالک آروی	الہامات شاد اور ابجدی کی تنقیص	۳۔۲	دسمبر ۱۹۴۱	۴۶۔۶۴
۴۳۶۔ ایضاً	باپ بیٹا		نومبر ۱۹۴۹	۸۱۔۸۷
۴۳۷۔ عبدالمجید، محمد	اسلام کی حقیقت	۶۔۶	دسمبر ۱۹۴۳	۲۵۔۳۰
۴۳۸۔ ایضاً	اسلام میں عورت کا درجہ	۸۔۲	اگست ۱۹۴۴	۳۱۔۳۷
۴۳۹۔ ایضاً	ایضاً	۸، ۳۔۴	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۴	۲۱۔۲۴
۴۴۰۔ ایضاً	ایضاً	۸۔۵	نومبر ۱۹۴۴	۱۱۔۱۳
۴۴۱۔ ایضاً	ایضاً	۸۔۶	دسمبر ۱۹۴۴	۱۰۔۱۲
۴۴۲۔ ایضاً	ایضاً	۹۔۱	جنوری ۱۹۴۵	۱۰۔۱۳
۴۴۳۔ ایضاً	اسلامی نظریۂ سیاست	۶، ۱۔۲	جولائی۔اگست ۱۹۴۳	۳۸۔۴۲
۴۴۴۔ ایضاً	بحیرۂ روم کی شاہراہ	۲۔۲	جون ۱۹۴۱	۵۱۔۶۰
۴۴۵۔ ایضاً	ایضاً	۲۔۴	اگست ۱۹۴۱	۴۴۔۴۹
۴۴۶۔ ایضاً	پرائیویٹ	۶، ۱۔۲	جولائی۔اگست ۱۹۴۳	۷۔۱۲
۴۴۷۔ ایضاً	پنا	۶۔۳	ستمبر ۱۹۴۳	۱۵۔۲۱
۴۴۸۔ ایضاً	جبل الطارق	۴۔۲	جون ۱۹۴۲	۳۷۔۴۳
۴۴۹۔ ایضاً	جن	x۔x	نومبر ۱۹۴۶۔مارچ ۱۹۴۷	۶۔۱۹
۴۵۰۔ ایضاً	حکومت غسان	۷۔۴	اپریل ۱۹۴۴	۴۲۔۴۶
۴۵۱۔ ایضاً	زمین کے لیے جدوجہد اور موجودہ جنگ	۱۔۶	اپریل ۱۹۴۱	۵۳۔۵۷
۴۵۲۔ ایضاً	سلطنتِ حیرہ	۷، ۲۔۳	فروری۔مارچ ۱۹۴۴	۴۲
۴۵۳۔ ایضاً	طسم اور جدیس	۷۔۵	مئی ۱۹۴۴	۲۹۔۳۱
۴۵۴۔ ایضاً	قدرتی وسائل کے لیے جدوجہد اور موجودہ جنگ	۱۔۵	مارچ ۱۹۴۱	۴۶۔۵۱
۴۵۵۔ ایضاً	قوم سبا	۶۔۵	نومبر ۱۹۴۳	۳۳۔۳۸

Marfat.com

۴۵۶۔ عبدالمغنی	ابوالکلام آزاد کے اسلوب کی چند خصوصیتیں	۱۵_x	x_x	۱۴۴_۱۲۸
۴۵۷۔ عبدالودود قاضی	آب حیات اور طبقات الشعراء	۴_x	دسمبر ۱۹۵۳	۱۶۲_۱۵۵
۴۵۸۔ ایضاً	آب حیات کے دو ماخذ	۱_x	مئی ۱۹۵۱	۱۴۶
۴۵۹۔ ایضاً	آصف الدولہ کا جشن ہولی اور افسوس کی مثنوی	۱_x	مئی ۱۹۵۱	۱۷
۴۶۰۔ ایضاً	آوارہ گرد اشعار	۱_x	مئی ۱۹۵۱	۷
۴۶۱۔ ایضاً	ایضاً	۲_x	جنوری ۱۹۵۱	۲۱_۱۷
۴۶۲۔ ایضاً	اردو انڈین کرانکل پٹنہ ۱۸۸۵	۳_x	دسمبر ۱۹۵۲	۱۰۹_۱۵
۴۶۳۔ ایضاً	اردو بہار ہیرلڈ و انڈین کرانکل	۵_۲	x_x	۶۵_۶۲
۴۶۴۔ ایضاً	اردو کا پہلا تاریخی ناول	۲_x	جنوری ۱۹۵۲	۵۸_۵۱
۴۶۵۔ ایضاً	اردو کا پہلا واسوخت	۵_۲	ستمبر ۱۹۴۱	۱۰_۷
۴۶۶۔ ایضاً	استفسار	۴_۲	اگست ۱۹۴۱	۶۴
۴۶۷۔ ایضاً	اسعد الاخبار	۲_۴	جون ۱۹۴۲	۱۰_۷
۴۶۸۔ ایضاً	ایضاً	۳_۴	جولائی ۱۹۴۲	۲۹_۲۰
۴۶۹۔ ایضاً	ایضاً	۴_۴	اگست ۱۹۴۲	۱۵_۱۱
۴۷۰۔ ایضاً	ایضاً	۵_۴	ستمبر ۱۹۴۲	۲۱_۱۸
۴۷۱۔ ایضاً	ایضاً	۶_۴	اکتوبر ۱۹۴۲	۱۷_۹
۴۷۲۔ ایضاً	ایضاً	۴_۶ (الف)	نومبر ۱۹۴۲	۱۶_۱۲
۴۷۳۔ ایضاً	ایضاً	۴_۶ (ب)	دسمبر ۱۹۴۲	۴_۱
۴۷۴۔ ایضاً	ایضاً	۱_۵	جنوری ۱۹۴۳	۱۱_۷
۴۷۵۔ ایضاً	اشارات	۴_۱	فروری ۱۹۴۱	۷۰-۶۷
۴۷۶۔ ایضاً	ایضاً	۵_۱	مارچ ۱۹۴۱	۶۳۶۲
۴۷۷۔ ایضاً	ایضاً	۴_۳	فروری ۱۹۴۲	۵۷_۵۳
۴۷۸۔ ایضاً	ایضاً	۶_۵،۵	مئی۔جون ۱۹۴۳	۷۴_۷۳
۴۷۹۔ ایضاً	الپنچ۔(۱۹۰۲)	۱۷_x	جولائی ۱۹۶۰	۳۸_۲۱
۴۸۰۔ ایضاً	انشاء کا غیر مطبوعہ کلام	۸_۲	x_x	۱۰۰_۹۹

Marfat.com

۴۸۱_	عبدالودود قاضی	انشاء کی مثنوی خالص ہندوستانی زبان میں	x_x	مئی ۱۹۵۱	۵۷
۴۸۲_	ایضاً	انشائے مومن	۱۶_x	اپریل ۱۹۶۰	۳۶_۱۴
۴۸۳_	ایضاً	۱۹۴۱ء کے مضامین	۱۷_x	جولائی ۱۹۶۰	۲۰_۱
۴۸۴_	ایضاً	ایضاً	۶_۲	اکتوبر ۱۹۴۱	۶۴
۴۸۵_	ایضاً	اولین اشاعت سراج نظم	۲_x	جنوری ۱۹۵۲	۹۷_۹۳
۴۸۶_	ایضاً	ایک انگریز مستشرق کا سرقہ	۱_x	مئی ۱۹۵۱	۶۱
۴۸۷_	ایضاً	ایک قدیم بیاض منتخبات	۱۴_x	جولائی ۱۹۵۹	۱۹۰_۱۸۹
۴۸۸_	ایضاً	ایک قدیم ناول نقش طاؤس	۲_x	جنوری ۱۹۵۲	۱۶_۸
۴۸۹_	ایضاً	بزم معاصر	۵_۲	x_x	۱۷۶_۱۷۵
۴۹۰_	ایضاً	ایضاً	۷_۲	x_x	۱۱۰_۱۰۹
۴۹۱_	ایضاً	ایضاً	۹_x	جنوری ۱۹۵۶	۱۹۲_۱۹۱
۴۹۲_	ایضاً	بزم عام	۱_x	مئی ۱۹۵۱	۱۸۲
۴۹۳_	ایضاً	بشارت الامامت	۶_۳	اپریل ۱۹۴۲	۲۲_۱۳
۴۹۴_	ایضاً	ایضاً	۱_۴	مئی ۱۹۴۲	۱۶_۱۱
۴۹۵_	ایضاً	پٹنہ ہرکارہ ۱۸۵۵_۱۸۵۶	۱۵_x	x_x	۱۲۴_۱۱۴
۴۹۶_	ایضاً	تاریخ ادبیات ہندی و ہندوستانی از دتاسی	۱۱_x	دسمبر ۱۹۵۷	۱۳۴_۴۶
۴۹۷_	ایضاً	تبصرۂ کتب: (۱) تاریخ صحافت، از امداد صابری (۲) مصحفی اور ان کا کلام از ابواللیث صدیقی	۷_۲	x_x	۱۰۸_۱۰۷
۴۹۸_	ایضاً	تبصرہ کتب: ۱_مطالعۂ غالب از اثر لکھنوری ۲_ولی گجراتی، از ظہیر الدین مدنی۔	۸_۲	x_x	[illegible]_۱۳۱
۴۹۹_	ایضاً	تبصرۂ کتب:			
۵۰۰_	ایضاً	خطوط غالب، مرتبہ مہیش پرشاد	۴_۶	اکتوبر ۱۹۴۳	۴۳_۳۸
۵۰۱_	ایضاً	ایضاً	۱_۸	جولائی ۱۹۴۴	۴۳
۵۰۲_	ایضاً	تذکرۂ مسرت افزا، مولفہ ابوالحسن	۵_۲	x_x	۱۶_۱
۵۰۳_	ایضاً	ایضاً	۶_۲	اپریل ۱۹۵۴	۱۱۲_۱۷

Marfat.com

۵۰۴ـ	ایضاً	ایضاً	۲_۷	x_x	۱۱۳_۱۹۲
۵۰۵ـ	ایضاً	ایضاً	۲_۸	x_x	۱۹۳_۲۴۰
۵۰۶ـ	ایضاً	ایضاً	۱۴_x	جولائی ۱۹۵۹	۱۷۹_۱۸۸
۵۰۷ـ	ایضاً	تعین زمانہ	۱_x	مئی ۱۹۵۱	۱۵۸
۵۰۸ـ	ایضاً	ایضاً	۲_x	جنوری ۱۹۵۲	۲۲_۲۵
۵۰۹ـ	ایضاً	ایضاً	۲_۸	x_x	۱۰۱_۱۲۴
۵۱۰ـ	ایضاً	ایضاً	۱۰_x	اگست ۱۹۵۷	۹۴
۵۱۱ـ	ایضاً	ایضاً	۱۸_x	جولائی ۱۹۶۲	۱۴۷_۱۵۲
۵۱۲ـ	ایضاً	ایضاً	۲۳_x	x_۱۹۷۲	۱۰۲_۱۰۷
۵۱۳ـ	ایضاً	جرأت کی دہرہ بندر باعیاں	۲_x	جنوری ۱۹۵۲	۳۹
۵۱۴ـ	ایضاً	جہان غالب	۱_x	مئی ۱۹۵۱	۱۵۱
۵۱۵ـ	ایضاً	ایضاً	۲_x	جنوری ۱۹۵۲	۱_۷
۵۱۶ـ	ایضاً	ایضاً	۴_x	دسمبر ۱۹۵۳	۱_۴۰
۵۱۷ـ	ایضاً	ایضاً	۲_۷	x_x	۹۴_۹۶
۵۱۸ـ	ایضاً	ایضاً	۹_x	جنوری ۱۹۵۶	
۵۱۹ـ	ایضاً	ایضاً	۲۳_x	x_۱۹۷۲	۸۳_۱۰۱
۵۲۰ـ	ایضاً	چند الفاظ	۲_۷	x_x	۹۷_۱۰۶
۵۲۱ـ	ایضاً	حواشی	۱۸_x	جولائی ۱۹۶۳	۱۳۶_۱۵۲
۵۲۲ـ	ایضاً	خاش وخماش اور غالب	۱۶_x	اپریل ۱۹۶۰	۱_۱۳
۵۲۳ـ	ایضاً	خطوط	x ۳۵_۳۴	۷۹_۱۹۷۶	۳۳۲_۳۸۷
۵۲۴ـ	ایضاً	خلاصہ تذکرۃ الاکابر	۱۸_x	جولائی ۱۹۶۲	۱_۳۶
۵۲۵ـ	ایضاً	دہ مجلس فضلی	۴_x	دسمبر ۱۹۵۳	۱۸۱_۱۸۹
۵۲۶ـ	ایضاً	دیوان اوج	۱۳_x	x_x	۱۹۰_۱۹۲
۵۲۷ـ	ایضاً	ایضاً	۱۴_x	x_x	۱۷۵_۱۷۸
۵۲۸ـ	ایضاً	دیوانِ جوشش کا ایک قلمی نسخہ	۲۰_x	ستمبر ۱۹۶۵	۱_۳۶

Marfat.com

۵۲۹۔	ایضاً	دیوان رضا	۱_۴	مئی ۱۹۴۲	۱۶_۹
۵۳۰۔	ایضاً	دیوان سید محمود آزاد	۳۵_x	۱۹۸۰_x	۷۱_۶۲
۵۳۱۔	ایضاً	دیوان غالب کے دو نسخے	۱۲_x	x_x	۴۷_۱
۵۳۲۔	ایضاً	رامائن بیدل معروف بہ نرگستان	۲_x	جنوری ۱۹۵۲	۱۰۸_۹۸
۵۳۳۔	ایضاً	زبان شناسی	۲۵_x	۱۹۷۳_x	۳۱_۱
۵۳۴۔	ایضاً	ایضاً	۲۶_x	۱۹۷۳_x	۲۲_۱
۵۳۵۔	ایضاً	سفر آشوب	۱۷_x	جولائی ۱۹۶۰	۳۲_۱
۵۳۶۔	ایضاً	سلطان عظیم آبادی کے منتخب اشعار	۲_x	جنوری ۱۹۵۲	۴۰
۵۳۷۔	ایضاً	سنتو کھ رائے بیتاب دہلوی	۲_x	جنوری ۱۹۵۲	۳۱_۲۶
۵۳۸۔	ایضاً	سودا اور مکیں	۱_x	مئی ۱۹۵۱	۶۷
۵۳۹۔	ایضاً	سودا کے گیت	۱_x	مئی ۱۹۵۱	۱۵۷
۵۴۰۔	ایضاً	شاہ کمال علی کمال	۱_۲	مئی ۱۹۴۱	
۵۴۱۔	ایضاً	ایضاً	۲_۲	جون ۱۹۴۱	۱۹_۱۴
۵۴۲۔	ایضاً	ایضاً	۳_۲	جولائی ۱۹۴۱	۲۵_۱۶
۵۴۳۔	ایضاً	ایضاً	۴_۲	اگست ۱۹۴۱	۱۸_۱۵
۵۴۴۔	ایضاً	ایضاً	۵_۲	ستمبر ۱۹۴۱	۲۳_۱۷
۵۴۵۔	ایضاً	ایضاً	۶_۲	اکتوبر ۱۹۴۱	۱۸_۱۴
۵۴۶۔	ایضاً	ایضاً	۱_۳	نومبر ۱۹۴۱	۲۳_۱۹
۵۴۷۔	ایضاً	ایضاً	۲_۳	دسمبر ۱۹۴۱	۲۰_۱۶
۵۴۸۔	ایضاً	ایضاً	۵_۳	مارچ ۱۹۴۲	۲[illegible]_۲۳
۵۴۹۔	ایضاً	ایضاً	۲_۵	فروری ۱۹۴۳	۱۸_۱۲
۵۵۰۔	ایضاً	شمع محفل	۱۸_x	جولائی ۱۹۶۲	۱۷_۱
۵۵۱۔	ایضاً	طبقات شعرائے ہند	۹_x	جنوری ۱۹۵۶	۴۸_۲۰
۵۵۲۔	ایضاً	عبدالحق بحیثیت محقق	۱۳_x	x_x	۱۷۷_۸۹
۵۵۳۔	ایضاً	ایضاً	۱۴_x	جولائی ۱۹۷۹	۸۸_۳۳

Marfat.com

۵۵۴۔	ایضاً	ایضاً	۱۵_x	x_x	۱۰۴_۱
۵۵۵۔	ایضاً	عہد شاہجہاں کا ایک ادبی مناقشہ اور غالب	۵_۲	x_x	۱۷۴_۱۵۱
۵۵٦۔	ایضاً	کچھ سودا کے بارے میں	۲_x	جنوری ۱۹۵۲	۱۱۸_۱۰۹
۵۵۷۔	ایضاً	کلام ثابت و یوسف عظیم آبادی	۳_۴	جولائی ۱۹۴۲	۴۰
۵۵۸۔	ایضاً	کلام دل	٦_۱	اپریل ۱۹۴۱	۳۲_۳۱
۵۵۹۔	ایضاً	کلام دلدار	٦_٦	دسمبر ۱۹۴۳	۴٦_۴۳
۵٦۰۔	ایضاً	کلام راسخ	۵_۴	ستمبر ۱۹۴۲	۴٦_۴۵
۵٦۱۔	ایضاً	ایضاً	٦_۴	اکتوبر ۱۹۴۲	۳۱
۵٦۲۔	ایضاً	کلام رضا عظیم آبادی	٦_۲	اکتوبر ۱۹۴۱	۳۴_۳۳
۵٦۳۔	ایضاً	ایضاً	۱_۵	جنوری ۱۹۴۳	۸_۱
۵٦۴۔	ایضاً	کلام غلام علی حیدری	۲_۴	جون ۱۹۴۲	۳٦_۳۵
۵٦۵۔	ایضاً	کلام فدوی	۳_۲	جولائی ۱۹۴۱	۳٦_۳۵
۵٦٦۔	ایضاً	کلام میر ضیاء دہلوی	۵_۳	مارچ ۱۹۴۲	٦۰
۵٦۷۔	ایضاً	کلام نالاں	۴_۲	اگست ۱۹۴۱	۳۸_۳۷
۵٦۸۔	ایضاً	قصائد مصحفی	۲_۱،٦	جولائی۔اگست ۱۹۴۳	۳۷_۳۲
۵٦۹۔	ایضاً	قصیدہ مصحفی	۷_۴ (الف)	نومبر ۱۹۴۲	۳۷_۳۵
۵۷۰۔	ایضاً	قطعات جوشش	۴_۱	فروری ۱۹۴۱	۵۹_۵۸
۵۷۱۔	ایضاً	گلشن سخن	۲۷_x	۱۹۷۴_x	۱٦_۱
۵۷۲۔	ایضاً	گلدستۂ شعرا پٹنہ	۱۴_x	جولائی ۱۹۵۹	۱۹۴_۱۹۱
۵۷۳۔	ایضاً	لسانیات	۱_x	مئی ۱۹۵۱	۱۴۲
۵۷۴۔	ایضاً	لطائف السعادت مصنفہ انشاء	۴_x	دسمبر ۱۹۵۳	۱۷۰_۱٦۴
۵۷۵۔	ایضاً	مثنوی اکبر علی خاں اکبر	۱۰_x	اگست ۱۹۵۷	۹۳_۸۹
۵۷٦۔	ایضاً	مرثیہ ظہور علی خلیق	۴_x	دسمبر ۱۹۵۳	۱۵۱_۱۴۴
۵۷۷۔	ایضاً	مرزا قتیل	۴_x	دسمبر ۱۹۵۳	۱۸۰_۱۷۱
۵۷۸۔	ایضاً	مرگ انیس	۱_x	مئی ۱۹۵۱	۸۴

Marfat.com

۵۷۹ـ	ایضاً	مرگِ دبیر	xـ۱	مئی ۱۹۵۱	۱۳۱
۵۸۰ـ	ایضاً	مصحفی اور جرأت	xـ۲	جنوری ۱۹۵۲	۴۱ـ۵۰
۵۸۱ـ	ایضاً	مصحفی کا غیر مطبوعہ قصیدہ	۵ـ۲	فروری ۱۹۴۳	۲۹ـ۳۰
۵۸۲ـ	ایضاً	مصحفی کے دو قصیدے	۵،۵ـ۶	مئی۔جون ۱۹۴۳	۴۸ـ۵۲
۵۸۳ـ	ایضاً	مطالعات	xـ۱۸	جولائی ۱۹۶۲	۶۶ـ۱۰۰
۵۸۴ـ	ایضاً	مطبوعات جدیدہ:			
		۱ـ مکتوبات شاد عظیم آبادی			
		۲ـ الہاماتِ شاد	۲ـ۵	ستمبر ۱۹۴۱	۶۰ـ۶۳
۵۸۵ـ	ایضاً	مطبوعات جدیدہ:	۲ـ۶	اکتوبر ۱۹۴۱	۵۷ـ۶۲
		۱ـ تاریخ ادب اردو			
۵۸۶ـ	ایضاً	مطبوعات جدیدہ:			
		۱ـ میر محمد مومن			
		۲ـ بلقان از حفیظ صدیقی	۳ـ۱	نومبر ۱۹۴۱	۶۱ـ۶۳
۵۸۷ـو	ایضاً	معاصر قاضی عبدالودود نمبر	xـ۳۷	xـ۱۹۸۲	۱ـ۲۹
۵۸۸ـ	ایضاً	مقدمہ دیوان رضا	۵ـ۲	فروری ۱۹۴۳	۹
۵۸۹ـ	ایضاً	مکاتیب غالب (تبصرہ)	۵ـ۳	مارچ ۱۹۴۳	۳۳ـ۴۱
۵۹۰ـ	ایضاً	ایضاً	۵ـ۴	اپریل ۱۹۴۳	۳۷ـ۴۶
۵۹۱ـ	ایضاً	ایضاً	۵،۵ـ۶	مئی۔جون ۱۹۴۳	۶۰ـ۶۷
۵۹۲ـ	ایضاً	میر ماشاء اللہ خاں مصدر	xـ۲	جنوری ۱۹۵۲	۳۳ـ۳۶
۵۹۳ـ	ایضاً	میر مونس کا غیر مطبوعہ قطعہ	xـ۲	جنوری ۱۹۵۲	۳۲
۵۹۴ـ	ایضاً	میں کون ہوں، میں کیا ہوں	x۳۷ـ۳۴	۱۹۷۶ـ۷۹	۱ـ۲۶
۵۹۵ـ	ایضاً	نادر خطوط غالب	۵ـ۱	جنوری ۱۹۴۴	۲۹ـ۳۴
۵۹۶ـ	ایضاً	نئی مطبوعات:			
		۱ـ نادرات غالب			
		۲ـ چھان بین			
		۳ـ دیوان فائز	xـ۱	مئی ۱۹۵۱	۱۶۲

Marfat.com

۵۹۷۔	ایضاً	نئی مطبوعات			
		۱۔ وقائع عالم شاہی			
		۲۔ ذکر غالب از مالک رام			
		۳۔ نور المعرفت، از ولی			
		۴۔ خطوط اکبر			
		۵۔ اصلاحات اقبال			
		۶۔ تاریخ ہندی			
		۷۔ پرچھائیں اور اس کا دوسرا رخ	x-۲	جنوری ۱۹۵۲	۱۴۵-۱۷۵
۵۹۸۔	ایضاً	نئی مطبوعات:			
		۱۔ کلام انشا، مرتبہ محمد عسکری			
		۲۔ میر تقی میر۔ حیات اور شاعری			
		۳۔ احوال غالب	x-۹	جنوری ۱۹۵۶	۱۱۷-۱۹۰
۵۹۹۔	ایضاً	نئی مطبوعات:			
		۱۔ وجیہ الدین وجدی مصنفہ محمد عمر	x-۱۰	اگست ۱۹۵۷	۹۵-۱۹۲
۶۰۰۔	ایضاً	یادداشت	x-۱۷	جولائی ۱۹۶۰	۸۵-۱۰۹
۶۰۱۔	ایضاً	ایضاً	x-۱۸	جولائی ۱۹۶۲	۳۰-۶۵
۶۰۲۔	ایضاً	ایضاً	x-۱۹	مئی ۱۹۶۴	۱-۴۸
۶۰۳۔	عرشی، امتیاز علی خاں	آنندرام مخلص کے اردو شعرا	x-۱	مئی ۱۹۵۱	۵۰
۶۰۴۔	ایضاً	ایک خط	x-۳۳-۳۴	۱۹۷۶-۷۹	۳۱-۳۲
۶۰۵۔	عرفان قادری (مترجم)	سنگ خوار (افسانہ)	x-۵-۶	ستمبر، اکتوبر ۱۹۴۹	۶۰-۶۵
۶۰۶۔	عزیز حیدر کجھوی	پہلا ایرانی سفر	۹-۱۰	اکتوبر ۱۹۴۵	۵۹-۶۳
۶۰۷۔	ایضاً	ایضاً	۹-۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۴۷-۵۲
۶۰۸۔	ایضاً	خواجہ عبدالکریم اور اسکی کتاب بیان واقع	۴-۷	اپریل ۱۹۴۴	۳۰-۴۱
۶۰۹۔	ایضاً	(خیال) خلیل	x-x	نومبر ۴۶-مارچ ۱۹۴۷	۳۹-۴۸
۶۱۰۔	ایضاً	شگرف نامۂ ولایت	۸-۱	جولائی ۱۹۴۴	۱-۱۰

Marfat.com

۶۱۱۔	ایضاً	ایضاً	۸-۲	اگست ۱۹۴۴	۶-۱۸
۶۱۲۔	ایضاً	صبح صادق اور اس کا مصنف	۸-۵	نومبر ۱۹۴۴	۶-۷
۶۱۳۔	ایضاً	ایضاً	۹-۱	جنوری ۱۹۴۵	۲-۵
۶۱۴۔	ایضاً	ایضاً	۹-۲	فروری ۱۹۴۵	۵-۷
۶۱۵۔	ایضاً	صبح صادق اور اس کا مصنف	۹۔۳	مارچ ۱۹۴۵	۳۔۱۰
۶۱۶۔	ایضاً	غلام حسین مصنف سیر المتاخرین کے حالات	۷۔۲۔۳	فروری۔مارچ ۱۹۴۴	۴۹
۶۱۷۔	ایضاً	مرزا ابوطالب لندنی	۹۔۴	اپریل ۱۹۴۵	۳۱۔۳۶
۶۱۸۔	ایضاً	ایضاً	۹، ۵۔۶	مئی جون ۱۹۴۵	۵۵۔۶۸
۶۱۹۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۷	جولائی ۱۹۴۵	۳۸۔۴۳
۶۲۰۔	ایضاً	ایضاً	۹، ۸۔۹	اگست ستمبر ۴۵	۶۴۔۷۰
۶۲۱۔	ایضاً	نواب امین الدولہ علی ابراہیم خاں	۱۰، ۳۔۴	مارچ۔اپریل ۱۹۴۶	۶۹۔۷۷
۶۲۲۔	عزیز عظیم آبادی	یادنیاگان (نظم)	x۔۵۔۶	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹	۲۹
۶۲۳۔	عطا کاکوی، عطاء الرحمٰن	اسی طرح (نظم)	x۔۴	اگست ۱۹۴۹	۵۶۔۵۷
۶۲۴۔	ایضاً	ایک مشورہ (نظم)	۱۰۔۵	مئی ۱۹۴۶	۱۵
۶۲۵۔	ایضاً	تذکرہ ریاض الوفاق (ضمیمہ)	x۔۲۱	جولائی ۱۹۶۷	۱۔۹۴
۶۲۶۔	ایضاً	تذکرہ شعرا (بزبان شاد عظیم آبادی)	x۔۲۰	ستمبر ۱۹۶۵	
۶۲۷۔	ایضاً	تذکرہ طبقات الشعرا	x۔۱۹	مئی ۱۹۶۴	۱۔۹۸
۶۲۸۔	ایضاً	دلبر سے (نظم)	۹۔۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۵۳
۶۲۹۔	ایضاً	ایضاً	۱۰۔۶	جون ۱۹۴۶	۳۳
۶۳۰۔	ایضاً	دیوان تجلی عظیم آبادی	x۔۲۷	x۔۱۹۷۴	۱۱۵۔۱۲۶
۶۳۱۔	ایضاً	دیوان ذوق کی پہلی اشاعت	x۔۱۳	x۔x	۱۸۴۔۱۸۹
۶۳۲۔	ایضاً	ذوق کا کچھ نایاب کلام	x۔۱۰	اگست ۱۹۵۷	۸۵۔۸۸
۶۳۳۔	ایضاً	ایضاً	x۔۱۱	دسمبر ۱۹۵۷	۱۸۲۔۱۸۹
۶۳۴۔	ایضاً	طبقات الشعرائے ہند (طبع سوم)	x۔۲۱	جولائی ۱۹۶۷	۱۔۹۶
۶۳۵۔	ایضاً	عقدِ ثریا۔ (تبصرہ)	x۔۲۰	x۔۱۹۷۵	۷۳۔۸۸

Marfat.com

۶۳۶_	ایضاً	علامہ عظیم الدین احمد مرحوم	۴_x	اگست ۱۹۴۹	۶۲
۶۳۷_	ایضاً	غلطیہائے مضامین	۲۵_x	۱۹۷۳_x	۴۰_۳۲
۶۳۸_	ایضاً	ایضاً	۲۶_x	۱۹۷۳_x	۲۴_۲۳
۶۳۹_	ایضاً	ایضاً	۲۷_x	۱۹۷۴_x	۱۳۸_۱۲۷
۶۴۰_	ایضاً	غلطیہائے مضامین	۳۰_x	۱۹۷۵_x	۷۲_۵۷
۶۴۱_	ایضاً	ایضاً	۳۶_x	۱۹۸۱_x	۲۷_۱
۶۴۲_	ایضاً	ایضاً	۳۷_x	۱۹۸۲_x	۸۲_۴۳
۶۴۳_	ایضاً	ایضاً	۳۸_x	۱۹۸۳_x	۲۶_۱
۶۴۴_	ایضاً	فسانۂ عجائب کی ایک قدیم اشاعت	۲۰_x	ستمبر ۱۹۶۵	۸۰_۷۶
۶۴۵_	ایضاً	کیوں...؟ (نظم)	۶_۵،۹	مئی۔جون ۴۵	۳۳_۳۲
۶۴۶_	ایضاً	قاضی عبدالودود کا ننہالی خاندان	۳۴_۳۱،x	۱۹۷۶_۷۹	۲۲۱_۲۰۸
۶۴۷_	ایضاً	مثنوی دریائے عشق، مرتبہ اسمتھ	۳_x	دسمبر ۱۹۵۲	۱۵۲_۱۴۹
۶۴۸_	ایضاً	مخمس تقی ہوس برغزل میر حسن	۱۳_x	x_x	۱۸۳_۱۷۸
۶۴۹_	ایضاً	مصحفی کا کچا چٹھا	۱۲_x	x_x	۵۶_۴۸
۶۵۰_	ایضاً	میرے دل کا تار (نظم)	۱۱_۹	نومبر ۱۹۴۵	۲۴_۲۳
۶۵۱_	ایضاً	یادرفتہ (نظم)	۱۰،۳_۴	مارچ۔اپریل ۱۹۴۶	۴۴_۴۳
۶۵۲_	ایضاً	قطعات تاریخ وفات ڈاکٹر عظیم الدین احمد مرحوم		جولائی ۱۹۴۹	۱۰
۶۵۳_	عظیم الدین احمد	انتظار (نظم)	۵_۱	مارچ ۱۹۴۱	۱
۶۵۴_	ایضاً	تمنا (نظم)	۱_۲	مئی ۱۹۴۱	۵_۴
۶۵۵_	ایضاً	دو قطعے	۱_۱	نومبر ۱۹۴۰	۴
۶۵۶_	ایضاً	راسخ عظیم آبادی	۶_۲	اکتوبر ۱۹۴۱	۱۳_۱
۶۵۷_	ایضاً	زندگی	۳_۲	جولائی ۱۹۴۱	۲۷_۲۶
۶۵۸_	ایضاً	زندگی	۳_۲	جولائی ۱۹۴۱	۲۷_۲۶
۶۵۹_	ایضاً	سانیٹ۔(نظم)	۶_۵،x	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹	۱۱۸
۶۶۰_	ایضاً	شری بھگوت گیتا کا ایک گیت	۳_۶	ستمبر ۱۹۴۳	۵_۴

Marfat.com

۶۶۱ـ	ایضاً	شری بھگوت گیتا کا دوسرا گیت	۵_۶	نومبر ۱۹۴۳	۳
۶۶۲ـ	ایضاً	شکوہ و جواب شکوہ (نظم)	۴_۱	فروری ۱۹۴۱	۲_۱
۶۶۳ـ	ایضاً	عالم تنہائی (نظم)	۳_۱	جنوری ۱۹۴۱	۱۸_۱۷
۶۶۴ـ	ایضاً	فلسفہ عشق مجازی	۱_۲	مئی ۱۹۴۱	۴۸_۴۳
۶۶۵ـ	ایضاً	فلسفہ عشق مجازی	۲_۲	جون ۱۹۴۱	۴۴_۳۹
۶۶۶ـ	ایضاً	ایضاً	۳_۲	جولائی ۱۹۴۱	۴۰_۳۷
۶۶۷ـ	ایضاً	ایضاً	۵_۲	ستمبر ۱۹۴۱	۴۹_۳۸
۶۶۸ـ	ایضاً	میر تقی میر کی شاعری پر ایک نظر	۱_۱	نومبر ۱۹۴۰	۱۵_۱۲
۶۶۹ـ	ایضاً	ایضاً	۲_۱	دسمبر ۱۹۴۰	۱۳_۸
۶۷۰ـ	ایضاً	ایضاً	۳_۱	جنوری ۱۹۴۱	۱۱_۸
۶۷۱ـ	ایضاً	ایضاً	۴_۱	فروری ۱۹۴۱	۱۴_۹
۶۷۲ـ	ایضاً	ایضاً	۵_۱	مارچ ۱۹۴۱	۱۶_۱۰
۶۷۳ـ	ایضاً	ایضاً	۶_۱	اپریل ۱۹۴۱	۱۶_۱۳
۶۷۴ـ	ایضاً	نغمہ (نظم)	۲_۱	دسمبر ۱۹۴۰	۱
۶۷۵ـ	ایضاً	وحشت (نظم)	۶_۱	اپریل ۱۹۴۱	۱
۶۷۶ـ	ایضاً	زردشت نے کہا		جولائی ۱۹۴۹	۱۱
۶۷۷ـ	ایضاً	سفر لندن - ڈائری کا ایک ورق		جولائی ۱۹۴۹	۱۴-۱۲
۶۷۸ـ	عندلیب شادانی	ایک دلچسپ توارد	۳_۴	جولائی ۱۹۴۲	۴۴_۴۱
۶۷۹ـ	ایضاً	بناوٹی ہندی	x_x	نومبر ۱۹۴۶ـ مارچ ۱۹۴۷	۳۴_۲۲
۶۸۰ـ	ایضاً	رباب شکستہ (نظم)	۱_۳	نومبر ۱۹۴۱	۳
۶۸۱ـ	ایضاً	مخزن فوائد	۵_۲	x_x	۱۰۶_۹۱
۶۸۲ـ	ایضاً	مطبوعات جدیدہ (ایضاح سخن از تمنا عمادی)	۳_۳	جنوری ۱۹۴۲	۵۴_۴۸
۶۸۳ـ	غالب، مرزا اسد اللہ خاں	ایک رسالہ (بسلسلہ تازہ قاطع برہان)	x_۳	دسمبر ۱۹۵۲	۱۴_۱
۶۸۴ـ	غلام سرور	تاریخ ادب اردو سکینہ پر ایک نظر	۴_x	اگست ۱۹۴۹	۲۴_۱۸
۶۸۵ـ	ایضاً	شہنشاہ حبشہ پر ایک نظر		نومبر، دسمبر ۱۹۴۹	۲۱-۱۳

Marfat.com

۶۸۶۔	فاروقی، ابرار حسین	قصہ کنور کام و کلا کام	۳۔×	دسمبر ۱۹۵۲	۱۴۸۔۱۴۵
۶۸۷۔	فاروقی، خواجہ احمد	آزردہ کا خط	۳۔×	دسمبر ۱۹۵۲	۱۵۶
۶۸۸۔	ایضاً	اکبرالہ آبادی کا ایک غیر مطبوعہ خط	۷۔۷	×۔×	۷۲۔۶۹
۶۸۹۔	ایضاً	غالب کے متعلق ایک قدیم مضمون	۸۔×	×۔×	۸۶۔۷۰
۶۹۰۔	فخر الدین علی احمد	افتتاحیہ	۳۴۔۳تا×	۱۹۷۶۔۷۹	د۔ح
۶۹۱۔	فراق گورکھپوری	آثار وقت (نظم)	۲۔۳	دسمبر ۱۹۴۱	۲۲۔۲۱
۶۹۲۔	ایضاً	ایک خط	۳۔۳	جنوری ۱۹۴۲	۷۔۱
۶۹۳۔	ایضاً	دوسرا خط	۴۔۳	فروری ۱۹۴۲	۹۔۴
۶۹۴۔	فضا، صدرالدین	آنسو (نظم)	۲۔۱،۱۰	جنوری۔فروری ۱۹۴۶	۶۶
۶۹۵۔	ایضاً	پیغام عمل (نظم)	۶۔۱۰	جون ۱۹۴۶	۴۱۔۴۰
۶۹۶۔	ایضاً	تاثیرات بہار (نظم)	۶۔۱۰	جون ۱۹۴۶	۴۲
۶۹۷۔	ایضاً	ذوق	۴۔۳،۱۰	مارچ۔اپریل ۱۹۴۶	۴۲۔۳۴
۶۹۸۔	ایضاً	ایضاً	۷۔۱۰	جولائی ۱۹۴۶	۱۲۔۷
۶۹۹۔	ایضاً	ایضاً	۹۔۸،۱۰	اگست۔ستمبر ۱۹۴۶	۷۸۔۷۵
۷۰۰۔	ایضاً	مرثیہ شاہ امان علی ترقی	۷۔×	جولائی ۱۹۶۰	۱۶۰۔۱۵۵
۷۰۱۔	ایضاً	مزدور (نظم)	۹۔۸،۱۰	اگست ستمبر ۱۹۴۶	۷۴۔۷۳
۷۰۲۔	ایضاً	قاضی صاحب جیسا میں نے انھیں دیکھا	۳۴۔۳تا×	۱۹۷۶۔۷۹	۲۹۳۔۲۸۶
۷۰۳۔	فضل احمد	روایا اور ذاتی صلاحیتیں	۶۔۷	جون ۱۹۴۴	۱۷۔۱۴
۷۰۴۔	ایضاً	کشیدہ تعلقات (افسانہ)	۴۔۴	اگست ۱۹۴۲	۳۵۔۲۸
۷۰۵۔	ایضاً	موجودہ انگریزی ادب	۴۔۶	اگست ۱۹۴۳	۶۔۴
۷۰۶۔	فضل الرحمٰن محمد	زبان کی تاریخ	۳۔۱	جنوری ۱۹۴۱	۴۷۔۴۳
۷۰۷۔	ایضاً	ایضاً	۴۔۱	فروری ۱۹۴۱	۴۸۔۴۲
۷۰۸۔	ایضاً	ایضاً	۱۔۱	نومبر ۱۹۴۰	۵۲۔۴۶
۷۰۹۔	فضل الرحمٰن محمد	ایضاً	۲۔۱	دسمبر ۱۹۴۰	۴۵۔۴۰
۷۱۰۔	ایضاً	ایضاً	۱۲۔×	×۔×	۵۵۔۲۰

Marfat.com

۷۱۱۔	ایضاً	روایات	۳_۴	جولائی ۱۹۴۲	۱_۱۲
۷۱۲۔	ایضاً	ایضاً	۱۲_x	x_x	۱۱۴_۱۳۲
۷۱۳۔	ایضاً	عرضِ حال (اداریہ)	۱۲_x	x_x	۱۰۹_۱۱۳
۷۱۴۔	ایضاً	فلسفۂ برگساں	۱_۶	اپریل ۱۹۴۱	۳۳_۳۸
۷۱۵۔	ایضاً	فلسفۂ برگساں	۱_۶	اپریل ۱۹۴۱	۳۳_۳۸
۷۱۶۔	ایضاً	ایضاً	۲_۱	مئی ۱۹۴۱	۴۹_۵۵
۷۱۷۔	ایضاً	ایضاً	۲_۲	جون ۱۹۴۱	۴۵_۵۰
۷۱۸۔	ایضاً	ایضاً	۲_۳	جولائی ۱۹۴۱	۴۱_۴۶
۷۱۹۔	ایضاً	ایضاً	۲_۶	اکتوبر ۱۹۴۱	۳۵_۴۴
۷۲۰۔	ایضاً	ایضاً	۱۲_x	x_x	۵۶_۱۰۸
۷۲۱۔	ایضاً	مقدمہ	۱۲_x	x_x	۱_۹
۷۲۲۔	فہیم الدین احمد	گل و بلبل		جولائی ۱۹۴۹	۱۵_۱۸
۷۲۳۔	ایضاً	ولولے	۱۶_x	اپریل ۱۹۶۰	۱_۹۶
۷۲۴۔	قادری، احمد عروج (مترجم)	دو زبردست تاریخی شخصیتوں کا تصادم	۳_۱	نومبر ۱۹۴۱	۴۵_۵۳
۷۲۵۔	قاصد علی اکبر	اختر انصاری کے قطعات، نغمۂ روح میں	۶_۶	دسمبر ۱۹۴۳	۳۳_۴۲
۷۲۶۔	ایضاً	پرنچے۔(افسانہ)	۷_۱	جنوری ۱۹۴۴	۳۴_۳۷
۷۲۷۔	ایضاً	تبصرے	۹_۳	مارچ ۱۹۴۵	۴۳
		۱۔ چنگیاں از موہن سنگھ دیوانہ			
		۲۔ نئی دنیا از موہن سنگھ دیوانہ			
۷۲۸۔	ایضاً	تلافی (افسانہ)	۵_۲	فروری ۱۹۴۳	۲۱_۲۵
۷۲۹۔	ایضاً	دل انساں (افسانہ)	۹_۳	مارچ ۱۹۴۵	۳۰_۳۴
۷۳۰۔	ایضاً	ضدی (تبصرہ)	۶_۴	اکتوبر ۱۹۴۳	۱۷_۲۴
۷۳۱۔	ایضاً	کھلا دروازہ	۹_۴	اپریل ۱۹۴۵	۲۸_۳۰
۷۳۲۔	ایضاً	قرۃ العین طاہرہ	۸_۱	جولائی ۱۹۴۴	۴۰_۴۲
۷۳۳۔	ایضاً	قیدی (افسانہ)	۴_۶ (ب)	دسمبر ۱۹۴۲	۲۰_۲۴

Marfat.com

۷۳۴۔ ایضاً	ایضاً	x_x	جولائی ۱۹۴۷	۳۵_۳۹
۷۳۵۔ قریشی، عبدالرزاق	تقریظ دیوان شادؔ لکھنوی	۲_۸	x_x	۸۷_۹۱
۷۳۶۔ قیام الدین احمد	۱۸۳۹ کی عدالتی زبان	x_۳	دسمبر ۱۹۵۲	۱۵۶
۷۳۸۔ ایضاً	دیوان ضاحک	x_۱۸	جولائی ۱۹۶۲	۱۰۱_۱۳۶
۷۳۹۔ کاظم حسین (مترجم)	آئینہ	۱_۶	اپریل ۱۹۴۱	۱۸_۲۱
۷۴۰۔ ایضاً	بھکاری بچہ	۲_۳	جولائی ۱۹۴۱	۲۳_۳۴
۷۴۱۔ ایضاً	چالاک رپورٹر	۱_۵	مارچ ۱۹۴۱	۳۶_۴۳
۷۴۲۔ ایضاً	صبح بخیر (افسانہ)	۳_۲	دسمبر ۱۹۴۱	۳۱_۳۷
۷۴۳۔ ایضاً	قومی آرٹ (افسانہ)	۱_۲	دسمبر ۱۹۴۰	۵۴_۵۸
۷۴۴۔ ایضاً	ایضاً	۲_۱	مئی ۱۹۴۱	۵۶_۵۹
۷۴۵۔ کاظمی، حسن رضا	فانی نمبر (علی گڑھ میگزین کے فانی نمبر پر تبصرہ)	۶_۱،۲	جولائی۔اگست ۱۹۴۳	۷۵
۷۴۶۔ کاظمی علی اکبر	ٹی ای لورنس	۱_۱	نومبر ۱۹۴۰	۶۷_۷۰
۷۴۸۔ ایضاً	ایضاً	۱_۲	دسمبر ۱۹۴۰	۵۰_۵۳
۷۴۹۔ ایضاً	ایضاً	۱_۳	جنوری ۱۹۴۱	۶۵_۶۸
۷۵۰۔ ایضاً	ایضاً	۱_۴	فروری ۱۹۴۱	۵۷-۵۴
۷۵۱۔ ایضاً	ایضاً	۱_۵	مارچ ۱۹۴۱	۵۸_۶۱
۷۵۲۔ ایضاً	دو جنگلوں کے درمیان	۶_۱،۲	جولائی۔اگست ۱۹۴۳	۴۳_۶۰
۷۵۳۔ ایضاً	قطب جنوبی	۳_۱	نومبر ۱۹۴۱	۵۴_۶۰
۷۵۴۔ ایضاً	ایضاً	۳_۲	دسمبر ۱۹۴۱	۴۰_۴۵
۷۵۵۔ ایضاً	ایضاً	۳_۳	جنوری ۱۹۴۲	۴۳_۴۷
۷۵۶۔ ایضاً	ایضاً	۴_۴	فروری ۱۹۴۲	۴۹_۵۲
۷۵۷۔ کلیان سنگھ، مہاراجا	مثنوی	۱_۵	مارچ ۱۹۴۱	۱_۶
۷۵۸۔ ایضاً	ایضاً	۱_۶	اپریل ۱۹۴۱	۷_۱۲
۷۵۹۔ ایضاً	ایضاً	۲_۱	مئی ۱۹۴۱	۱۳_۱۸
۷۶۰۔ ایضاً	ایضاً	۲_۲	جون ۱۹۴۱	۱۹_۲۴

Marfat.com

۷۶۱۔	ایضاً	ایضاً	۳_۲	جولائی ۱۹۴۱	۳۰_۲۵
۷۶۲۔	ایضاً	ایضاً	۴_۲	اگست ۱۹۴۱	۳۶_۳۱
۷۶۳۔	ایضاً	ایضاً	۵_۲	ستمبر ۱۹۴۱	۴۲_۳۷
۷۶۴۔	ایضاً	ایضاً	۱_۳	نومبر ۱۹۴۱	۵۴_۴۹
۷۶۵۔	ایضاً	ایضاً	۲_۳	دسمبر ۱۹۴۱	۶۰_۵۵
۷۶۶۔	ایضاً	ایضاً	۳_۳	جنوری ۱۹۴۲	۶۶_۶۱
۷۶۷۔	کلیم الدین احمد	آزاد نظم	۸_۲	x_x	۲۸_۲
۷۶۸۔	ایضاً	آل احمد سرور	۱۰_x	اگست ۱۹۵۷	۵۶_۱
۷۶۹۔	ایضاً	اردو ادب میں طنز و ظرافت	۴_۳	فروری ۱۹۴۲	۲۵_۱۰
۷۷۰۔	ایضاً	ایضاً	۵_۳	مارچ ۱۹۴۲	۱۳_۱
۷۷۱۔	ایضاً	ایضاً	۶_۳	اپریل ۱۹۴۲	۱۲_۲
۷۷۲۔	ایضاً	اردو شاعری پر ایک نظر		جولائی ۱۹۴۹	۳۶_۲۶
۷۷۳۔	ایضاً	اردو تنقید پر ایک نظر	۲_۱	دسمبر ۱۹۴۰	۷_۲
۷۷۴۔	ایضاً	ایضاً	۳_۱	جنوری ۱۹۴۱	۷_۲
۷۷۵۔	ایضاً	ایضاً	۴_۱	فروری ۱۹۴۱	۸_۳
۷۷۶۔	ایضاً	ایضاً	۵_۱	مارچ ۱۹۴۱	۹_۲
۷۷۷۔	ایضاً	ایضاً	۶_۱	اپریل ۱۹۴۱	۱۱_۲
۷۷۸۔	ایضاً	ایضاً	۱_۲	مئی ۱۹۴۱	۱۳_۶
۷۷۹۔	ایضاً	ایضاً	۲_۲	جون ۱۹۴۱	۱۳_۱
۷۸۰۔	ایضاً	ایضاً	۳_۲	جولائی ۱۹۴۱	۱۵_۱
۷۸۱۔	ایضاً	ایضاً	۴_۲	اگست ۱۹۴۱	۹_۱
۷۸۲۔	ایضاً	ایضاً	۵_۲	ستمبر ۱۹۴۱	۶_۱
۷۸۳۔	ایضاً	اردو زبان اور فن داستان گوئی	۲_۴	جون ۱۹۴۲	۶_۱
۷۸۴۔	ایضاً	ایضاً	۳_۴	جولائی ۱۹۴۲	۱۹_۱۳
۷۸۵۔	ایضاً	ایضاً	۴_۴	اگست ۱۹۴۲	۱۰_۳

Marfat.com

۷۸۶۔	ایضاً	ایضاً	۵_۴	ستمبر ۱۹۴۲	۱۷_۲
۷۸۷۔	ایضاً	ایضاً	۶_۴	اکتوبر ۱۹۴۲	۸_۱
۷۸۸۔	ایضاً	ایضاً	۴_۶(الف)	نومبر ۱۹۴۲	۱۱_۳
۷۸۹۔	ایضاً	ایضاً	۱_۵	جنوری ۱۹۴۳	۶_۱
۷۹۰۔	ایضاً	اردو زبان اور فن داستان گوئی	۲_۵	فروری ۱۹۴۳	۱۱_۱
۷۹۱۔	ایضاً	ایضاً	۳_۵	مارچ ۱۹۴۳	۷_۱
۷۹۲۔	ایضاً	ایضاً	۴_۵	اپریل ۱۹۴۳	۸_۱
۷۹۳۔	ایضاً	اکبر الہ آبادی	۴_x	دسمبر ۱۹۵۳	۷۴_۵۸
۷۹۴۔	ایضاً	اقبال کا نظریہ فن	۶_۵،۵	مئی۔جون ۱۹۴۳	۱۰_۲
۷۹۵۔	ایضاً	الفاظ اور شاعری	۶_۵،۹	مئی جون ۱۹۴۵	۵۴_۴۸
۷۹۶۔	ایضاً	انیس کے مرثیوں کا مذہبی نظام	۳۸_x	۱۹۸۳_x	۱۶۷_۸۷
۷۹۷۔	ایضاً	باغی (تنقید و تبصرہ)	۴_۲	اگست ۱۹۴۱	۵۳_۵۰
۷۹۸۔	ایضاً	پڑھنے کا فن	۳۷_x	۱۹۸۲_x	۸۵_۱
۷۹۹۔	ایضاً	پیاس (نظم)	۳_۱	جنوری ۱۹۴۱	۴۲_۴۱
۸۰۰۔	ایضاً	پیش لفظ (اداریہ)	۱۲_x	x_x	۱_ص
۸۰۱۔	ایضاً	تاریخ نور	۲۳_x	۱۹۷۲_x	۸۲_۱
۸۰۲	ایضاً	تنقید کیا ہے		مئی جون ۱۹۴۹	۳۱_۲۰
۸۰۳۔	ایضاً	ترقی پسند شاعری	۶_۲	اپریل ۱۹۵۴	۶۲_۱
۸۰۴۔	ایضاً	ایضاً	۷_۲	x_x	۳۱_۱
۸۰۵۔	ایضاً	ایضاً	۹_x	جنوری ۱۹۵۶	۹۱_۱
۸۰۶۔	ایضاً	تعارف	۱_x	مئی ۱۹۵۱	۱
۸۰۷۔	ایضاً	تقریب (اداریہ)	۱_۱	نومبر ۱۹۴۰	۳_۱
۸۰۸۔	ایضاً	تنقید کیا ہے؟	۴_x	اگست ۱۹۴۹	۱۷_۱۰
۸۰۹۔	ایضاً	ایضاً	۶_۵،x	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹	۱۶_۱۰
۸۱۰۔	ایضاً	تنقید کی بھول بھلیاں	۳۶_x	۱۹۸۱_x	۱۳۸_۲۸

Marfat.com

۸۱۱۔	ایضاً	تنقید کی ضرورت	۱_۷	جنوری ۱۹۴۴	۱۲_۷
۸۱۲۔	ایضاً	جغرافیہ وجود (جاپان)	۱۴_x	جون ۱۹۵۹	۳۲_۳
۸۱۳۔	ایضاً	ایضاً	۱۵_x	x_x	۱۱۳_۱۰۵
۸۱۴۔	ایضاً	جغرافیہ وجود (چین)	۱۳_x	x_x	۸۸_۳۱
۸۱۵۔	ایضاً	جگ بیتی۔ (تنقید وتبصرہ)	۶_۱	اپریل ۱۹۴۱	۶۴_۵۸
۸۱۶۔	ایضاً	جوش	۵_۲	x_x	۵۳_۱
۸۱۷۔	ایضاً	حالی	۴_x	دسمبر ۱۹۵۳	۵۷_۴۱
۸۱۸۔	ایضاً	حرفِ آخر	۳۴_۳۲x	۱۹۷۶_۷۹	۴۳۶_۴۲۱
۸۱۹۔	ایضاً	حرفِ آغاز	۳۴_۳۲x	۱۹۷۶_۷۹	ا_ج
۸۲۰۔	ایضاً	خواب پریشاں (نظم)	۲_۱	دسمبر ۱۹۴۰	۲۰
۸۲۱۔	ایضاً	دو تصویریں (نظم)	۲_۲	جون ۱۹۴۱	۳۸
۸۲۲۔	ایضاً	دیکھو وہ گھٹا اٹھی (نظم)	۴_۱	فروری ۱۹۴۱	۱۶_۱۵
۸۲۳۔	ایضاً	روایات اور اردو شاعری	۱_۳	نومبر ۱۹۴۱	۱۸_۴
۸۲۴۔	ایضاً	ریڈیو اور کلچر	۲،۷_۳	فروری۔مارچ ۱۹۴۴	
۸۲۵۔	ایضاً	ایضاً	۴_۷	اپریل ۱۹۴۴	۱۰_۵
۸۲۶۔	ایضاً	ایضاً	۵_۷	مئی ۱۹۴۴	۱۳_۵
۸۲۷۔	ایضاً	ایضاً	۶_۷	جون ۱۹۴۴	۱۳_۶
۸۲۸۔	ایضاً	گنجہائے گفتنی (اداریہ)	۲۳_x	۱۹۷۲_x	
۸۲۹۔	ایضاً	ایضاً	۲۵_۳	۱۹۷۳_x	ا_ز
۸۳۰۔	ایضاً	ایضاً	۲۶_x	۱۹۷۳_x	۱_۰
۸۳۱۔	ایضاً	سریلے بول (تنقید وتبصرہ)	۱_۲	مئی ۱۹۴۱	۶۲_۶۰
۸۳۲۔	ایضاً	شاد کی غزل گوئی	۳۰_x	۱۹۷۵_x	۲۲_۱
۸۳۳۔	ایضاً	شاعر لوگ	۲۷_x	۱۹۷۴_x	۱۱۴_۱۷
۸۳۴۔	ایضاً	شاعروں کی نوک جھونک	۲۵_x	۱۹۷۳_x	۱۲۶_۱
۸۳۵۔	ایضاً	ایضاً	۲۶_x	۱۹۷۳_x	۱۹۴_۱۲۷

Marfat.com

۸۳۶_	ایضاً	شوق قدوائی	x_۳	دسمبر ۱۹۵۲	۱۱۰_۱۲۸
۸۳۷_	ایضاً	ضاحک کا فارسی کلام	x_۲۱	جولائی ۱۹۶۷	۱_۷۲
۸۳۸_	ایضاً	ضاحک کے سلام	x_۲۰	ستمبر ۱۹۶۵	۳۷_۷۰
۸۳۹_	ایضاً	غالب بحیثیت نقاد	x_۳۵	x_۱۹۸۰	۱_۴۸
۸۴۰_	ایضاً	غالب کا آرٹ	۹_۲	فروری ۱۹۴۵	۲_۴
۸۴۱_	ایضاً	غزل اور قطعہ	x_۱	مئی ۱۹۵۱	۹۱
۸۴۲_	ایضاً	فراق گورکھپوری	x_۱۱	دسمبر ۱۹۵۷	۱_۹
۸۴۳_	ایضاً	کشتی دنیا (نظم)	۱_۵	مارچ ۱۹۴۱	۴۴_۴۵
۸۴۴_	ایضاً	گذارش۔ (اداریہ)	۶_۵	نومبر ۱۹۴۳	۱_۲
۸۴۵_	ایضاً	ایضاً	۶_۶	دسمبر ۱۹۴۳	۱_۵
۸۴۶_	ایضاً	گلزار ابراہیم	x_۲۲	۷۹_۱۹۷۶	۲_۱۹۶
۸۴۷_	ایضاً	مطالعہ اور چھان بین	۹،۵_۶	مئی جون ۱۹۴۵	۸۵
۸۴۸_	ایضاً	نقش ابدی۔ (نظم)	۱_۱	نومبر ۱۹۴۰	۲۲_۲۳
۸۴۹_	ایضاً	ویرانی (نظم)	۲_۱	مئی ۱۹۴۱	۴۲
۸۵۰_	ایضاً	یاس (نظم)	۱_۶	اپریل ۱۹۴۱	۱۷
۸۵۱_	ایضاً	یہ کون جھانکتا ہے (نظم)	۶_۶	دسمبر ۱۹۴۳	۳۱_۳۲
۸۵۲_	گالزوردی	قیدی (افسانہ)	۴_۶ (ب)	دسمبر ۱۹۴۲	۲۰_۲۴
۸۵۳_	ایضاً	ایضاً	x_x	جولائی ۱۹۴۷	۳۵_۳۹
۸۵۴_	گورکی، میکسم	گھڑی (افسانہ)	x	نومبر ۴۶-مارچ ۱۹۴۷	۷۴-۷۹
۸۵۵_	گیان چند	اشتراکیت	۵_۱	جنوری ۱۹۴۳	۳۴_۳۸
۸۵۶_	ایضاً	اقبال کا تعلیمی فلسفہ	۶_۶	دسمبر ۱۹۴۳	۲۰_۲۴
۸۵۷_	ایضاً	بت شکن محقق	x،۳۱_۳۴	۷۹_۱۹۷۶	۶۴_۱۱۹
۸۵۸_	مالک رام	قاضی عبدالودود صاحب	x،۳۱_۳۴	۷۹_۱۹۷۶	۳۸_۴۶
۸۵۹_	مجتبیٰ احمد	آرٹ اور بے ربطی	۹،۵_۶	مئی، جون ۱۹۴۵	۶۹_۷۷
۸۶۰_	ایضاً	آرٹ کا مقصد	۶_۶	دسمبر ۱۹۴۳	۶_۹

Marfat.com

۸۶۱۔	ایضاً	آزاد نظم	۷_۱	جنوری ۱۹۴۴	۲۵_۱۳
۸۶۲۔	ایضاً	غبار	۸_۱	جولائی ۱۹۴۴	۲۷_۲۱
۸۶۳۔	مجروح سلطانپوری	کیا کہیے مجھے کیا یاد آیا (نظم)	۹،۵_۶	مئی جون ۱۹۴۵	۴۳_۴۲
۸۶۴۔	محمد احمد، سید	قومی تعلیمی نظام اور اس کے اسباب	۳_۳	جنوری ۱۹۴۲	۴۲_۳۶
۸۶۵۔	محمد ادریس (مترجم)	لوکارنوں کی بھکارن (افسانہ)	۹،۵_۶	مئی، جون ۱۹۴۵	۴۱_۴۰
۸۶۶۔	محمد امام الدین رام نگری	مرکزی ادب۔	۱۰،۱_۲	جولائی اگست ۱۹۴۶	۸۵_۷۸
۸۶۷۔	محمد جنید	روس و جاپان	۵_۲	ستمبر ۱۹۴۱	۹۵_۵۰
۸۶۸۔	ایضاً	روشنی اور تاریکی (افسانہ)	۶_۴	اکتوبر ۱۹۴۱	۲۶_۱۹
۸۶۹۔	محمد حسان (مترجم)	الجھن (افسانہ)	۸_۱	مئی ۱۹۴۲	۲۹_۲۷
۸۷۰۔	ایضاً	دلچسپ موت (افسانہ)	۵_۲	فروری ۱۹۴۳	۲۸_۲۶
۸۷۱۔	ایضاً	فردوسی (افسانہ)	۵_۱	جنوری ۱۹۴۳	۲۱_۱۷
۸۷۲۔	ایضاً	وہ تصویر (افسانہ)	۶،۱_۲	جولائی۔اگست ۱۹۴۳	۳۱_۲۷
۸۷۳۔	محمد حسن	اردو رسم الخط کے تہذیبی رشتے	۳۴_۳Lx	۱۹۷۶_۷۹	۲۵۰_۲۲۲
۸۷۴۔	ایضاً	ایک قاموسی شخصیت	۳۴_۳kx	۱۹۷۶_۷۹	۶۳_۴۷
۸۷۵۔	محمد حسنین	چھان بین	x_x	نومبر ۱۹۴۶-مارچ ۱۹۴۷	۹۳_۸۷
۸۷۶۔	ایضاً	شاہ علی اکبر قاصد	۲۶_x	۱۹۷۳_x	۵۸_۵۱
۸۷۷۔	ایضاً	نغمۂ سحر	۶_۵،x	ستمبر۔اکتوبر ۱۹۴۹	۴۳_۳۶
۸۷۸۔	ایضاً	لیکن تو چیزے دیگری	۳۴_۳kx	۱۹۷۶_۷۹	۲۵۰_۲۲۲
۸۷۹۔	محمد شعیب پھلواروی	مثنوی شاہ آیت اللہ جوہری	۵_۲	x_x	۶۱_۵۴
۸۸۰۔	محمد شعیب قادری	بزم شعرائے پھلواری (ضمیمہ)			۱۶-۲
۸۸۱۔	محمد صدیق	عرشی کی شخصیت	۲۵_x	۱۹۷۳_x	۵۴_۴۱
۸۸۲۔	محمد محسن سید	احساس گناہ (افسانہ)	۲_۱	دسمبر ۱۹۴۰	۲۶_۲۱
۸۸۳۔	پروفیسر محسن	ادب اور افادیت		مئی جون ۱۹۴۹،	۱۹_۱۶
۸۸۴۔	ایضاً	انوکھا روگ (افسانہ)	۲_۴	جون ۱۹۴۲	۳۴_۲۱
۸۸۵۔	ایضاً	باغی (افسانہ)	۳_۵	مارچ ۱۹۴۳	۲۵_۱۸

Marfat.com

۸۸٦۔	ایضاً	جنسی خوف (افسانہ)	٣-٢	دسمبر ١٩٤١	٢٣-٣٠
۸۸۷۔	محمد محسن، سید	جھوٹی (افسانہ)	٤-٦(الف)	نومبر ١٩٤٢	١٨-٢٥
۸۸۸۔	ایضاً	خدا (نظم)	x-x	نومبر ٤٦-مارچ ١٩٤٧	٣٧-٣٨
۸۸۹۔	ایضاً	خودآزاری	٩-٤	اپریل ١٩٤٥	٥-١١
۸۹۰۔	ایضاً	خودآزاری	٩،٥-٦	مئی جون ١٩٤٥	٤٣-٤٧
۸۹۱۔	ایضاً	ایضاً	٩-٧	جولائی ١٩٤٥	١٣-١٧
۸۹۲۔	ایضاً	ایضاً	٩،٨-٩	اگست ستمبر ١٩٤٥	٦٠-٦٣
۸۹۳۔	ایضاً	ایضاً	٩-١٠	اکتوبر ١٩٤٥	٨-١٤
۸۹٤۔	ایضاً	شخصیت	١-٤	فروری ١٩٤١	٤٩-٥٣
۸۹٥۔	ایضاً	لذت آزار (افسانہ)	٤-٢	جون ١٩٤٢	١٣-٢٠
۸۹٦۔	ایضاً	ماں (افسانہ)	٦-٥	نومبر ١٩٤٣	١٩-٢٥
۸۹۷۔	ایضاً	مجرم (افسانہ)	١-١	نومبر ١٩٤٠	٥٣-٦١
۸۹۸۔	ایضاً	نئی ماما (افسانہ)	٣-٥	مارچ ١٩٤٢	٣٢-٣٩
۸۹۹۔	ایضاً	ہجو، طنز اور ظرافت	٤-١	مئی ١٩٤٢	١-١٠
۹۰۰۔	محمد عیسیٰ (مترجم)	حسین پولن (ڈی۔ایچ۔لارنس)		جولائی ١٩٤٩	٤٦-٦٦
۹۰۱۔	محمد مسلم	آزادی (نظم)	١-٢	دسمبر ١٩٤٠	٣٨-٣٩
۹۰۲۔	ایضاً	اسرار (نظم)	١-٥	مارچ ١٩٤١	٦٤
۹۰۳۔	ایضاً	پیغام جنوں (نظم)	٣-٥	مارچ ١٩٤٢	٤٧
۹۰٤۔	ایضاً	خودشناسی (نظم)	٧-١	جنوری ١٩٤٣	٢٢-٢٣
۹۰٥۔	ایضاً	آہ ڈاکٹر عظیم		جولائی ١٩٤٩	٦-٧
۹۰٦۔	محمد مصطفیٰ	عبرتی مرحوم	٣-٤	فروری ١٩٤٢	٤٣-٤٨
۹۰۷۔	ایضاً	ایضاً	٣-٥	مارچ ١٩٤٢	٤٨-٥٤
۹۰۸۔	ایضاً	ایضاً	٣-٦(ب)	دسمبر ١٩٤٢	٢٦-٣٣
۹۰۹۔	ایضاً	ایضاً	٥-٣	مارچ ١٩٤٣	٢٩-٣٣
۹۱۰۔	محمد نواب سید	نوتا (افسانہ)	٤-٦	اکتوبر ١٩٤٢	٢٧-٣٠

Marfat.com

۹۱۱۔	محمد یحییٰ (مترجم)	سیاہ موتی (افسانہ)	۳_۳	جنوری ۱۹۴۲	۲۳_۲۹
۹۱۲۔	ایضاً	شکست (افسانہ)	۵،۵_۶	مئی جون ۱۹۴۳	۳۱_۳۷
۹۱۳۔	مختار الدین احمد	آبرو کے دو مخمس	x_۹	جنوری ۱۹۵۶	۴۹_۵۳
۹۱۴۔	ایضاً	انور علی یاس کا اردو خط	x_۲	جنوری ۱۹۵۲	۷۸
۹۱۵۔	ایضاً	تصحیح	۲_۶	اکتوبر ۱۹۴۱	۶۴
۹۱۶۔	ایضاً	سال وفات جوشش عظیم آبادی	x_۳۸	x ۱۹۸۳	۲۷_۳۴
۹۱۷۔	ایضاً	شاہ حاتم کا فارسی دیوان	x_۲	جنوری ۱۹۵۲	۳۷_۳۹
۹۱۸۔	ایضاً	کتب خانۂ مانچسٹر کے بعض مخطوطات	x_۱۰	اگست ۱۹۵۷	۶۹_۷۲
۹۱۹۔	ایضاً	کلام احمد علی شاہ رامپوری	۵،۵_۶	مئی جون ۱۹۴۳	۷۵_۷۶
۹۲۰۔	ایضاً	کلام امین	۱_۳	جنوری ۱۹۴۱	۶۹_۷۰
۹۲۱۔	ایضاً	کلام فغاں	۱_۱	نومبر ۱۹۴۰	۴۴_۴۵
۹۲۲۔	ایضاً	کلام منور	۴_۶ (ب)	دسمبر ۱۹۴۲	۲۵
۹۲۳۔	ایضاً	کلام ولی کا ایک نایاب نسخہ	۵،۵_۶	مئی۔جون ۱۹۴۳	۳۸_۴۷
۹۲۴۔	ایضاً	قاضی عبدالودود	x،۳۱_۳۴	۱۹۷۶_۷۹	۱۳۱_۱۶۹
۹۲۵۔	ایضاً	منتخب التوافی عشقی عظیم آبادی	x_۳	دسمبر ۱۹۵۲	۱۵۳_۱۵۵
۹۲۶۔	ایضاً	ندیم۔بہار نمبر (تبصرہ)	۲_۴	اگست ۱۹۴[illegible]	۵۴_۶۳
۹۲۷۔	مدیر (عظیم الدین احمد)	۱۹۴۱ کے ادبی مضامین	۲_۵	ستمبر ۱۹۴[illegible]	۶۴
۹۲۸۔	ایضاً	بزم شعرائے پھلواری	x_۴	اگست ۱۹۴۹	۱۷_۲۰
۹۲۹۔	ایضاً	ایضاً	x،۵_۶	ستمبر اکتوبر ۴۹	۲۱_۲۸
۹۳۰۔	ایضاً	مطبوعاتِ جدیدہ:	x،۵_۶	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹	۱۲۰
		۱۔نئی کرن (ماہنامہ)			
		۲۔کرن صنوبر			
		۳۔مختصر کہانی			
		۴۔نیا قرآنی قاعدہ			
۹۳۱۔	مسعود عالم ندوی	بہار میں عربیت اور اس کے اثرات	۱_۲	دسمبر ۱۹۴۰	۵۹_۶۶

Marfat.com

۹۳۲۔	ایضاً	ریویو (افتتاح الاندلس)	۲_۲	جون ۱۹۴۱	۶۱_۶۴
۹۳۳۔	ایضاً	مطبوعات جدیدہ: ا۔ الف لیلہ: ترجمہ ابوالحسن منصور احمد	۴_۲	جولائی ۱۹۴۲	۴۵_۶۴
۹۳۴۔	منصور عالم، محمد	شاد عظیم آبادی اور قاضی عبدالودود	×تا ۳_۳۴	۷۶_۱۹۷۷	۳۱۴_۳۳۱
۹۳۵۔	مصحفی، غلام ہمدانی	قصیدۂ مصحفی	۶_۴	اکتوبر ۱۹۴۳	۴۴_۴۵
۹۳۶۔	مظفر اقبال	الپنچ ۱۹۰۰ء	×_۱۸	جولائی ۱۹۶۲	۱۳۷_۱۴۶
۹۳۷۔	ایضاً	عبدالغفور شہباز کی ایک غیر مطبوعہ نظم	×_۲۱	×_×	۷۳_۸۲
۹۳۸۔	مظفر گیلانی	سمینہ (افسانہ)	۶، ۱_۲	جولائی اگست ۱۹۴۳	۱۳_۱۷
۹۳۹۔	م۔ف۔ر	عرض حال (اداریہ)	۲_۱	مئی ۱۹۴۱	۱_۱۳
۹۴۰۔	مقبول احمد، شاہ	ہماری بولی	۶_۵، ×	ستمبر اکتوبر ۱۹۴۹	۷۷_۸۰
۹۴۱۔	ممتاز احمد	ایک غیر مطبوعہ قصیدہ	×_۲۱	جولائی ۱۹۶۷	۸۳_۸۷
۹۴۲۔	مناظر الاحسن	نیاز فتح پوری	۹_۴	اپریل ۱۹۴۵	۳۷_۴۳
۹۴۳۔	مصری، علی ادہم	دو زبردست تاریخی شخصیتوں کا تصادم	۳_۱	نومبر ۱۹۴۱	۴۵_۵۳
۹۴۴۔	معتمد دائرۂ ادب، پٹنہ	تعارف	۱_۲	دسمبر ۱۹۴۰	ا_ب
۹۴۵۔	مہتمم معاصر	عرضداشت	۶_۵، ×	ستمبر_اکتوبر ۱۹۴۹	۱۱۹
۹۴۶۔	نجم گیلانی، نجم الہدیٰ	جنگ کے دوزخ (نظم)	۱_۴	فروری ۱۹۴۱	۴۱
۹۴۷۔	نجم ندوی	شکوۂ اردو (نظم)	×_۴	اگست ۱۹۴۹	۳۸_۳۹
۹۴۸۔	نذیر احمد	اوائل گیارہویں صدی کا ایک اہم فرہنگ نویس	۱۳_×	×_×	۱_۳۰
۹۴۹۔	ایضاً	خواجہ بیدار فانی شیرازی	×_۱۵	×_×	۱۶۳_۱۸۹
۹۵۰۔	ایضاً	قدیم اردو شاعر لطفی کے زمانے کا تعین	×_۱۴	جولائی ۱۹۵۹	۸۹_۱۱۱
۹۵۱۔	نصیر حیدر، سید	اردو شاعری پر ایک نظر	۵_۲	اپریل ۱۹۴۳	۲۳_۳۶
۹۵۲۔	ایضاً	غیرت (افسانہ)	۴_۳	جولائی ۱۹۴۲	۳۱_۳۵
۹۵۳۔	نقوی، مظفر حسین	ایک خواب (افسانہ)	۲_۴	اگست ۱۹۴۱	۳۳_۳۶
۹۵۴۔	ایضاً	پھانسی (افسانہ)	۲_۱	مئی ۱۹۴۱	۳۴_۴۱
۹۵۵۔	ایضاً	رسی (افسانہ)	۳_۱	نومبر ۱۹۴۱	۳۵_۳۷

Marfat.com

۹۵۶_	نواب کریم	ترقی پسند تنقید	۳۰_x	x_۱۹۷۵	۱۱۹_۱۳۰
۹۵۷_	نورالعین (مترجم)	جاسوسی	۹،۵_۶	مئی جون ۱۹۴۵	۳۴_۳۹
۹۵۸_	وارث، تنظیر الحسن (مترجم)	آگ سے کھیل (افسانہ)	۱۰،۱_۲	جنوری_فروری ۱۹۴۶	۵۴_۶۱
۹۵۹_	ایضاً	بورڈنگ ہاؤس	۹_۱۱	نومبر ۱۹۴۵	۳۷_۴۳
۹۶۰_	ایضاً	تبصرہ (ادب لطیف_سالنامہ ۱۹۴۶)	۱۰_۶	جون ۱۹۴۶	۴۳_۴۶
۹۶۱_	ایضاً	جب بات بنائے نہ بنے (افسانہ)	۹،۸_۹	اگست ستمبر ۱۹۴۵	۴۶_۴۹
۹۶۲_	ایضاً	سایہ گلستاں (افسانہ)	۹-۱۰	اکتوبر ۱۹۴۵	۳۶-۵۱
۹۶۳_	ایضاً	گھر پر (افسانہ)	۹_۱۲	دسمبر ۱۹۴۵	۳۸_۴۵
۹۶۴_	ایضاً	مارکسیت اور ادب	۱۰_۵	مئی ۱۹۴۶	۷_۱۴
۹۶۵_	واسم	چچا برنارڈ کی سیپ (انشائیہ)	۳_۵	مارچ ۱۹۴۳	۴۰_۶۴
۹۶۶_	وزیر الحسن	شکستِ نظر (نظم)	۹،۸_۹	اگست ستمبر ۱۹۴۵	۵۸_۵۹
۹۶۷_	وفا استھوی، محبوب الحق	بہار کا گمنام شاعر (ولی عظیم آبادی)	۱۰،۱_۲	جنوری_فروری ۱۹۴۶	۶۷_۷۷
۹۶۸_	ایضاً	ایضاً	۱۰،۳_۴	مارچ_اپریل ۱۹۴۶	۱۷_۳۳
۹۶۹_	ایضاً	بیزاری (نظم)	۱۰،۱_۲	جنوری_فروری ۱۹۴۶	۸۶_۸۷
۹۷۰_	ایضاً	مشاہدات امروز	۱۰_۷	جولائی ۱۹۴۶	۳۷_۳۸
۹۷۱_	ہمنس، مس	تارے	۱۰،۱_۲	مارچ_اپریل ۱۹۴۶	۲۷_۲۹
۹۷۲_	ہوش عظیم آبادی، ارتضیٰ حسین	درشن (نظم)	۱۰_۷	جولائی ۱۹۴۶	۱۳
۹۷۳_	ہیکل، محمد حسین	پاگل (انشائیہ)	۶،۱_۲	جولائی_اگست ۱۹۴۳	۱۸_۲۶
۹۷۴_	یحییٰ نقوی	اب کیا ہوگا (نظم)	x،۵_۶	ستمبر_اکتوبر ۱۹۴۹	۱۱۵_۱۱۷
۹۷۵_	یوسف الدین احمد بلخی	علامہ عظیم الدین احمد	x،۵_۶	ستمبر، اکتوبر ۱۹۴۹	۱۱۵_۱۱۷
۹۷۶_	یوسف حسین خاں	قاضی عبدالودود	x،۳۱_۳۴	۱۹۷۶_۷۹	۳۳_۳۷
۹۷۷_	یونس رمزی	سحر ہونے تک	x،۵_۶	ستمبر_اکتوبر ۱۹۴۹	۵۳_۵۹
۹۷۸_	یونس رمزی	مداوا (افسانہ)		مئی، جون ۱۹۴۹	۴۰-۴۷

☆☆☆

Marfat.com

Descriptive Index of Mu'asir

By

Dr. Md. Noor Islam

Khuda Bakhsh Oriental Public Library
Patna

9236

Marfat.com